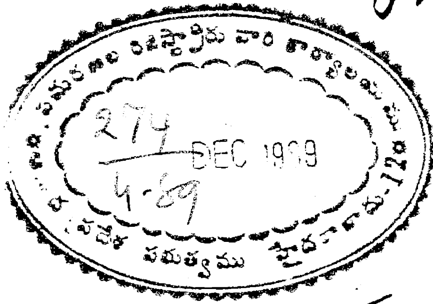
اِنَّ مِنَ الشِّعرِ لَحِکمَۃً وَّاِنَّ مِنَ البَیَانِ لَسِحرًا



رشحاتِ قدسیّہ

یعنی

کلام فصاحت التیام محبوبِ سبحانی غوث صمدانی سیدنا عبدالقادر جیلانی رضی

جامع۔ مترجم۔ شارح

ابوالفضل سید محمود قادری خلیفہ جگر گوشہ غوث الثقلین نقیب الاشرف پیر ابراہیم سیف الدین گیلانی

بحسن مساعی

محمد ولایت حسین صدیقی (بی ایس سی) و سید شاہ نصیرالدین بسمل ابوالعلائی

ٹرسٹی معارف اسلامیہ ٹرسٹ — معتمد عمومی ٹرسٹ

سلسلہ مطبوعات معارف اسلامیہ ٹرسٹ نمبر (۱۳)

کاتب ۔ حبیب ہادی رفاعی
تعداد اشاعت (۵۰۰)
سن اشاعت ۱۹۸۷ء
مطبع اعجاز پرنٹنگ پریس چھتہ بازار حیدرآباد
ہدیہ پینتیس (۳۵) روپے سکہ ہند

ملنے کے پتے

اسٹوڈنٹ بکڈپو چارمینار حیدرآباد
۲ ۔ مینار بکڈپو ” ”
۳ ۔ حسامی بکڈپو ” ”
۴ ۔ بک سائٹ عابد روڈ ”
۵ ۔ الکتاب پبلشرز ” ”
۶ ۔ دفتر معارف اسلامیہ ٹرسٹ ۔ ڈیوڑھی مولوی سید محمودؒ فتح دروازہ
175-7-20 حیدرآباد 500265

نوٹ :۔ اضلاع اور بیرون ہند کو نصف ہدیہ پیشگی روانہ کرنے پر کتاب پارسل ہوگی ۔

مُندرجات

ہیں اشعار یہ شاہ بغداد کے
رکھیں کیوں نہ سر پر انہیں خاص عام

ہے بس ان کی تعریف یہ مختصر
کلام الملوک ملوک الکلام

تمت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تصریحات

شاعری کیا ہے؟ وارداتِ قلبی کا اظہار یا دلی جذبات کی ترجمانی۔ لیکن جس طرح طبقاتِ انسانی کے مدارج ہیں اور سب انسان اپنی فطری صلاحیتوں اور کمالات میں یکساں نہیں بلکہ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ کے تحت اپنے ابنائے جنس پر فضیلت جزوی یا کلی رکھتے ہیں اسی طرح تمام شعراء کو ایک ہی صف میں کھڑا نہیں کیا جا سکتا۔ ایک شاعر بنتا ہے دوسرا شاعر پیدا ہوتا ہے۔ دونوں شعر کہتے ہیں لیکن ایک فطری شاعر کا کلام خود بخود پکار اٹھتا ہے ؎ من چیزے دیگرم۔ اس کا کلام لوازمِ شاعری سے برتر و بالا ہوتا ہے۔ ممکن ہے کہ وہ فاعلاتن فاعلاتن فاعلات سے بھی ناآشنا ہو لیکن اس کا کلام "بہ از آبِ حیات" ہوتا ہے جو دلوں کو نئی زندگی بخشتا اور مردہ تنوں میں روح پھونکتا ہے کیونکہ ؎

دل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے
پر نہیں طاقتِ پرواز مگر رکھتی ہے

پھر یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ بعض شاعری "گل و بلبل" کے افسانے تک محدود ہوتی ہے اور بعض "شمع و پروانہ" کی حکایت پر ختم ہو جاتی ہے۔ بعض شاعر مناظرِ قدرت کی دل فریبیوں میں گم ہو جاتا ہے اور بعض "بادہ و پیمانہ" کی سرمستیوں سے بے خود ہو کر جھومنے لگتا ہے۔ بعض کی آواز "چنگ و رباب" کے نغموں میں گھل مل جاتی ہے اور بعض ؎ "شمشیر و سناں اول۔ طاؤس و رباب آخر" کا پیام دیتا ہے اور قوموں کے عروج و زوال کا نقشہ پیش کر کے اپنی قوم کو خوابِ غفلت سے بیدار کرنا چاہتا ہے اور کبھی اس صف سے ایک ایسا شاعر بھی پیدا ہوتا ہے کہ جس کی زبان "زبانِ قدرت" اور جس کا کلام "کلامِ فطرت" ہوتا ہے۔ وہ مناظرِ قدرت کی عکاسی یا بہار و خزاں کے انقلابات یا تاریخ نویسی یا افسانہ نگاری کی بجائے خزانۂ غیب کے ان زر و جواہر کو سمیٹ سمیٹ کر لاتا ہے جو دوسروں کی دسترس سے باہر ہوتے ہیں وہ جب بولتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ وہ نہیں بول رہا ہے بلکہ اس کی زبان سے کوئی اور بول رہا ہے "اسرارِ ازل" کے خزانے اس کے لئے کھول دیئے جاتے ہیں۔ قدم قدم پر اس کو نیا انکشاف اور تازہ الہام ہوتا ہے اس قسم کی شاعری کو "جزویست از پیغمبری" کہا گیا ہے اور یہی وہ شعراء ہیں جنہیں "تلامیذ الرحمٰن" کا لقب دیا گیا ہے ایسا شاعر "اسرارِ ازل را نہ تو دانی و نہ من" کہنے کی بجائے ؎ وَ اَطْلَعَنِیْ عَلٰی سِرٍّ قَدِیْمٍ وَ قَلَّدَنِیْ وَ اَعْطَانِیْ سُؤَالِیْ" کا نعرہ لگاتا ہے اس کا کلام "پیامِ محبت" ہوتا ہے جو ٹوٹے ہوئے رشتوں کو جوڑتا اور دلوں کے ناسوروں کو مندمل کرتا ہے بادۂ محبت سے سرشار ہو کر وہ خود جھومنے نہیں لگتا بلکہ ؎

وَ هِيْمُوْا وَ اشْرَبُوْا اَنْتُمْ جُنُوْدِیْ فَسَاقِی الْقَوْمِ بِالْوَافِیْ مَلَالِیْ

کی عام دعوت دے کر دوسروں کو بھی ساغرِ محبت پلانا اور اپنے ساقی کے قدموں پر ڈالنا چاہتا ہے۔ اس کے نغموں میں دل کی دھڑکنوں کی آواز صاف سُنائی دیتی ہے۔ جو کچھ وہ کہتا ہے دل سے کہتا ہے اس لئے دلوں پر چوٹ لگتی ہے اور آنکھوں سے بے اختیار آنسوؤں کا سیلاب بہنے لگتا ہے۔ سُننے والا بعض اوقات یہ سمجھنے لگتا ہے کہ جو کہا جا رہا ہے وہ "حدیثِ دیگراں" نہیں بلکہ یہ اسی کے وارداتِ قلب ہیں بمصداق ؎

دیکھنا تقریر کی لذّت کہ جو اس نے کہا
میں نے یہ سمجھا کہ گویا یہ بھی میرے دل میں ہے

اس کی شاعری فطرتِ انسانی کے ان سوالات کا حل پیش کرتی ہے جو ماورائے عالم سے متعلق ہیں اور جن کا تعلق مشاہدات سے نہیں بلکہ محسوسات سے ہوتا ہے۔

بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ اس کا کلام عام فہم و ادراک سے بالاتر ہو جاتا ہے کیونکہ وہ جس مقام سے جو کہتا ہے وہاں تک عام فکرِ انسانی کی رسائی نہیں ہوتی اس لئے سُننے والا "متحیر" اور سراسیمہ ہو جاتا ہے۔ اکثر عقل و دانش ان اصطلاحات سے نامانوس ہوتی ہے لیکن جن کا حاسّۂ قلبی لطیف، جن کی عقل رَسا اور جن کی نظر تیز ہوتی ہے وہ تا بحدِّ اپنی استعداد کے بہرہ اندوز ہو جاتے ہیں۔

بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ محسوساتِ باطنی کے اظہار کے لئے الفاظ اپنی بے بسی کا اظہار کر دیتے ہیں۔ اس وقت کہنے والے کو مجبوراً لفظی قیود اور تصنّعات سے بے پروا ہو کر اپنے ما فی الضمیر کو ادا کرنا پڑتا ہے۔ یہاں اس کا اصل منشا اپنے محسوسات اور واردات کی ترجمانی سے زائد نہیں ہوتا۔ شاعرانہ فن کاری کا اظہار اس کا مقصود نہیں ہوتا لیکن اس کے باوجود اس کے کلام میں زندگی ہوتی ہے۔

وہ کلام جو صرف فنّی ترکیبوں، مصنوعی بندشوں اور لفظی آرائشوں کا حامل ہوتا ہے، فنّی نقطۂ نظر سے وہ کتنا ہی بلند سمجھا جائے اس کی مثال اسی خوبصورت مجسّمہ کی ہوتی ہے جو آرٹ کا ایک انمول شاہکار سمجھا جا سکتا ہے لیکن جس میں رُوح نہیں ہوتی لفظی صنّاعی اور ظاہری محاسن کے ساتھ حُسنِ معنے بھی موجود ہو، خوب صورت شکل و صورت اور متناسب اعضائ کے ساتھ ہر رگ و پئے میں آثارِ حیات بھی پائے جائیں تو پھر ؎

کرشمہ دامنِ دل می کشد کہ جا اینجا ست

کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔

جہاں فصاحت و بلاغت کا گلشن لہلہا رہا ہو اور روِش روِش پر عروسِ معنے بھی مصروفِ خرام ہو۔ جہاں کی فضا طائرِ سدرہ کے مسحور کن اور دل آویز نغموں سے گونج رہی ہو اور قدم قدم پر زندگی کے چشمے بھی اُبل رہے ہوں جہاں رِندانِ سبوکش بھی جمع ہوں، بادۂ گلفام بھی، ساقی سروشی بھی ہو، گردشِ جام بھی، جہاں خزاں کا نام و نشان نہ ہو اور ہمیشہ بہار کا دور دورہ ہو تو اس چمن کی لطافت اور دلفریبی کا کون اندازہ کر سکتا ہے۔ اسے دیکھ کر زبان سے بے ساختہ نکل جاتا ہے ؎

اگر فردوس بر روئے زمین است
ہمین ست و ہمیں ست و ہمیں ست

عرصۂ دراز قبل مجھے ایسے ہی "فردوسِ بریں" کا پتہ چلا جس کے پھولوں میں گلہائے جنّت کی خوشبو اور جس کی فضا مشک و عنبر سے زیادہ معطّر ہو۔ جہاں محبّت کے نغمے گونج رہے تھے اور زندگی اپنی بہار بتا رہی تھی۔ جہاں شرابِ طہور کی

نہریں بہہ رہی تھیں اور معرفت کے چشمے اُبل رہے تھے۔ دل و دماغ اسی "جنّتِ نگاہ و فردوسِ گوش" کو دیکھ کر مسحور ہو گئے۔

جس نے دین کے قالب مُردہ میں نئی رُوح پھونکی ہو اور "محی الدینؒ" کے لقب سے پکارا گیا ہو اگر اس کے گلستانِ سخن میں یہ کیفیت نہ پائی جائے تو اور کہاں پائی جائے۔

خیال ہوا کہ اپنے دامن میں ان پھولوں کو جو مختلف کیاریوں میں پھیلے ہوئے بہار دکھا رہے تھے سمیٹوں اور ان کا گلدستہ تیار کر کے بزم کی رونق بڑھاؤں۔

اس عزم سے جب آگے بڑھا تو دیکھا کہ چنبیلی اور گلاب کے پھولوں میں بعض اور پھول بھی شامل ہو گئے ہیں یعنی دوسرے شعراء کا کلام بھی شریک ہو گیا ہے۔ یہ کوئی نئی بات نہ تھی۔ اس قسم کی آمیزش بیشتر شعراء کے کلام میں ہوئی ہے اس کے مختلف اسباب ہیں مثلاً۔

(۱) متقدمین نے اپنی بیاضوں میں اپنے حسبِ مذاق اشعار جمع کیا لیکن شاعر کا نام تحریر نہیں کیا۔ بعد آنے والوں نے ان سب اشعار کو کسی خاص شاعر کا کلام سمجھ لیا۔ یا یہ ہوا کہ

(۲) قلمی بیاضوں میں بعض شاعر کا نام بھی لکھا گیا لیکن کرم خوردگی کے باعث بعض کلام کے ساتھ شاعر کا نام باقی نہ رہ سکا۔ نتیجتاً وہ کلام بھی اس شاعر کا سمجھ لیا گیا جس کا نام دوسرے اشعار کے تحت تحریر کیا گیا تھا۔ یا یہ ہوا کہ

(۳) اشعار کا رنگ یکساں نظر آیا اور ان کو اسی رنگ اور اسلوبِ بیان کے کسی اور شاعر سے منسوب کر دیا گیا

(۴) بعض دفعہ الحاق بھی ہو گیا۔

جہاں تک میری ناقص رائے ہے حضور غوثیہؒ کے آپ کے کلام میں الحاق بہت کم ہوا ہے بلکہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ نہیں ہوا۔ البتہ یہ ضرور ہوا ہے کہ بعض دوسرے شعراء کے کلام کو آپ کی ذاتِ گرامی سے منسوب کر دیا گیا ہے یا نقل در نقل کی وجہ سے کلام میں لفظی ردّ و بدل ہو گیا جس سے صرفی و نحوی غلطیاں رُونما ہو گئیں۔ ان کی اصلاح اور اصل کلام کی تلخیص آسان نہ تھی۔

ابتداً متعدد مطبوعہ اور قلمی نسخے جمع کئے گئے اور پھر ان میں تطبیق کی سعی کی گئی۔ باہمی تطبیق سے اکثر لفظی تبدیلیاں خود بخود رفع ہو گئیں۔ کتب و سِیَر، مناقب اور دواوین کے سیر حاصل مطالعہ سے دوسرے شعراء کا کلام بھی علیحدہ ہو گیا۔ مثلاً بہجۃ الاسرار کے حاشیہ پر عینیہ قصیدہ طبع ہوا ہے جو (۳۹۱) اشعار پر مشتمل ہے اسکو حضرت غوث جیلانیؒ کے اسمِ گرامی سے منسوب کیا گیا ہے۔ یہ قصیدہ مطلعِ ذیل سے شروع ہوتا ہے۔

فؤادٌ بهٖ شمسُ المحبّةِ طالعٌ
وليسَ لنجمِ العذلِ فيهِ مواقعُ

جب یہ قصیدہ میری نظر سے گذرا تو اس کا اسلوبِ بیان مختلف معلوم ہوا اور شبہ ہوا کہ یہ قصیدہ حضور کا نہیں ہے۔ یہ شبہ یقین کی صورت میں بدل گیا جب حضرت عبد الکریم جیلیؒ کی تصنیف "انسانِ کامل" مطالعہ میں آئی اس میں آپ نے جا بجا اس عقیدے کے اشعار نقل کئے ہیں اور اس کے ساتھ یہ تحریر فرمایا ہے کہ "ولقد قلتُ فی قصیدتی" یعنی میں نے اپنے قصیدے میں یہ شعر بنایا ہے فوراً نتیجہ نکل آیا کہ دراصل پورا قصیدہ حضرت عبد الکریم جیلیؒ کا طبع زاد ہے قیاس نے یہ رائے قائم کرنے پر مائل کیا کہ قلمی نسخے میں "عبد ال الجیلی" کے الفاظ تو موجود تھے لیکن درمیانی لفظ "کریم" کرم خوردگی کے باعث غائب تھا پڑھنے والوں نے لفظ "عبد" اور پھر "جیلی" سے یہ رائے قائم کی

کہ درمیانی لفظ "قادمہ" تھا اب جو طباعت کا موقع آیا تو یہ قصیدہ بجائے "عبدالکریم الجیلیؒ" کے آپ کے اسم گرامی سے منسوب کر کے شائع کر دیا گیا۔ چنانچہ دُرّ الدارین میں بھی حضرت سید شاہ غلام علی قادری الموسوی نے اسکو حضرت غوثیت مآبؓ سے منسوب کیا ہے۔

اسی طرح وہ قصیدہ جو اَتطلبُ اَن تکونَ کثیرَ مالٍ
وَ یُسمَعُ منکَ د۔ وما کلُ حالٍ

کے مطلع سے شروع ہوتا ہے بہجۃ الاسرار میں آپ کے نام سے شائع ہوا ہے لیکن مرقع کلیمی مولفہ حضرت شاہ کلیم اللہ جہاں آبادی کے صفحہ (۳۷) پر حضرت امام غزالی کے نام سے طبع ہوا ہے اسلوب بیان میں حضور کا کلام تسلیم کرنے میں مانع ہے اسی طرح سلطان العاشقین ابی الفارض البکری کا مشہور قصیدہ

اِکشِف حجابُ التجلّی وَ اَحیِنی بالتملّی
وَ اِن بدالکَ قتلی فَانتَ فی الفِ حِلّی
مَالی سِوی الروح خُذھا وَالرّوح جُھد المقِلّ
اَخَذتُ مِنّی بَعضِی فَلیہُ کانَ کُلّی
وَ قفتُ بالباب دھرٍ عسیٰ افوزُ فلیتہ
مَالی بغیرِکَ شغلٌ وَ انتَ غایۃَ شُغلی

آپ سے منسوب کیا گیا ہے لیکن دیوان ابی الفارض میں یہ موجود ہے اور اُستاذی بحر العلوم مولانا عبدالقدیر صدیقی نے بھی روحُ الادبْ فی کلامِ العرب میں حضرت ابی الفارض کے نام سے شائع فرمایا ہے۔

الغرض مطبع کی ایجاد سے قبل اسی قسم کی صورتیں اکثر پیش آئی ہیں۔

"فیوضات ربّانیہ" میں

خُذ بلطفکَ یا الٰہی من لہٗ زادٌ قلیلٌ
مُفلِسٌ بالصدقِ یاتی عندَ بابکَ یا جلیل

کے مطلع سے جو قصیدہ شروع ہوتا ہے وہ بھی حضرت غوث پاکؓ سے منسوب کیا گیا ہے لیکن عام طور پر یہ حضرت ابوبکر صدیقؓ سے منسوب و مشہور ہے۔ آخری شعر کی آخری بیت

انتَ یا صدیق عاصٍ تُب الیٰ مولی الجلیل

سے اس کی مزید وضاحت ہو جاتی ہے

اب فارسی زبان کی بعض رباعیات ملاحظہ فرمائیں جس سے معلوم ہو گا کہ کس طرح ایک ہی رباعی مختلف شعراء کے نام سے منسوب کی گئی ہے۔

اس خصوص میں پہلے مشہور رباعی گو شاعر عمر خیام کا کلام ملاحظہ فرمائیے کہ کس طرح دوسرے شعراء کے کلام کو جن کا اسلوبِ بیان عمر خیام سے ملتا تھا یہ سمجھ کر کہ یہ بھی "عمر خیّام" کا ہوگا اس کے مجموعہ کلام میں شامل کر دیا گیا اور بعض دفعہ خود عمر خیّام کی رباعیوں کو دوسرے شعراء کی رباعیوں میں شریک کر دیا گیا۔

عمر خیام کی حسب ذیل رباعی زبان زدِ خاص و عام ہے

گر مے نخوری طعنہ مزن مستاں را گر دست دہد تو بہ کنم یزداں را
تو فخر بدیں کنی کہ من مے نخورم صد کار کنی کہ مے غلام ست آں را

یہ رباعی مجموعہ رباعیات آتشکدۂ ایران میں افضل کاشانی متوفی [illegible] کے نام سے طبع ہوئی ہے اسی طرح حسب ذیل رباعی بھی افضل کاشانی کے نام سے طبع ہوئی ہے حالانکہ عمر خیام کی ہے

بت گفت بہ بت کہ اے عابد ما   دانی زچہ روئے گشتۂ ساجد ما

بر ما بہ جمال خود تجلی کرد ست   آں کس کہ زتست ناظر و شاہد ما

رباعی ذیل کو "مجموعہ استانبول" اور "المعجم البارد" میں مولانا روم سے منسوب کیا گیا ہے۔

عاشق ہمہ روز مست و شیدا بادا   دیوانہ و شوریدہ و رسوا بادا

در ہشیار غصۂ ہر چیز خوریم   چوں مست شدیم ہر چہ بادا بادا

رباعی ذیل مجموعہ رباعیات آتشکدۂ ایران میں افضل کاشانی سے اور المعجم البارد میں امیر خسرو سے منسوب کی گئی ہے۔

خواہی ز فراق در فغاں دار مرا   خواہی ز وصال شادماں دار مرا

من با تو نگویم کہ چناں دار مرا   زاں ساں کہ دلت خواست چناں دار مرا

اسی طرح عمر خیام کی اس رباعی کو افضل کاشانی سے منسوب کیا گیا ہے اور بعض نے ہمتی گنجوی شاعر دور سنجر سے منسوب کیا ہے

اے چرخ فلک خرابی از کینۂ تست   بیدادگری عادت دیرینۂ تست

اے خاک اگر سینۂ تو بشگافند   بس گوہر قیمتی کہ در سینۂ تست

تذکرۂ حسینی مطبوعہ نول کشور سنہ ۱۲۵۲ھ میں صفحہ (۲۴۷) پر رباعی ذیل شیخ نجم الدین رازی متوفی ۹۵۴ھ سے منسوب کی گئی ہے "خیابان عرفان" میں بھی رازی کے نام سے طبع ہوئی ہے لیکن "آتشکدۂ آذر" میں شیخ محی الدین متوفی ۶۱۶ھ سے منسوب کی گئی ہے۔

ہر سبزہ کہ بر کنار جوئے رستست   گویا ز لب فرشتہ خوئے رستست

پا بر سر سبزہ تا بخواری ننہی   کاں سبزہ ز خاک لالہ روئے رستست

رباعی ذیل شیخ الاسلام حضرت عبد اللہ انصاری متوفی سنہ ۴۸۱ھ سے منسوب کی گئی ہے حالانکہ عمر خیام کی ہے۔

گر از پئے شہوت و ہوا خواہی رفت   از من خبرے کہ بے نوا خواہی رفت

بنگر چہ کسے و از کجا آمدۂ   می داں کہ چہ می کنی کجا خواہی رفت

رباعیات مولانا روم میں دوسرا شعر اسی طرح ہے

در در گذری ازیں بہ بیں بہ عیاں   کز بہر چہ آمدی کجا خواہی رفت

اور "المعجم البارد" میں نجیب الدین جرباذقانی سے اسکو منسوب کیا گیا ہے

خیام کی مشہور رباعی ہے۔

مے نوش کہ عمر جاودانی این ست   خود حاصلت از دور جوانی این ست

ہنگام گل و مل است و یاراں سرمست   خوش باش دمے کہ زندگانی این ست

لیکن دیوان حافظ مطبوعہ نول کشور سنہ ۱۲۸۹ھ میں اسی کو حافظ شیرازی کے نام سے شایع کیا گیا ہے۔

اسی طرح یہ رباعی ابو سعید ابو الخیر کے نام سے شایع ہوئی ہے۔

ترکیب طبایع چو بکام تو دمے ست   تو داد کن از ہر چہ کہ بزم سخنے ست

با اہلِ خرد نشیں کہ اصلِ من و تو   گردے و شرارے و نسیمے و نمے ست

"المغنم البارد" میں صفحہ (۶۹) پر اس کو بطریق ذیل مہدی کوکب سے منسوب کیا گیا ہے

چوں حاصلِ عمر تو فریبے و دمے ست   بعید از ممکن گرت بہر دم ستمے ست

مغرور مشو بخود کہ اصلِ من و تو   گردے و شرارے و نسیمے و نمے ست

رباعی ذیل حضرت ابو سعید ابو الخیر، حافظ شیرازی، افضل کاشانی تینوں سے منسوب ہے

گردوں نگرے ز عمرِ فرسودۂ ماست   جیحوں اثرے ز چشمِ پالودۂ ماست

دوزخ شررے ز رنجِ بیہودۂ ماست   فردوس دمے ز وقتِ آسودۂ ماست

رباعی ذیل حضرت ابو سعید ابو الخیر سے منسوب ہے لیکن "آتشکدۂ آذر" میں مقصود بتر کر کے نام سے اور "المغنم البارد" میں "قلندر" کے نام سے طبع ہوئی ہے۔

از بادِ صبا دلم چو بوئے تو گرفت   ما را بگذاشت جستجوئے تو گرفت

اکنوں ز منش ہیچ نمی آید یاد   بوئے تو گرفتہ بود خوئے تو گرفت

"ہفت اقلیم" میں رباعی ذیل فخر الدین رازی کے نام سے تحریر ہے اور اسی کو رباعیات افضل کاشانی کے نام سے شائع کیا گیا ہے فرق صرف اس قدر ہے کہ ردیف بجائے "آید" کے "بود" تحریر کی گئی ہے۔

آں مرد نیم کز عدمم بیم آید   آں نیمہ مرا خوشتر ازیں نیم آید

جانیست مرا بعاریت دادہ خدا   تسلیم کنم چو وقتِ تسلیم آید

چند اور مثالیں ملاحظہ ہوں۔

از واقعہ ترا خبر خواہم کرد   واں را بدو حرف مختصر خواہم کرد

با عشقِ تو در خاک فرو خواہم رفت   با مہرِ تو سر ز خاک بر خواہم کرد

یہ رباعی "آتشکدۂ آذر" اور "شمع انجمن" میں سلطان ابو یزید آلِ مظفر برادر شاہ شجاع سے منسوب کی گئی ہے لیکن "کالس الکرام" شرح رباعیات خیام میں اس کو قطران بن منصور ترمذی سے منسوب کیا گیا ہے جو انوری کا استاد تھا

تذکرۂ حسینی میں رباعی ذیل غیاث الدین بلخی تخلص بہ ہمی کے نام سے شائع ہوئی ہے۔

در دہر ہر آنکہ نیم نانے دارد   وز بہرِ نشست آستانے دارد

نے خادمِ کس بود نہ مخدومِ کسے   گو شاد بزی کہ خوش جہانے دارد

لیکن کلیات خاقانی میں خاقانی کے نام سے اور رباعیات افضل میں افضل کے نام سے طبع ہوئی ہے

رباعی ذیل بھی عمر خیام کی ہے لیکن اسے شاہ قاسم بن شاہ قوام سے اور "تذکرہ ہفت اقلیم" و "کشکول بہائی" میں سیمابی کے نام سے منسوب ہے۔

گویند بحشر گفتگو خواہد بود   واں یارِ عزیز تند خو خواہد بود

از خیرِ محض بجز نکوئی ناید   خوش باش کہ عاقبت نکو خواہد بود

رباعی ذیل کو امام غزالی سے منسوب کیا گیا ہے اور "المغنم البارد" میں افضل کاشانی کے نام سے طبع ہوئی ہے

کس را پسِ پردۂ قضا راہ نشد   وز سرِ خدا ہیچ کس آگاہ نشد

ہر کس ز سرِ قیاس چیزے گفتند   معلوم نگشت و قصہ کوتاہ نشد

عمر خیام کی مشہور رباعی ہے۔

من مے خورم و ہر کہ چو من اہل بود — مے خوردن من بہ نزد او سہل بود

مے خوردن من حق ز ازل می دانست — گر مے نخورم علم خدا جہل بود

لیکن تاریخ خریدہ میں سراج الدین قمری کے نام سے شائع ہوئی ہے۔

اسی طرح یہ رباعی بھی عمر خیام کی ہے مگر اس کو ابو نصر فارابی کے نام سے بادنٰے تغیر منسوب کر دیا گیا ہے

ملاحظہ ہو نگارنامہ عطائی اور المعجم البارد

اسرار ازل وجود خام و ناپختہ بماند — واں گوہرے بس شریف ناسفتہ بماند

ہر کس ز قیاس چیزے گفتند — واں نکتہ کہ اصل بود ناگفتہ بماند

رباعی ذیل عمر خیام کی ہے لیکن 'مجمع الفصحا' میں حکیم سنائی سے اور رباعیات کاشانی میں افضل سے منسوب ہے

گر آمدنم بمن بُدے نامدے — ور نیز شدن بمن شدے کے شدے

بہ زاں نہ بُدے کہ اندریں دیر خراب — نے آمدے نے شدمے نے بُدے

تذکرہ صدر شاہیں یہ بتانے کے لئے کافی ہیں کہ مطبع کی ایجاد سے قبل اسی طرح مختلف شعراء کے کلام میں خلط ملط ہو گیا ہے۔ رفتہ رفتہ جب مختلف قلمی نسخے اور دواوین کی باہمی تطبیق ہوتی گئی تو اس شاعر کا خود بخود پتہ چل گیا جس کا یہ کلام تھا اور اسی باہمی تطبیق سے کلام کے اغلاط بھی رفع ہو گئے جو نقل در نقل سے پیدا ہو گئے تھے

بعض اوقات مخصوص اسلوب بیان سے بھی کسی شاعر کا پتہ چلانے میں بڑی مدد ملتی ہے۔ یہ ایک مُسلّمہ حقیقت ہے کہ ہر شاعر کا اسلوب بیان یکساں نہیں ہوتا۔ جن کا مطالعہ وسیع ہوتا ہے وہ مختلف شعراء کے طرز کلام سے پتہ چلا لیتے ہیں کہ یہ کلام فلاں شاعر کا ہے گو ان کے سامنے اس شاعر کا نام نہ لیا جائے۔ داغ کے کلام کی سادگی اور روزمرہ بول چال اور صاف و سلیس زبان کو غالب کی دقت پسندی میں تلاش کرنا بے سود ہوگا۔ ناسخ و آتش کی لفظی آرائش تشبیہات اور استعارے میر اور مومن کے کلام میں کہاں ملیں گے۔

کچھ عرصہ ہوا ڈاکٹر طٰہٰ حسین کا ایک مضمون الہلال مورخہ ۲۶ اگست ۱۹۲۰ء میں شائع ہوا تھا ڈاکٹر صاحب موصوف نے اس خصوص میں اپنی جس رائے کا اظہار کیا ہے اس سے اختلاف نہیں کیا جا سکتا۔ انہوں نے لکھا تھا کہ

"شاعر کی تحقیق کس طرح پر کی جانی چاہیئے اس کے لئے خود شاعر کی شخصیت سب سے پہلی چیز ہے۔ یہ اس لئے کہ شاعر اپنے شعر میں اپنی شخصیت ضرور رکھتا ہے۔ اگر شاعر کامل ہے تو اس کا دیوان اسکی نفسیت اور غربات کا آئینہ اور اس کی پوری شخصیت کا مظہر ہوتا ہے۔ اس کی مختلف نظموں میں ایک ہی روح، ایک ہی نفسیت، ایک ہی قوت کارفرما ہوگی۔ بلاشبہ تمام اشعار یکساں نہ ہوں گے۔ لطافت و رونق اور قوت و جودت میں کمی بیشی ہوگی لیکن شاعر کی شخصیت تب ہی نمایاں ہوگی اور وحدتِ شعری اس درجہ واضح ہوگی کہ ذوقِ سلیم فوراً فیصلہ کر دے گا کہ یہ شعر فلاں کا ہے یا یہ شعر فلاں شاعر کے اسلوب پر ہے۔ ہمارے خیال میں یہ طریق تحقیق ناقابل شک اور فنون ادب میں یکساں طور پر قابل عمل ہے خصوصاً شعر بنانے میں اسکی اہمیت غیر معمولی ہے کیونکہ شعر کی یہ صنف نفس کا شفاف آئینہ اور جذبات کا ہی مظہر ہوتا ہے"۔

اس نقطۂ نظر سے حضور غوثیت مآب کے کلام پر غور کیا جائے تو اس میں آپ کی شخصیت نمایاں طور پر دکھائی دے گی۔ کہیں اپنے مقام فنا فی الرسول اور مرتبہ محبوبیت کا اعلان کہیں عبدیت کاملہ کا اظہار اور اسی مناسبت سے اپنے محبوب کی حمد و ثنا میں رطب اللسان کہیں ناز، کہیں نیاز، کہیں حقیقت، کہیں مجاز، کہیں صحو، کہیں غلبۂ حال الغرض کلام پڑھتے جاؤ آپ کی

حیاتِ طیبہ کا ایک ایک گوشہ نظر کے سامنے آ جائے گا۔

ظاہری نظریں بعض اوقات کلام کی تابناکی سے خیرگی محسوس کرتی ہیں اسلئے کہ جس مقام سے یہ کیا گیا ہے وہاں تک ان کی رسائی نہیں لیکن نظروں کی بے مائگی سے اصل مقام کا تو انکار نہیں کیا جا سکتا۔ بمصداق ؎

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم ۔ چشمۂ آفتاب را چہ گناہ ۔ یا بقول حافظ ؎

سخن چہ محاز نئی اے سست نظم بر حافظ ۔ قبولِ خاطر و لطفِ سخن خدا داد است

درحقیقت عالمِ حال میں بعض مقامات پر اپنے مرتبۂ خاتمیت ولایت محمدیہ کا اعلان فرمایا ہے۔ یہ وہ مقام ہے کہ جو عام اذہان اور عقلِ انسانی سے ماورا ہے۔ اس مقام کے عرفان کے لئے پہلے حقیقت محمدیہ کا عرفان ضروری ہے۔ بقول مولانا ابوالکلام آزاد۔

" یہ وہ مقام ہے کہ جب اہلِ کشف و سن ہدایت کے سامنے کھلا تو انہوں نے حقیقت محمدیہ کے احاطہ حیات اور عدم نزوال و بقاء بوجہ دائرۃ الادائر اور مرکز ادوار تعینات مابعد اور نقطۂ المحبات فی الاصل والحقیقہ ہونے کے تمام انوار تعینات وجود کو اسکی نورانیت کے سامنے بے فروغ اور ماند پایا اور اسی لئے شیخ اکبر نے اس کو تعین اول اور محدد صحیح اصلاح "عقل اول" کا قرار دیا اور پھر انسان کامل اور "روح الاعظم اور نفس واحدہ اور قلم الاعلےٰ" اور "نور الانوار" اور نفس الکائنہ سے بھی اسکو تعبیر کیا کہ بلحاظ بقار ذکر و دوام فیضان و احسان وہی ایک انسان "اسد کامل" روح الاعظم اور نفس الواحدۃ الکائنہ ہے اور حیات محنویہ مستمرہ نوکے وارض کی مرکزیت صرف اسی کو پہنچتی ہے اور اسی لئے قرآن کلیم نے صرف اسی وجود کو "العبد" سے تعبیر کیا کہ ساری عزیتیں آتی وقتی ہیں مگر صرف یہی وہ عبودیت کاملہ و واحدہ ہے جو ہمیشہ عباد و محبودین واسطہ ہدایت اور ہمیشہ عبد کو معبود سے داخل کر دینے کے لئے ح، وقائم ہے۔ وقال الحاف البوصیل تی ۓ۔

مُنَزَّہٌ عن شریك فی محاسنِہٖ ۔ فجوھر الحسن فیه غیر مُنقسمِ

اور چونکہ نوعِ انسانی کی سعادت و تنویر کا مرکز سیدہ وجود انبیاء کرام ہے اور حقیقت محمدیہ بحکم و جئنا بك علے ھٰؤلاء شھیدا ان سب سے مافوق اور شمس و کواکب اور صباح و مصباح کے معاملہ کا حکم رکھتی ہے اس لیے حیات قائمہ و دائمہ کا "نور الانوار" اور مصباح المصابیح صرف وہی دائرہ ٹھیرا اور اسی لئے شیخ اکبرؒ نے اسمار کو "حقیقۃ الاسماء" اور "لوحِ محفوظ" سے بھی تعبیر کیا سبحان اللہ آخری سمیۃ و تعبیر کس درجہ ترجمان حقیقت و موافی بالشرع والعقل ہے۔ دُنیا میں جس قدر بھی ہدایت و تعلیم کی لوحیں ہیں سب کے لئے تغیر و تبدل ہوا حتیٰ کہ آج کوئی محفوظ نہیں لیکن اللہ اکبر! مقام محمدی کی معنویت و معنوئیت کہ اسکی سیرتِ طیبہ و حیات حید قائمہ کی لوح محفوظ کا ایک لفظ بھی محو نہ ہو سکا اور قرآن محفوظ د کتاب مسطور فی رقٍّ منشور اور فی صدور الذین اُوتوا العلم میں اس کا ایک ایک حرف ایک ایک لفظ اسی طرح نقش و ثبت ہے اور ہمیشہ رہے گا جس طرح قلمِ ازل نے صبح تعین کی کرنوں سے لکھ دیا تھا پس قرآن کے لئے اگر کوئی ہستی لوح محفوظ ہو سکتی ہے تو وہ صرف وہی روح اعظم اور خالد ہے جسکے ذکر کو خود قرآن نے اپنے آغوشِ حفظ و صیانت میں ہمیشہ کے لئے لیا ہے۔ حضرت سید العارفین شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسی نام کی طرف یہ فرما کر اشارہ کیا ہے

اَفَلَتْ شُمُوسُ الاَوَّلِین وَ شَمْسُنا

ابداً علٰے اُفُقِ العُلٰے لا تَغرُبُ"

اب جو ولایت مطلقہ محمدیہ کا خاتم ہوگا وہ بھی اپنے عین کا سارا پورا مظہر ہوگا۔ دیکھو آئینہ میں جب آفتاب کا عکس پڑتا ہے تو وہ بھی آفتاب کی مانند چمک اٹھتا ہے اور جس طرح نظر آفتاب کو نہیں دیکھ سکتی اسی طرح وہ اس آئینہ پر نہیں جم سکتی جس میں جمال آفتاب منعکس ہو۔

یہی وہ مقام ہے جسکو صاحب فتوحات مکیہ نے نسبت محمدی سے تعبیر کیا ہے اور انہی کے الفاظ میں

" امت مرحومہ کے قطبیت وفاتحیت اور ولایت کبریٰ کا منتہا مرتبہ یہی ہے۔ بعض صوفیاء نے اسکو "مقام اتحاد" سے تعبیر کیا ہے یعنی " اتباع اور تعشق وتشبہ بالانبیاء کے کمال تفانی و استہلاک سے بحکم المرء مع من احب عن المرء لا تسئل وسل عن قرینہ سطوع وسطاع محبوب کے تمام صفات اور خصائص سے تمثل و تخلق اور عینیت و یگانگت سے بہرہ اندوز وفایز المرام ہوکر فاذا ابصرتہ ابصرتنی کا معاملہ پیش آجاتا ہے بمصداق ؎

من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جاں شدی
تا کس نگوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری۔

مولانا احمد رضا خاں بریلوی نے حضور غوثیت مآب سے مخاطب ہوکر کیا خوب کہا ؎

مصطفیٰ کے تن بے سایہ کا سایہ دیکھا   جس نے دیکھا میری جاں جلوۂ زیبا تیرا

کہا جاتا ہے کہ "معرفت نفس" کے بعد زبان بند ہو جاتی ہے بحکم من عرف نفسہ فقد کلّ لسانہ لیکن اسکے آگے ایک ایسا مقام بھی آتا ہے جہاں "دستور زباں بندی" کی بجائے "تحدیث نعمت" اور "اعلان مقام" کا حکم ہوتا ہے اب کہنے والا جو کچھ کہتا ہے اپنی طرف سے نہیں کہتا بلکہ وہ اس طرح کہنے پر ماذون ہوتی ہے اسکو حکم ہوتا ہے واما بنعمۃ ربک فحدث۔ اسکو اظہار فخر نہیں بلکہ اطاعت امر اور اظہار حقیقت کہا جائے گا۔ کما قال سیدنا الجیلی رضی اللہ

وما قلت هذا القول فخرا وانما
اتى لي الاذن حتى تعلموا حقيقتي

بہرحال خوب سمجھ لو ؎   آئینہ مغرور حسن خویشتن ہرگز نہ شد
بلکہ می بیند جمالے در جمال خویشتن

عندلیب شیراز اس بارے میں یوں نغمہ سرا ہیں۔

درپس آئینہ طوطی صفتم داشتہ اند
آنچہ استاد ازل گفت ہماں می گویم

فاتح باب ولایت سیدنا علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ نے بھی اپنا تعارف اس طرح فرمایا تھا۔

" میں بائے بسم اللہ کا نقطہ ہوں میں جنب اللہ ہوں جس کے حق میں تم سے تقصیر واقع ہوئی ہے۔ میں قلم ہوں، لوح محفوظ ہوں، میں عرش ہوں، میں کرسی ہوں میں سات آسمان اور زمین ہوں۔

(مذہب منصور حصہ دوم ص)

اور اپنے فرزند ارجمند امام حسن رض سے مخاطب ہوکر "عرفان نفس" کا یوں درس دیا تھا۔

دواءک فیک وما تشعر   وداءک منک وما تبصر
وتزعم انک جرم صغیر   وفیک انطوی العالم الاکبر

اللہ اکبر! اس عالم اکبر کا کون احاطہ کر سکتا ہے جسکی وسعت کے سامنے ساری کائنات کوتاہئ داماں کا اقرار

کرنے پر مجبور ہو جس آئینہ میں آفتاب کا پورا پورا عکس جلوہ فگن ہو اس کی تابناکی اور جلوہ ریزی کا کہنا ہی کیا ہے جہاں اس کا کوئی گوشہ بھی ضیائے آفتاب سے منور ہو گیا تو سارے کواکب کی روشنی اسکے سامنے مدھم پڑ گئی۔ آؤ اس بزم نور کی ایک جھلک دیکھو۔

حضرت شاہ ولی اللہ کا اسم گرامی سننے میں آیا ہوگا۔ انہی کی زبان سے ان کا تعارف سنو۔

"ترجمہ میں وہ یوں رقم طراز ہیں: - "نعمت عظمیٰ برین ضعیف آنست کہ او را خلعت فاتحیہ داد اند و فتح دورہ باز پسیں بر دست وے کردند اور "تفہیمات" میں تحریر فرماتے ہیں۔

"بسرم دادہ اند کہ این حقیقت ہر دم بر ساں امروز وقت - وقتے لست وزماں زمانِ تو - ولئے بر کہ کہ زیر لوائے تو بنا شد"

ایک اور جگہ اس کیفیت کو زیادہ سرمستی کے ساتھ یوں کھولتے ہیں۔

" فَفَهَّمَنِي ربي انا جعلناك امامَ هذه الطريقة و سددنا طرق الوصول الى حقيقة القرب كلها اليوم غير طريقة واحدة و هو محبتك و الانقياد لك و السماء ليس على هي عاداك سماء و ليست الارض عليه بارض. فاهل المشرق و المغرب كلهم رعيتك و انت سلطانهم - علموا او لم يعلموا - فان علموا فازوا و ان جهلوا خابوا"

ایک اور مقام پر فرماتے ہیں۔

" و من نعم الله علىّ و لا فخر ان جعلني ناطق هذه الدورة و حكيمها و قائد هذه الدورة و حكيمها و قائد هذه الطبقة و زعيمها. فنطق على لساني و نفث في نفسي - فان نطقت باذكار القوم و اشغالهم نطشت جحا مهما و ان تكلمت على نسب التوم فيما بينهم و بين ربهم رويت لى منا كبها و قبضت على جوامع خطابها و ان خطبت بامر اللطايف و غوامض الحقايق تعرفت قاموسها و لبست ناموسها و قيت على جلابيبها و اخذت تلابيبها و ان بحثت من علم الشرايع و النهوات فانا ليث عرينها و حافظ حريمها و وارث خزائنها و بادع مغابنها اقليتهم بعجائب لا تحصى و غرائب لا اكتاما سائر جلى مشعر و كم الله من لطيف خفي يدق خفاه عن فهم الزكي"

ایک اور مقام پر اس طرح اعلان کرتے ہیں:

"بسرم در دادند کہ این تقریب ایں دم برساں کہ ایں فقیر را سہ شستے دارد۔ یک لسان ولی اللہ ابن عبد الرحیم است دیگرے انسان است بدیگرے تاے بدیگرے جسم دیگرے جوہر و بلسان آخر باعتبار آں لسان اہم بحرم وہم شجرم وہم فرس وہم جمل وہم غنم - تعلیم اسماء آدم وامن بودم ورنجہ بر نوح طوفان شد سبب نصرت او موم من بودم و رنجہ بر ابراہیم آتش گلزار گشت من بودم - توریت موسیٰ من بودم - احیاء عیسیٰ را من بودم - قرآن مصطفیٰ من بودم والحمد للہ رب العالمین

(مقدمہ تفسیر القرآن از ابو الکلام آزاد ص ۱۳۳)

یہ مدارج و مراتب اس ہستی کے ہیں جس نے صرف " ناطق هذه الدورة و حكيمها " کا دعوے کیا تھا۔ اب جس کا دور ازل سے ابد تک ہو ۔۔۔۔۔ اور جس کا آفتاب جادہ و جلال فلکِ اعلےٰ پر دوامًا تاباں و درخشاں ہو جو خاتم ولایت محمدیہ" اور مظہر کامل کمالاتِ احمدیہ ہو اس کی منزلت و مرتبت کا کون اندازہ لگا سکتا ہے کہ مجددین وقت

اور اولیائے عصر کی بھی صرف اس کے قدموں تک رسائی ہے جن کو وہ "بل علے عینی وراسی" کہتے ہوئے اپنے سر اور آنکھوں پر لیا اپنے مدارج میں ترقی کا باعث سمجھتے ہیں اس سے آگے کی انہیں بھی خبر نہیں سے

سر بھلا کیا کوئی جانے کہ ہے کیسا تیرا + اولیا ملتے ہیں آنکھیں وہ ہے تلوا تیرا

بعض کم فہموں نے اس کو ان ذواتِ قدسیہ کی توہین خیال کی اور یکسر "قدمی ھذہ علے رقبۃ کل ولی اللہ" کا انکار کر دیا یا اس کی اس طرح تاویل کرنے کی کوشش کی کہ قدم سے مراد حضور کا مسلک اور طریقہ ہے۔ انہیں کیا معلوم کہ ان ذواتِ قدسیہ کی اس میں توہین ہے یا ان کے لئے موجبِ فخر و مباہات و باعثِ ازدیادِ مراتب و درجات ہے اس بارے میں حضرت شیخ محقق مولانا عبدالحق محدث دہلوی کی شہادت سنئے۔ وہ اخبار الاخیار میں تحریر فرماتے ہیں کہ "ہر روئے نہ تواں یافت کہ در خدمتِ او قدم از سر نسازد و زیر پائے او سر نہد از دواں خود سبب سرفرازی ایشان ست۔ کسے کہ قدم بہ قدم مصطفےٰ بود بلکہ دیدم بعدم او ز مہ سعادت آں سراست کہ پائمالِ او گردد"۔

زبدۃ الآثار میں شیخ حیات ابن القیس الحرانیؒ کی ایک اور شہادت ملتی ہے جو حسب ذیل ہے:۔

"لما اتاہ الامر بقول قدمی ھذہ علے رقبۃ کل ولی اللہ تعالیٰ اراد اللہ تعالیٰ للاولیاء نوراً فی قلوبھم وبرکۃ فی علومھم وعلوا فی احوالھم ببرکۃ وضعھم رقابھم ورؤسھم ملک)

اور یہ سب کس لئے ہوا؟ اسکی وجہ حضرت ابی سعید القیلوی سے سن لیجئے جس کو بہجۃ الاسرار میں شیخ علی شطنوفی نے نقل کیا ہے

لما قال الشیخ عبد القادر قدمی ھذہ علے رقبۃ کل ولی اللہ تجلی الحق عزوجل علے قلبہ وجاءتہ خلعۃ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بید طائفۃ من الملائکۃ المقربین والبسھا بمحضر من جمیع الاولیاء من تقدم منھم ومن تاخر۔ الاحیاء باجسادھم والاموات بارواحھم وکانت الملائکۃ ورجال الغیب حافین بمجلسہ واقفین فی الھواء صفوفا حتی انسد الافق بھم ولم یبق ولی فی الارض الا حنی عنقہ"

الحاصل ذٰلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔ یہ خاص موہبت الٰہی ہے کما قال سبحانہ تعالیٰ واللہ یختص برحمتہ من یشاء سے یہ رتبہ بلند ملا جس کو مل گیا۔

ماشئت قل فیہ فانت مصدق
فالحب یقضی والمحاسن تشھد

مختصراً یہ سمجھ لو سے لیس علے اللہ بمستنکر ـ ان یجمع العالم فی واحد

چاہتا تھا کہ صرف اشارات سے کام لوں تفصیلات ارباب علم کے لئے چھوڑ دوں اس لئے کہ سو

سفینہ چاہیئے اس بحرِ بیکراں کے لیے

لیکن پھر خیال ہوا کہ ان مقامات کے سمجھنے میں جو الجھنیں ہوتی ہیں ان کے پیش نظر شکوک و شبہات کی وادی کو عبور اور سارے نشیب و فراز کو طے کر لینا ہی مناسب ہوگا تاکہ آئندہ راہ ہموار ہو جائے۔

اب رہے کلام کے نفائس و دقائق تو ان کا احصار کون کر سکتا ہے۔ اس بارے میں بھی حضرت شیخ محقق کی شہادت سن لیجئے۔ زبدۃ الآثار میں آپ نے حسب ذیل شہادت چھوڑی ہے۔

"ہمچناں کہ فضائل، مناقب و خوارقِ کراماتِ آں حضرت خارج از دائرہ حصر و احصار است ہمچنیں نفائسِ کلامِ او و دقائقِ اقوالِ او دائی ست۔ عبارات بشرح آں وبہ اشارات

بہ درکِ آں ۔ ازیں جہت بشرح وترجمہ گستاخی وجرأت نہ نمودہ وچیزے از انچہ در رسمِ بفہم نظام آں ذکر دیم تا ایں رسالہ خالی نباشد ۔

ملاّ وہر محقق عصر کے تاثرات اور حُسنِ ادب کو آپ نے دیکھ لیا ۔ اس کے بعد مجھ جیسے ہیچ مدان سے حضور کے کلام بلاغت نظام کی کما حقہٗ تشریح یا ترجمہ کی کیا توقع کی جاسکتی ہے ۔

صلاحِ کار کجا و منِ خراب کجا ۔ ببیں تفاوتِ رہ از کجاست تا بہ کجا

بعض قصائد کا منظوم فارسی ترجمہ حضرت جامی علیہ الرحمۃ نے کیا ہے یہ منظوم تراجم فتاوے مجوبیہ سے نقل کئے گئے ہیں اسی طرح قطب لاہور حضرت شاہ ابوالمعالی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت امجد اور مولینا احمد رضا خاں بریلوی علیہم الرحمۃ کے عقیدہ قمریہ کے منظوم تراجم بھی نقل کر دیئے گئے ہیں ۔ ان تراجم کی موجودگی میں بزبان اُردو میں نے ترجمہ غیر ضروری اور خلافِ ادب سمجھ کر نہیں کیا دیگر قصائد کا ترجمہ میں نے اپنی بضاعت و استعداد کے مطابق کیا ہے یہ جسارت صرف بایں خیال کی ہے کہ حضور کا کلام عربی زبان میں ہے جس سے اکثر ابنائے وطن پوری طرح استفادہ نہیں کر سکتے لیکن تحت اللفظ ترجمہ کی بجائے اشعار کا سیدھی سادھی زبان میں مفہوم ادا کیا ہے تاکہ بآسانی مطلب سمجھ لیا جائے ۔ بعض خاص مقامات پر جہاں "رہبر طریق" اور "خضر راہ" کی ضرورت ہوتی ہے مختصر تشریح بھی کی گئی تاکہ ذہن میں انتشاری کیفیت پیدا نہ ہو ۔ اس کے باوجود اگر کوئی مقام سمجھ میں نہ آئے تو یہ سمجھنا چاہیئے کہ اس کا سمجھنا آپ کے علمی استعداد سے باہر ہے ۔ کلام پر زبانِ اعتراض کھولنے کی بجائے اس کو اپنی محدود فہم و دانش پر محمول کرنا زیادہ مناسب ہوگا بقول حافظ ؎

چو بشنوی سخن اہلِ دل مگو کہ خطاست
سخن شناس نۂ دلبرا خطا اینجاست

اور اس نصیحت پر عمل کیجئے کہ ؎

اِحفظوا لِسانکم وعالجوا قلبکم وخذوا ما تعرفوا ودعوا ما تنکروا

مصداق ؎ وَاِذا لم تر الھلال فسلّم ۔ لِاُناسٍ رَأوہُ بالابصار

مع ہذا ؎ اذا اخشیتَ فی لفظی قصورًا ۔ وخفظی والبراعۃ والبیان
فلا تعجل الی لومی فرقمی ۔ علے مقدارِ ایقاعِ الزّمان

ابوالفضل سیّد محمود قادری

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

رشحاتِ قدسیہ یعنی قصائدِ غوثیہ

مناجات

۱ شَرَعْتُ بِتَوْحِيْدِ الْإِلٰهِ مُبَسْمِلًا ۔ سَأَخْتِمُ بِالذِّكْرِ الْحَمِيْدِ مُجَمِّلًا

(اس قصیدہ کی) ابتدا میں نے بسم اللہ پڑھتے ہوئے توحید الٰہی سے کی ۔ (اور آگے) عنقریب عمدگی کے ساتھ ذکر حمید پر ختم کروں گا

۲ وَأَشْهَدُ أَنَّ اللّٰهَ لَا رَبَّ غَيْرُهُ ۔ تَنَزَّهَ عَنْ حَصْرِ الْعُقُوْلِ تَكَمُّلًا

اور گواہی دیتا ہوں کہ بجز اللہ کے کوئی پروردگار نہیں ۔ جس کا کمال دائرہ عقل سے ماوراء ہے

۳ وَأَرْسَلَ فِيْنَا أَحْمَدَ الْحَقِّ قَيِّمًا ۔ نَبِيًّا بِهٖ قَامَ الْوُجُوْدُ وَقَدْ خَلَا

اور جس نے ہم میں احمد مجتبیٰ جیسے ایک سچے نبی کو منتخب کر کے بھیجا ۔ وہ ایسے نبی ہیں جن سے وجود اور ماسوائے وجود کا قیام ہوا

۴ فَعَلَّمَنَا مِنْ كُلِّ خَيْرٍ مُؤَيَّدًا ۔ وَأَظْهَرَ فِيْنَا الْعِلْمَ وَالْحِلْمَ وَالْعُلَا

پس آپ نے ہم کو ہر ظاہر نیکی کی تعلیم دی ۔ اور ہم میں علم اور حلم اور سربلندی کے اوصاف پیدا کئے

فیا طالب عز و کنز و رفعة	۵	من اللہ فادعوه باسمائه العلا
پس اے طالب عزت اور اے خواستگار رفعت		اپنی تمام نعمتوں کو خدا سے اس کے اسمائے حسنیٰ کا وسیلہ لیکر طلب کر
فقل بانکسار بعد طهر و قربة	۶	فاسئلك اللهم نصرا معجلا
طہارت اور خشوع و خضوع کے بعد عاجزی سے کہہ		اے بار الہا میں تجھ سے نصرت عاجلہ کا طالب ہوں
بحقك یا رحمن بالرحمة التی	۷	احاطت فکن لی یا رحیم مجملا
اے رحمٰن و مہربان تری ذات پاک اور اس رحمت عالم کا واسطہ		جو تمام کائنات پر محیط ہے اے رحیم مجھے نیکو کار بنا دے
ویا ملك قدوس قدس سریرتی	۸	وسلم وجودی یا سلام من البلا
اور اے ملک قدوس! میرے دل کو مصفا کر دے		اور اے سلام! ہر بلا سے میرے وجود کو (مجھے) محفوظ رکھ
ویا مؤمن هب لی امانا محققا	۹	وسترا جمیلا یا مهیمن مسبلا
اور اے مومن! مجھے کامل ایمان عطا کر		اور اے نگہبان راہ میری لغزشوں کی پردہ داری فرما
عزیز ازل عن نفسی الذل واحمنی	۱۰	بعزك یا جبار من کل معضلا
اے عزیز میرے نفس سے ذلت و خواری کو دور کر		اور اے جبروت والے تیری عزت کا واسطہ ہر مشکل میں میری حمایت کر
وضع جملة الاعداء یا متکبر	۱۱	یا خالق خذ لی عن الشر معزلا
اور اے متکبر تمام دشمنوں کو پسپا فرما		اور اے خالق مجھے برائی سے دور رکھ

۱۲	وَيَا بَارِئُ النَّعْمَاءِ زِدْ فَيْضَ نِعْمَةٍ	اَفَضْتَ عَلَيْنَا يَا مُصَوِّرُ اَوَّلَا
	اور اے باری تعالیٰ اپنے فیضانِ نعمت میں بیشی فرما	جس کو اے مصور! تو نے ابتدا ہی میں ہم پر انڈیل دیا ہے
۱۳	رَجَوْتُكَ يَا غَفَّارُ فَاقْبَلْ لِتَوْبَتِي	بِقَهْرِكَ يَا قَهَّارُ شَيْطَانِي اَخْذِلَا
	اے غفار میں نے تجھ سے امید مغفرت رکھی ہے پس میری توبہ قبول فرما	(اور) اے قہار اپنے قہر سے میرے شیطان کو ذلیل و خوار کر دے
۱۴	بِحَقِّكَ يَا وَهَّابُ عِلْمًا وَحِكْمَةً	وَالرِّزْقَ يَا رَزَّاقُ كُنْ لِي مُسَهِّلَا
	اے داتا تیرا صدقہ مجھے علم و حکمت عطا فرما	اور اے رزاق میرے وسائل رزق کو آسان فرما دے
۱۵	وَبِالْفَتْحِ يَا فَتَّاحُ نَوِّرْ بَصِيرَتِي	وَبِالْعِلْمِ نَلْنِي يَا عَلِيمُ تَفَضُّلَا
	اور اے فتح اپنی صفت فتح سے میری نظر روشن کر دے	اور اے علیم تیری صفت علم کا واسطہ مجھے فضیلت عطا فرما
۱۶	وَيَا قَابِضُ اقْبِضْ قَلْبَ كُلِّ مُعَانِدٍ	وَيَا بَاسِطُ ابْسُطْنِي بِاَسْرَارِكَ الْعُلَا
	اور اے قابض (بند کرنے والے) ہر مخالف اعداء کے دل کو بند کر دے	اور اے باسط (کھولنے والے) اپنے اسرار عالیہ مجھ پر منکشف کر دے
۱۷	وَيَا خَافِضُ اخْفِضْ قَدْرَ كُلِّ مُنَافِقٍ	وَيَا رَافِعُ ارْفَعْنِي بِرُوحِكَ ثُقَلَا
	اور اے پست کرنے والے ہر منافق کی شان و شوکت کو پست کر دے	اور اے بلند کرنے والے اپنی مہربانی سے میری کثافت دور کر دے
۱۸	سَاَلْتُكَ عِزًّا يَا مُعِزُّ لِاَهْلِهٖ	مُذِلُّ فَذِلَّ لِظَّالِمِينَ مُنَكِّلَا
	اور عزت دینے والے میں تجھ سے عزت کا اسکے اہل کیلئے طالب ہوں	اور اے ذلت دینے والے ظالموں کو ذلت کا عذاب دے

فَعِلْمُكَ كَافٍ يَا سَمِيعُ فَإِنْ إِذَا	١٩	بَصِيرٌ بِحَالِي مُصْلِحًا مُتَقَبِّلَا
اے سننے والے خبر رکھنے تیرا علم کافی ہے جبکہ		تو میرے حال کو دیکھنے والا اور اصلاح کرنے اور قبول کرنیوالا ہے
فَيَا حَكَمٌ عَدْلٌ لَطِيفٌ بِخَلْقِهِ	٢٠	خَبِيرٌ بِمَا يَخْفَى وَمَا هُوَ مُجْتَلَا
اور اے فیصلہ کرنیوالے انصاف کرنیوالے اور اپنی مخلوق پر لطف و عنایت کرنیوالے		تو خبیر ہے تجھے ہر ظاہر و باطن کی خبر ہے
فَعِلْمُكَ قَصْدِي يَا حَلِيمُ وَعُمْدَتِي	٢١	وَأَنْتَ عَظِيمٌ عَظُمَ جُودُكَ قَدْ عَلَا
اے بردبار، حلیم تیرا علم ہی میرا مقصود و مدعا ہے		اور تو سب سے بڑا ہے تیرا جود و سخا سب سے بڑھکر ہے
غَفُورٌ وَسَتَّارٌ عَلَى كُلِّ مُذْنِبٍ	٢٢	شَكُورٌ عَلَى أَحْبَابِهِ وَمُوَصِّلَا
ہر خطاکار کے حق میں تو غفور (نہایت بخشنے والا) اور ستار (پردہ پوش) ہے		اور اپنے چاہنے والوں کے حق میں تو شکور (قدر دان) اور انکو قریب کرنیوالا ہے
عَلِيٌّ وَقَدْ أَعْلَى مَقَامَ حَبِيبِهِ	٢٣	كَبِيرٌ كَثِيرُ الْخَلْقِ وَالْجُودِ مُجْزِلَا
تو بلند ہے اور تو نے ہی اپنے حبیب کا مقام بلند کیا ہے		تو نہایت بڑا ہے تیری ذات نہایت فیض رساں اور سخاوت والی ہے
حَفِيظٌ فَلَا شَيْءٌ يَفُوتُ لِعِلْمِهِ	٢٤	مُقِيتٌ نَقِيبُ الْخَلْقِ أَعْلَى وَأَسْفَلَا
تو نہایت حفاظت کرنیوالا ہے اسلئے کوئی چیز تیرے علم سے خارج نہیں		تو جلال اور طاقتور ہے تمام اعلیٰ و ادنیٰ مخلوق کا نقیب و نگراں ہے
فَعِلْمُكَ حَسْبِي يَا حَسِيبُ تَوَلَّنِي	٢٥	وَأَنْتَ جَلِيلٌ كُنْ لِغَمِّي مُنْكِلَا
اے حسیب (حساب لینے والے) تیرا علم میرے لئے بس ہے		تو ہی میرا والی بن جا اور تو جلیل القدر ہے بس تو ہی میرا غمگسار ہے

	نمبر	
اِلٰهِي كَرِيمٌ اَنْتَ فَاكْرِمْ مَوَاهِبِي	۲۶	وَكُنْ لِعَدُوِّي يَا رَقِيبُ مُجَدِّلَا
میرے خدا! تو کریم ہے اپنے عطایائے کرم سے مجھے نواز		اور اے رقیب (نگہبان) میرے دشمن کو مغلوب کر
دَعَوْتُكَ يَا مَوْلَا مُجِيبًا لِمَنْ دَعَى	۲۷	قَدِيمُ الْعَطَايَا وَاسِعُ الْجُودِ فِي الْمَلَا
اے آقا میں نے تجھے پکارا ہے (اور) تو ہر پکارنے والے کا جواب دیتا ہے		تو ازل کا داتا ہے تو کونین میں نہایت سخی ہے
اِلٰهِي حَكِيمٌ اَنْتَ فَاحْكِمْ مُشَاهِدِي	۲۸	فَوُدُّكَ عِنْدِي يَا وَدُودُ تَنَزَّلَا
میرے خدا تو حکمت والا ہے میرے مشاہدہ کو محکم بنا		کہ اے ودود (محبت والے) تیری محبت میرے دل میں اتر چکی ہے
مَجِيدٌ فَهَبْ لِي الْمَجْدَ وَالسَّعْدَ وَالْوَلَا	۲۹	وَيَا بَاعِثُ ابْعَثْ نَصْرَ جَيْشِي مُهَرْوِلَا
تو مجید (بزرگ) ہے (لہذا) مجھے بزرگی اور سعادت اور محبت سے سرفراز فرما		اور اے باعث! میرے لشکر کے آگے فتح و نصرت بھیج دے
شَهِيدٌ عَلَى الْاَشْيَاءِ طَيِّبْ مَشَاهِدِي	۳۰	وَحَقِّقْ لِي حَقَّ الْمَوَارِدِ مَنْهَلَا
تو تمام کائنات کا دانا بینا ہے میرے بھی مشاہدہ کو پاک صاف کر دے		اور حقیقت کے چشمے کے کنارے لگا دے
اِلٰهِي وَكِيلٌ اَنْتَ فَاقْضِ حَوَائِجِي	۳۱	وَيَكْفِي اِذَا كَانَ الْقَوِيُّ مُوَكَّلَا
الٰہی تو کارساز ہے تو ہی میری حاجتوں کو پورا کر		اور جب کوئی غالب آ رہا ہو تو تو ہی میرے لئے کافی ہے
مَتِينٌ فَمَتِّنْ ضُعْفَ حَوْلِي وَقُوَّتِي	۳۲	اَغِثْ يَا وَلِيُّ عَبْدًا دَعَاكَ تَبَتُّلَا
تو متین (طاقتور) ہے میرے حول اور قوت کی کمزوری کو قوی بنا دے		اور اے ولی میری فریاد کو پہنچ کہ تیرا بندہ سب سے مایوس منقطع ہو کر تجھے پکارا ہے

حل لغات ۲۳ - مقام - جگہ - حبیب - محبوب
بھلائی - جود - بخشش - سخاوت

حمدتک یا مولا حمیدا موحدا	۳۳	ومحصی ازلات الوری ومعدلا
میں اے مولا تیری حمد و ثنا کی تجھے حمید و موحد قابلِ تعریف دیکھا		خلق کی لغزشوں کو شمار کرنیوالا اور عدل کرنیوالا
الٰہی فمبدی الفتح لی انت الہدی	۳۴	معید لما فی الکون ان باد او خلا
الٰہی تو ہی میری نصرت و ہدایت کا ظاہر کرنیوالا ہے		تو ہی کائنات کی تمام موجودات کو خواہ ظاہر ہوں یا باطن انہیں لوٹانے والا
سئلتک یا محی حیوۃ ہنیئۃ	۳۵	امت یا ممیت اعداء دینی مجللا
اے جلانے والے! میں تجھ سے خوشگوار زندگی کا طالب ہوں		اے مارنے والے میرے اعدائے دین کو جلد فنا کردے
ویا حی احی میت قلبی بذکرک	۳۶	القدیم فلن قیوم سوی موصلا
اور اے حی (زندہ) اپنے ذکر قدیم سے میرے دل کو زندہ کردے		اور میری قلبی حالت کو قوی بنادے اور قرب عطا کر
ویا واجد الانوار اجد مسرتی	۳۷	ویا ماجد الانوار کن لی معولا
اور اے حامل انوار میری مسرتوں کو تازہ کردے		اور اے معظم انوار تو میرا سہارا بن جا
ویا واحد ما ثم الا وجودہ	۳۸	ویا صمد قام الوجود بہ علا
اور اے احد یکتا، تیرے ماسوا کسی کا وجود نہیں		اور اے بے نیاز تجھی سے وجود کا قیام اور اسکی سربلندی ہے
ویا قادر ذا البطش اہلک عدونا	۳۹	ومقتدر قدر لحسادنا البلا
اور اے قدرت و گرفت والے ہمارے دشمنوں کو ہلاک کر		اور اے مقتدر حاسدوں کیلئے بلا کو مقدر کردے

وَقَدِّ السِّرَّ يَا مُقَدِّمُ عَارِفِي	۴۰	مِنَ الضُّرِّ فَضْلًا يَا مُؤَخِّرُ ذَا الْعُلَا
اور اے مقدم میرے باطن کو سب سے آگے کر دے		اور آے موخر بلند مرتبت والے اپنے فضل سے مجھے تکلیف سے نجات دے
وَيَا سَابِقَ الْخَيْرَاتِ أَوَّلَ أَوَّلَا	۴۱	وَيَا آخِرُ اخْتِمْ لِي أَمُوتُ مُهَلِّلَا
اور نیکیوں کے سبقت کرنے والے مجھے سب سے پیش پیش کر دے		اور آے آخر اے میرا خاتمہ اسطرح کر کہ میں تیری تسبیح و تہلیل کرتے ہوئے مروں
وَيَا ظَاهِرُ أَظْهِرْ لِي مَعَارِفَكَ الَّتِي	۴۲	بِبَاطِنِ غَيْبِ الْغَيْبِ يَا بَاطِنًا وَلَا
اور آے ظاہر مجھ پر اپنے اسرار و معارف کھول دے		جو آے باطن ا پردۂ غیب اور انتہائی بطون میں پوشیدہ ہیں
وَيَا وَالِيَ أَوَّلْ أَمْرَنَا كُلَّ نَاصِحٍ	۴۳	وَيَا مُتَعَالِ أَرْشِدْ وَأَصْلِحْ لَهُ الْوِلَا
اور آے والی ہمارا اعمل ہر ناصح کیلئے قابل قبول بنا دے		اور آے متعال (بلند مرتبہ والے) اسکو نیکوکار کر دے اور اسکی محبت استوار فرما
وَيَا بَرُّ يَا رَبَّ الْبَرَايَا وَالْعَطَا	۴۴	وَيَا تَوَّابُ تُبْ وَتَقَبَّلَا
اور آے بر (نیک) اے رب کائنات اور اے داتا		اور آے توبہ کو قبول کرنے والے ہماری توبہ قبول فرما
وَيَا مُنْتَقِمُ مِنْ ظَالِمِي نُفُوسِهِمْ	۴۵	كَذَالِكَ عَفُوٌّ أَنْتَ فَاعْفُ تَفَضُّلَا
جو اچھے نفوس پر ظلم کرتے ہیں ان سے بدلہ لینے والا ہے		اس طرح تو سراپا عفو ہے پس ہم پر فضل و احسان فرما
عَطُوفٌ رَءُوفٌ بِالْعِبَادِ وَمُسْعِفٌ	۴۶	لِمَنْ قَدْ دَعَا يَا مَالِكَ الْمُلْكِ مُعْقِلَا
بندوں کے حق میں تو مہربان اور رحم دل ہے		اور تجھے مجھ کو مالک الملک پکارا اسکی فریاد کو بھی سننے والا ہے

فَالْبِسْ لَنَا یَاذَا الْجَلَالِ جَلَالَۃً	۴۷	فَجُوْدُکَ وَالْاِکْرَامُ مَازَالَ مُھْطِلَا
اے ذوالجلال ہمیں خلعت عظمت پہنا		کہ تیرا (ابر) کرم لگاتار برسنے والا ہے
وَیَا مُقْسِطُ ثَبِّتْ عَلَی الْحَقِّ مُھْجَتِیْ	۴۸	وَیَا جَامِعُ اجْمَعْ لِیْ کَمَالَاتِ فِی الْمَلَا
اور مقسط (عدل کرنیوالے) میرے دل کو حق و صداقت پر ثابت قدم رکھ		اور اے جامع مجید مجھ میں ساری دنیا کے کمالات جمع فرما دے
اِلٰھِیْ غَنِیٌّ اَنْتَ فَاذْھَبْ لِفَاقَتِیْ	۴۹	وَمُغْنِ فَاَغْنِ فَقْرَ نَفْسِیْ لِمَنْ خَلَا
الٰہی تو غنی ہے پس میری گرسنگی اور فاقہ کو دور کر		اور تو غنی کرنے والا میرے نفس کے افلاس کو غنا سے بدل دے
وَیَا مَانِعُ مَنِّعْنِیْ مِنَ الذَّنْبِ وَاشْفِنِیْ	۵۰	مِنَ السُّوْءِ مِمَّا قَدْ جَنَیْتُ تَعَمُّلَا
اور اے روکنے والے مجھے گناہ سے باز رکھ		اور پاک کر مجھے برائی سے جس کا میں نے ارتکاب کیا ہے
وَیَا ضَارُّ کُنْ لِلْحَاسِدِیْنَ مُوَجَّھًا	۵۱	وَیَا نَافِعُ انْفَعْنِیْ بِرُوْحٍ مُحَصِّلَا
اور اے ضرر پہنچانے والے حاسدوں کیلئے ضار بن جا		اور اے نفع دینے والے مجھے اپنی مہربانی سے نفع حاصل کرنیوالا بنا
وَیَا نُوْرُ اَنْتَ النُّوْرُ فِیْ کُلِّ مَا بَدَا	۵۲	فَیَا ھَادِ کُنْ لِلنُّوْرِ فِی الْقَلْبِ مُشْعِلَا
اور اے نور تمام موجودات میں تیرے ہی نور کا ظہور ہے		اے ہدایت دینے والے اپنے مشعل نور سے میرے دل کو منور کر دے
بَدِیْعَ الْبَرَایَا اَرْجُوْا مِنْ فَیْضِ لُطْفِہٖ	۵۳	وَلَمْ یَبْقَ اِلَّا اَنْتَ بَاقٍ لَہُ الْوَلَا
اے مخلوق کے پیدا کرنیوالے تیرے الطاف و کرم کا امیدوار ہوں		تیرے سوا کوئی باقی رہنے والا نہ رہیگا پس تو ہی صاحب اختیار ہے

وَيَا وَارِثُ اجْعَلْنِي لِعِلْمِكَ وَارِثًا	٥٤	وَرُشْدًا أَنِلْنِي يَا رَشِيدُ تَحَمُّلَا
اور اے وارث مجھے تیرے علم کا ورثہ عطا کر		اور اے رشید مجھے رشد وہدایت سے سرفراز فرما
صَبُورٌ وَسَتَّارٌ فَوَفِّقْ عَزِيمَتِي	٥٥	عَلَى الصَّبْرِ وَاجْعَلْ لِي اخْتِيَارًا مُزَمَّلَا
تو نہایت صبر وتحمل والا عیبوں کو ڈھانکنے والا ہے		پس میرے ارادوں کو توفیق صبر دے اور مجھے پورا صاحب اختیار کر دے
بِأَسْمَائِكَ الْحُسْنَى دَعَوْتُكَ سَيِّدِي	٥٦	وَآيَاتِكَ الْعُظْمَى ابْتَهَلْتُ تَوَسُّلَا
میرے آقا تیرے اسماء حسنیٰ کا وسیلہ لیکر میں نے تجھے پکارا ہے		اور تیرے آیات عظمیٰ کا وسیلہ لے کر میں نے تجھ سے مناجات کی ہے
فَأَسْئَلُكَ اللّٰهُمَّ رَبِّي بِفَضْلِهَا	٥٧	فَهَيِّئْ لَنَا مِنْكَ الْكَمَالَ مُكَمَّلَا
بس اے بار الہا ان کے برکات سے		پورے پورے کمالات میرے لئے مہیا کر دے
وَقَابِلْ رَجَائِي بِالرِّضَا عَنْكَ وَاكْفِنِي	٥٨	صُرُوفَ زَمَانٍ صِرْتُ فِيهِ مُحَوَّلَا
اور میری تمناؤں کو اپنی رضا سے پورا اور میرا سہارا بن جا		کہ میں گردش زمانہ سے سرگرداں ہوں
أَغِثْ وَاشْفِنِي مِنْ دَاءِ نَفْسِي وَاهْدِنِي	٥٩	إِلَى الْخَيْرِ وَاصْلِحْ مَا بِعَقْلِي تَخَلَّلَا
میری فریاد کو پہنچ مجھے اپنے نفس کی بیماری سے شفا دے اور مجھے ہدایت		نیکی کی اور میری عقل میں جو فتور پیدا ہو چلا ہے اسکی اصلاح فرما
إِلٰهِي فَارْحَمْ وَالِدَيَّ وَإِخْوَتِي	٦٠	وَمَنْ هٰذِهِ الْأَسْمَاءَ يَدْعُو مُرَتِّلَا
الٰہی میرے والدین اور برادری پر رحم فرما		اور اس پر بھی اپنا فضل کر جو ان اسماء کیساتھ رہ رہ کر تجھے پکارے

وَصَلِّ عَلٰی جَدِّیْ الْحَبِیْبِ مُحَمَّدٍ	۶۱	بِاَحْلٰی سَلَامٍ فِی الْوُجُوْدِ وَاَکْمَلَا
اور درود بھیج میرے دادا محمد مصطفےٰ پر جو تیرے حبیب ہیں		ایسے سلام کے ساتھ جو تمام کائنات کے سلاموں سے شیریں اکمل ہو
مَعَ الْاٰلِ وَالْاَصْحَابِ جَمْعًا مُؤَبَّدًا	۶۲	وَبَعْدُ فَحَمْدًا لِلّٰهِ خَتْمًا وَّاَوَّلَا
تمام آل اور اصحاب کے ساتھ ہمیشہ		ازاں بعد اول و آخر تیری ہی تعریف ہے

(فتوحات ربانیہ)

۵۹

حل لغات۔ اغث۔ فریاد کو پہنچ۔ استغاثہ فریاد کرنا۔ غوث۔ غیاث۔ فریادرس داء۔ بیماری۔ دواء۔ درمان دارو علاج اختلال۔ دماغ میں فتور پیدا ہونا۔

۶۰

حل لغات۔ ترتیل۔ ٹھیر ٹھیر کر پڑھنا۔ ورتل القرآن ترتیلا۔ حکم رب ہے طوطا مینا کی طرح پڑھنا بھی کوئی پڑھنا ہے۔ ٹھیر ٹھیر کر پڑھو۔ مطلب و معنیٰ کا خیال بھی کرتے جاؤ۔ مخارج کو پوری طرح ادا کرو۔ دعا میں بھی سکون سے کام لو۔

۶۱

حل لغات۔ حلو۔ شیریں۔ احلی۔ زیادہ شیریں
المؤمن حلو یحب الحلوی۔
حمد۔ تعریف۔ محمد و محمود سراپا ہوا۔ وفی العربی
محمود و هذا محمّدٌ۔

قصیدہ ثانی

یہ قصیدہ دعائیہ ہے اور بہجۃ الاسرار سے منقول ہے نصرت علی الاعداء کیلئے اسکا ورد مفید ہوگا۔

مصرع اول	نمبر	مصرع ثانی
سَأَلْتُكَ يَا جَبَّارُ يَا سَامِعُ النِّدَآءِ	۱	وَيَا حَاكِمُ احْكُمْ فِي الَّذِي قَدْ تَجَبَّرَا
اے جبر والے اور فریاد کو سننے والے میں نے تجھ سے استدعا درخواست		کی ہے اے احکم الحاکمین اسکے حق میں حکم فرما دے جو جبر و تکبر ہو چکا ہے
فَأَنْتَ الَّذِي تُرْجَى لِدَفْعِ مَضَرَّتِي	۲	وَأَنْتَ مُغِيثُ دَعَاكَ مِنَ الْوَرَى
تجھ ہی سے میرے رفع نقصان کی امید ہے		اور تو ہی ہر داد خواہ کا فریاد رس ہے
سَأَلْتُكَ بِالْاِسْمِ الْعَظِيمِ فَمَنْ بَغَى	۳	عَلَيَّ امْتَحِنْهُ بِالْعَمَاءِ فَلَا يَرَى
میں نے تیرے اسم اعظم کا وسیلہ لیکر درخواست کی ہے		پس جو میرے خلاف سرکشی کرے اسکو نابینائی کیساتھ آزما کہ وہ نہ دیکھے
أَجِبْ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ يَشْكُو مُصِيبَتَهُ	۴	كَسِيرُ الْجَنَاحِ لَا نَصِيرَ لَهُ يُرَى
مظلوم کی دعا قبول فرما کہ وہ مصیبت کا شکوہ کر رہا ہے		کہ بازو شکستہ ہو چکے ہیں اور اسکا کوئی مددگار معاون نظر نہیں آتا
فَإِنْ لَمْ يَقَعْ غَيْثٌ فَمَا وَجْهُ حِيلَتِي	۵	وَأَيْنَ الْفِرَارُ مِنْ عَدُوٍّ تَجَوَّرَا
تو فریاد رس نہ ہو تو پھر بچاؤ کی کوئی صورت نہیں		میرے لئے پھر کوئی تدبیر نہیں اور نہ ہی ظالم دشمن سے مفر کی کوئی صورت ہو سکتی ہے
فَيَا عَالِمَ النَّجْوَى وَيَا سَامِعَ النِّدَاءِ		وَيَا مُسْتَغَاثُ اَهْلِكَنْ مَنْ تَجَبَّرَا
اے سرگوشیوں کے جاننے والے میری چیخ و پکار کے سننے والے		اور اے فریاد رس ظالم کو ہلاک کر دے

وكلّ مصابٍ يُستغاث بمثله	۷	وإنّي لم أشكُ لغيرك ماجرى
ہر مصیبت کا مارا اپنے جیسے سے فریاد کرتا ہے		اور میں اپنی آپ بیتی کا تیرے سوا کسی سے شکوہ نہیں کرتا
فكيف يُخيّب من بقلبه قد دعا	۸	وأمرك في القرآن يُتلى على الورى
جس نے اپنے صمیم قلب سے دعا کی بھلا کہیں وہ نامراد ہوتا ہے		اور پھر جبکہ تیرا ارشاد قرآن میں پڑھا جاتا ہے
فأنت المغيث والنصير على العدى	۹	وقولك حقٌ لاختلال ولا امترا
تو ہی فریاد رس اور دشمن پر فتح دینے والا ہے		تیرا ارشاد درست ہے اسمیں کوئی شک ہے نہ شبہ
بطٰه مع الفرقان والبقر قبلها	۱۰	وسبّح مع الأنفال مع سورة البرا
بواسطہ سورہ طٰہٰ و فرقان و بقر جو اسکے پہلے ہے		اور بوسیلہ سبح اسم و سورہ انفال ساتھ سورہ برات کے
ويٰسين مع حٰم كلّ مع النساء	۱۱	وبالأنبياء المرسلين ومن قرا
اور بواسطہ سورہ یٰسین بہ ہمراہ حٰم و سورۂ نساء		اور بوسیلہ جمیع انبیاء و رسل اور بواسطہ ہر قاری قرآن کے

از بہجۃ الاسرار صفحہ ۲۲۰

قصیدہ ثالث

یہ بھی دعائیہ قصیدہ ہے نیل مطالب کیلئے اس کا ورد انشاء اللہ تیر بہدف ثابت ہوگا اس کا فارسی ترجمہ حضرت جامی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے اسلئے میں نے اردو ترجمہ غیر ضروری تصور کر کے فارسی ترجمہ کی نقل پر اکتفا کیا اور سچ پوچھیے تو اس سے بہتر ترجمہ بھی ناممکن تھا۔

مصرع اول		مصرع ثانی
یَا رَبِّ اَظْفِرْنِیْ بِنَیْلِ مَطَالِبِیْ	١	مِنْ فَیْضِ جُوْدِكَ اَرْحَمَ الرُّحَمَاءِ
خداوندا ظفر دہ از عنایت ٭ باحصال مطالب من ز رحمت		ز فیض بخشش انعام و احسان ٭ بدی خود ارحم الرحما سبحان
وَاَظْهِرْنِیْ جُوْدَ الْوُجُوْدِ مُسَلَّطًا	٢	عِلْمًا وَحِکَمًا مِّنْ عَظِیْمِ عَطَاءِ
بکن ظاہر ز بخشش ہا و اکرام ٭ تو چشتی دہ وجودم از انعام		مسلط کن من از علم و حکمت ٭ عظیم است این عنایت باز رحمت
وَاَلْبِسْنِیْ لُبْسَ الْکَمَالِ تَقَدُّمًا	٣	مِنْ سِرِّكَ الْمَخْزُوْنِ یَا مَوْلَائِیْ
لباس از کمالاتم بپوشاں ٭ باوصاف تقدس پاک پاکاں		ز سر غیب اسرار حقیقت ٭ توائے مولائے باخلاق قدرت
وَاکْشِفْنِیْ اَنْوَارَ الْخَلَائِقِ جُمْلَةً	۴	اَکْوَانِ حَتّٰی لَا اَرٰی بِغِطَائِیْ
کشا بر من با نوار حقائق ٭ تمامی راز اسرار دقائق		تما حلہ حقیقت ہا اکواں ٭ نہ بینم تا حجاب خود بہ امکاں
وَاکْحُلْ بِاِثْمِدِ لِلشُّهُوْدِ بَصِیْرَتِیْ	۵	فَجَمَالُ وَجْهِكَ مُنْیَتِیْ وَمُنَائِیْ
کحلات شہود آرب عزت ٭ بکن روشن مرا چشم بصیرت		جمال روئے خوبت از رویم ٭ کمال از آرزو و جستجویم

حل لغات: اظفر - فتح و نصرت عطا فرما۔ ظفر - حاصل کرنا۔ نیل - نال - بخشش۔ عطا -

حل لغات: البس - پہنا۔ لباس - جامہ۔ مخزون - پوشیدہ۔

حل لغات: اکشف - کھول دے۔ آکوان - عالم۔ غطاء - پردہ - حجاب۔

حل لغات: اثمد - سرمہ۔ منا - آرزو۔

حل لغات ٦: تشخص کرنا۔ یقین کرنا۔ اشخص۔ معین کر دے۔ رقم کرنا۔ لکھنا۔ مرقوم۔ لکھا ہوا۔ آن۔ وقت۔ لمحہ

حل لغات ٧: حی۔ زندہ۔ زندگی۔ قیوم۔ قائم بالذات۔ مهجة۔ قلب

حل لغات ٩: صل۔ درود بھیج۔ صلوٰة۔ درود۔ مختار۔ اختیار والا۔ صاحب اختیار۔ چن لیا ہوا۔ مصطفیٰ۔ مجتبیٰ۔ بعث۔ اٹھا۔ بعثت۔ بھیجا۔ مبعوث۔ بھیجا ہوا۔ فرقان۔ حق و باطل میں فرق کرنے والی کتاب (قرآن مجید)

وَاشْخَصْنِیْ اَنْوَارَ الْعُلُوْمِ اَدّٰی بِهَا	٦	مَرْقُوْمَةَ الْاَشْیَاءِ فِیْ اٰنَاءِ
زانوار علوم کن معین بہ کہ تا بینم از احوال روشن		تمامی ہنگرم مرقوم و مقسوم بہ زاشیاء جملہ ایں در آن علوم
یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ اَحْیِ مُهْجَتِیْ	٧	مِنْ نُوْرِ ذَاتِكَ یَا سَمِیْعَ دُعَائِیْ
بکن اے حی قیوم از عنایت بہ دلم از زندہ از فیض کرامت		بہ نور پاک ذات از قرب قربت توئی شنواد عایم واز رحمت
یَا ذَا الْجَلَالِ وَذَا الْجَمَالِ وَذَا الْعُلٰی	٨	یَا کَامِلَ اَوْصَافِ وَالْاَسْمَاءِ
کہ یا ذو العلاء ذو الجلال بہ قدیر و کارساز ذو الجمال		واے کامل با وصافِ کمالات بہ واے اکمل ہر اسماء حسنات
صَلِّ عَلَی الْمُخْتَارِ خَیْرِ عِبَادِكَ	٩	اَلْمَبْعُوْثِ بِالْفُرْقَانِ فِی الدُّنْیَا
درود و رحمت حق بادبیار بہ بہ آں خیر البریہ شاہ مختار		کہ او مبعوث با قرآن و فرقان بہ کریم و شافع و خیر البرایات

ولہ

یہ قصیدہ بھی قالا مُدالحِ اسرسے ماخوذ ہے اس قصیدہ میں حضور نے اپنی جلالت شان کا اظہار بامتثال امر الٰہی " وَ اَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ " فرمایا ہے۔

طرز کلام شاید ہی عالم کیف و سرور میں یہ اشعار زبان فیض ترجمان سے نکلے ہیں اسلئے پڑھ جتنے والے پر بھی بیخودی اور کیف و سرور کا عالم طاری ہو جاتا ہے ؎ ساقی ترا مستی سے کیا حال ہوا ہوگا ؛ جب تو نے یہ مے لیکر شیشے میں بھری ہوگی۔

رُفِعَتْ عَلٰی اَعْلَی الْوَرٰی اَعْلَامُنَا	١	لَمَّا بَلَغْنَا فِی الْغَرَامِ مَرَامَنَا
ہمارے پرچم کائنات کی انتہائی بلندی پر اونچے گئے		جب راہ محبت میں ہم نے اپنی منزل مقصود پائی

حل لغات ١: رفع۔ بلند کیا گیا۔ اٹھایا گیا۔ رفع۔ بلند کیا۔ اٹھایا (العمل الصالح یرفعہ اللّٰہ) نیک عمل کو خدا باری تعالیٰ اٹھا لیتے ہیں) وریٰ۔ مخلوق۔ معانی ترجمہ "کائنات" کیا ہے۔ اعلام علم کی جمع۔ معنی نشان پرچم۔ بلغ پہونچا۔ مبلغ۔ [illegible] ما علینا الا البلاغ۔ ہمارا کام صرف پہونچا دینا ہے۔ غرام۔ عشق۔ محبت۔ شیفتگی۔ مرام۔ مقصود۔ مطلوب۔ نیل مرام۔ مقصد پانا

تشریح: اس شعر میں حضور نے اپنے علوم رتبت کا اظہار فرمایا ہے اور اس کی وجہ بھی بیان کر دی کہ [illegible]

[illegible]

نحن الملوک علی سلاطین الملا	۲	والکائنات ومن بہا خدامنا
ہم روئے زمین کے بادشاہوں کے بادشاہ ہیں		اور کائنات جو کچھ اس میں ہے وہ سب ہمارے خادمین ہیں
فبذلنا للحب نلنا عزۃ	۳	وعلی الرؤس نقلت اقدامنا
ہم نے رسوائے عشق ہوکر عزت حاصل کی		اور ہمارے قدم سب کے سروں پہ ہو گئے
فجمالنا ملا الوجود وحالنا	۴	لا یستطاق ولا یفل حسامنا
ہمارا حسن کل موجودات پہ چھا گیا اور ہمارا حال وہ حال جسکہ		جسکی کوئی تاب نہیں لاسکتا اور نہ ہماری تلوار کبھی کند ہوئی
ضربت طبول العز فی ساحاتنا	۵	وعلی السماء شی فابدت خیامنا
عزت کے ڈھول ہمارے صحن میں بجے		اور آسمان شرف پر ہمارے ہی خیمے تانے گئے
ولاجلنا وجد الزمان وکونہ	۶	والدھر عبد والزمان غلامنا
زمانہ ہم سے ہے قیام زمانہ ہم سے ہے		زمانہ ہمارا بندہ ہے اور زمانہ ہمارا غلام ہے
انا وان اخر الزمان فاننا	۷	فقنا الذین فقد مواقدامنا
گویا باعتبار زمانہ ہم سب سے آخر ہیں		مگر ان سب سے سابق و فائق ہیں جو ہم سے پہلے گذرے
فبقربنا من قاب قوسین لقد	۸	رشقت قلوب المنکرین سہامنا
قاب قوسین سے تقرب کے باعث		ہمارے حاسدوں کے دل چھلنی ہو گئے

وَلَنَا الوَلَايَةُ مِن اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ	٩	وَاَمَامُنَا المَهْدِىّ فَهُوَ خِتَامُنَا
الست بربکم سے ہماری ولایت کی ابتدا ہوتی ہے		اور ہمارے امام مہدی ہیں اور وہی ہمارے خاتم ہیں
ثُمَّ الصَّلَاةُ عَلَى النَّبِىِّ مُحَمَّدٍ	١٠	وَالْاٰلِ وَالْاَصْحَابِ ثُمَّ صِحَابِنَا
پھر درود ہو رسول اکرم محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر		اور آپکی آل اور آپکے اصحاب پر اور پھر ہمارے اصحاب پر

وَلَهٗ

يَا دَارَ اَسْمَاءَ بَانَتْ عَنْكَ اَسْمَاءُ	١	وَاَصْبَحَتْ بَعْدَ ذَالِكَ الْاُنْسِ قَفْرَاءَ
اے اسماء کے قیام گاہ! اسماء تجھ سے جدا ہو گئی		اور تیری قیامگاہ اس پرمحبت اجتماع کے بعد ویران اور چٹیل میدان بن کر رہ گئی
بَانَتْ فَلَا الْبَانُ مَهْزُوزٌ شَمَائِلُهٗ	٢	كَلَّا وَلَا الرَّوْضَةُ الْغَنَّاءُ غَنَّاءُ
اسماء جدا ہو گئی جسکے بعد سرو شمشاد کی حرکت میں بھی... [illegible]		بلکہ سرے سے وہ سر سبز و شاداب باغ ہی نہیں رہا

وَلَهٗ

اِذَا كَانَ مِنَّا سَيِّدٌ فِىْ عَشِيْرَةٍ		عَلَاهَا وَاِنْ ضَاقَ الْخِنَاقُ حَمَلَهَا
ہمارا سردار کسی قبیلہ یا کنبہ میں ہو تو		اس قبیلہ اور کنبہ پر غالب رہیگا اگر کوئی مصیبت تنگ حال کرے تو اسکی حمایت کریگا

وما اختبرت الا واصبح شيخها	٢	وما افتخرت الا وكان فتاها
اور وہ قبیلہ آزمائش میں پورا اترے گا جبکہ سامنا سکا قائد ہوگا		اور یہ بھی آیہ صد افتخار ہوگا جبکہ نسل میں یہ جوانمرد موجود ہو
وماضربت بالابرقين خيامنا	٣	فاصبح ماوى الطالبين سواها
کوہ ابرقان مقام کا نام ہیں ہمارے خیمے جب تک نصب رہیں گے		تمام رہ نوردو طالبان حق اسی طرف کا قصد کریں گے

ولہ
(قلائد الجواہر)

كفاك ربك كم يكفيك واكفة	١	كفاك فهاكمين كاف من كلكا
بس است پروردگار حفاظت کنندہ از دوئے حادثہ		کہ خورشید لا کا مانند کسی است کہ باشد از ضیاء
تكركرا كر الكر فى كبد	٢	تحكى مشكشكة كلت لك الكلكا
می پیچد بہ پیچیدنی مانند پیچیدنی ریسمان در جگر		برمی کشد کارد تیز را مانند تیرے کہ از قضا نیچہ می زند
كفاك مابى كفاك الكاف كربته		يا كوكبا كان تحكى كوكب الفلكا
بس است آنچہ نزد من بس است مرا از دارند زاعنہ جگر		اے ستارہ دل من کہ ہستی در مشابہت با ستارہ آسمان در روشنی

(فیوضات ربانیہ)

وله

ومذ عنك غبنا ذلك العام أننا	۱	وردنا على بحر وساحله مغنى
اور تجھ سے جدا ہو کر ہم اس سال		ایک سمندر کے کنارے پہنچے جسکا ساحل ہماری قیامگاہ ہے
وشمس على المغنى مطالع نورها	۲	مغاربها فينا ومطلعها منّا
اور ایک سورج اس ساحلی منزل پر ضیا پاشی کر رہا ہے		اس آفتاب کا طلوع اور غروب ہمارے ہی علاقہ میں ہوتا ہے
ومسّت يدانا جوهراً منه كيّت	۳	لطائفها حتى صفت فتجوهرنا
اور اس دریا سے ہمارے ہاتھ ایک موتی لگا		سورج کی شعاعیں ترکیب پاکر اس چکدار موتی کی شکل میں ظاہر ہوئیں
وما البحر والمغنى وما الشمس قل لنا	۴	وما جوهر البحر الذى عبرنا
بتاؤ یہ کونسی دریا ہے اور کونسا ساحلی مقام ہے اور کونسا آفتاب		اور اس دریا کا جس سے ہم پار اترے کونسا جوہر ہے
فقل بلسان الغيب لا باشارة	۵	اقمنا به او غبنا عنه او ادلجنا
اشارہ سے کام نہ چلے گا لسان غیب سے کہو		کہ وہ کونسا دریا تھا جہاں ہم ٹھیرے جہاں رات میں نکل کر نظر غائب ہوگئے
فلما اقمنا مال ربع قلوبنا	۶	جديرا على مر الزمان وقد شبنا
جب ہم وہاں ٹھیرے تو ہمارے دلوں کو سرسبزی و شادابی		مناسب رفتار زمانہ ہوئی اور ہم نے خوب عیش کیا

مصرعِ اول	نمبر	مصرعِ دوم
وَاِنْ تَحْسَنَ اِدْلَاجُنَا فَمَا لِرَكَابِنَا	۷	يَضِيقُ بِنَا وَسْعًا وَعَنْهُ فَمَاضِقْنَا
اور اگر ہم وہاں سے رات کو جانا چاہتے ہیں تو تعجب کی بات یہ ہیکہ		ہماری سواریاں ہمیں وہاں سے لیجانا پسند نہیں کرتی حالانکہ ہمکو کبھی ناپسند نہیں کیا
تَرَكْنَا بِحَارَ الزَّاخِرَاتِ وَرَاءَنَا	۸	فَمِنْ اَيْنَ يَدْرِي النَّاسُ اَيْنَ تَوَجَّهْنَا
موجزن دریاؤں کو ہم نے اپنے پیچھے چھوڑا		اب لوگوں کو کیا معلوم کہ ہم کہاں متوجہ ہوئے
وَثَمَّ حَدِيثٌ جَلَّ كُنْهُ صِفَاتِهِ	۹	عَنِ الْوَصْفِ مَا فَهْمًا يُذَاكُ وَلَا لَعِنَّا
اور وہاں ہمیں وہ چیز ملی جسکی تعریف نا ممکن ہے		اس کی حقیقت ہمارے فہم و ادراک سے بالا تر ہے
شَهِدْنَا جَمَالًا مَا تَجَلّٰى لِغَيْرِنَا	۱۰	تُلَاحِظُهُ اَرْوَاحُنَا عَنْهُ مَا حِدْنَا
ہم نے وہ جمال دیکھا جو کسی کو ہمارے سوا نظر نہیں آیا		ہماری ارواح اپنی یافت و شہود کی حد تک اسکا مشاہدہ کرتی ہے

قلائد الجواہر

قصیدہ (۹) ردیف الباء

قصیدہ ذیل حضور کا وہ مشہور آفاق قصیدہ ہے جسکی سند کئی کتابوں میں ملتی ہے قلائد الجواہر بہجۃ الاسرار۔ فتح المبین۔ فتوحات ربانیہ۔ انسان کامل (مولفہ حضرت سید عبدالکریم الجیلی وغیرہ)

اس قصیدہ پر شعرائے عرب و عجم نے تخمیس بھی کی ہے۔

اس قصیدہ کا منظوم فارسی ترجمہ حضرت ملا عبدالرحمٰن جامی قدس سرہ السامی نے فرمایا ہے اور حضرت ابوالمعالی قدس سرہٗ قطب لاہور نے شرح فرمائی ہے اور بشکل رباعیات اس کا ترجمہ فرمایا ہے۔ البتہ دسویں شعر کی شرح اور ترجمہ حضرت کی تصنیف منیف میں نہیں ہے دسویں شعر کی شرح میری ہے باقی اشعار کی شرح جو حضرت جامی نے فرمائی ہے من و عن نقل کر دی گئی ہے۔

تمہید شرح حضرت ابو العلائی رہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد از حمد و ثنا و صلوٰۃ و نعت قرائے ہی گوید ریزہ چین خوان عقیدت حضرت قادریہ ابو العلائیہ کہ این یازدہ ابیات مستودہ کہ ثنائے خاص سلطان الاولیاء است۔ ترجمہ و ساز و بالتفاتے وقت نوشتہ شد مرد من طالبان صادق و صادقان حاذق آنگہ چون وقت ایشان بفہوم این ابیات خوش گردد ما تبع مترجم را بدعا یاد آرند۔ ومن اللہ العنایۃ والتوفیق

حل لغات

صبابۃ۔ نعت العاشق۔ المنہل چشمہ مشروب۔ المستعذب۔ اسم مفعول از مستعذب و الاستعذاب۔ خوش آمدن آب و دیگر چیز ہا۔ الالذ اسم تفضیل از لذاذۃ واللذۃ۔ مزہ یافتن از باب سمع اشارہ الی ان اللذۃ مصدران معناہما مزہ یافتن والاطیب اسم تفضیل از طیبۃ والطیبۃ خوش شدن۔ [illegible]

مَا فِی الصَّبَابَةِ مَنْهَلٌ مُسْتَعْذَبُ	۱	اِلَّا وَلِیْ فِیْهِ الْاَلَذُّ الْاَطْیَبُ
عشق اندر نباشد چشمہ خوب ٭ بہ بسیری پاک و صاف و محبوب		گر باشد مرا لذات صافی ٭ خوشگوار بہاے وافی
اَوْ فِی الْوِصَالِ مَکَانَةٌ مَخْصُوْصَةٌ	۲	اِلَّا وَمَنْزِلَتِیْ اَعَزُّ وَاَقْرَبُ
نباشد وصال قرب قربت ٭ مکان خاص تر باعز و عظمت		گر باشد بہ آنہا یا فراز ٭ در آں با عز و قربت جا نماز
وَهَبَتْ لِیَ الْاَیَّامُ رَوْنَقَ صَفْوِهَا	۳	فَحَلَتْ مَنَاهِلُهَا وَطَابَ الْمَشْرَبُ
عطا گشتہ زبہر ما بایام ٭ ز رونق در صفا با خود با تمام		شدش روشن منابعہا شیریں ٭ شدش شرب لطیف و خوشگوارش
فَغَدَوْتُ مَخْطُوْبًا بِکُلِّ کَرِیْمَةٍ	۴	لَا یَهْتَدِیْ فِیْهَا اللَّبِیْبُ فَیَخْطُبُ
شدم بیدار مطلوب کرامات ٭ بہ تکمیل بندگی و خطابات		نیابد ہیچکس راہ دراں راز ٭ ز دانائے مخاطب با پا اعزاز
اَنَا مِنْ رِجَالٍ لَا یَخَافُ جَلِیْسُهُمْ	۵	رَیْبَ الزَّمَانِ وَلَا یَرٰی مَا یُرْهَبُ
ز مرد انم معزز و جاہے ٭ نہ ترسد ہمنشیں ہیچ گاہے		ز گردش ہائے دور زلیست و بالا ٭ نہ بیند ہیچ ترسانندہ
قَوْمٌ لَهُمْ فِیْ کُلِّ مَجْدٍ رُتْبَةٌ	۶	عُلْوِیَّةٌ وَبِکُلِّ جَیْشٍ مَوْکِبُ
بود قومے بہ تکمیل کراماتے ٭ کہ باشد بہتر ایش در اعلی درجاتے		مقام او بعلیات برتر ٭ و باشد مرکبے در ہر لشکر
اَنَا بُلْبُلُ الْاَفْرَاحِ اَمْلَاءُ دَوْحِهَا	۷	طَرَبًا وَفِی الْعَلْیَاءِ بَازٌ اَشْهَبُ
منم آں بلبل لسان رحمت ٭ کہ شاخش آمدہ بام ز فرحت		بہ علیات بام صد درجات ٭ بہ باز اشہبم مشہور علیات

[illegible] و خوشتر باشد۔ یعنی مقام من در محبت فوق مقامات اولیاء است۔

رباعی: ایام بکام ما سلام الایام [illegible]

مصراع اول	شماره	مصراع دوم
أَصْبَحَتْ جُيُوشُ الْحُبِّ تَحْتَ مَشِيئَتِي	۸	طَوْعًا وَمَهْمَا رُمْتُهَا لَا تَعْزُبُ
تمامی لشکر حب گشته روشن ÷ بقصد خود بزیر خواهش من		هر چند کردم دور از خویش ÷ نشد غائب باشد پیش پیش
مَا زِلْتُ أَرْتَعُ فِي مَيَادِينِ الرِّضَا	۹	حَتَّى وُهِبْتُ مَكَانَةً لَا تُوهَبُ
چرا گاهم بمیدان رضا بود ÷ رضائی من رضا آئینده بود		مقامم تا کرد بخشید او ز رحمت ÷ نشد مثلش پی دیگر عنایت
أَصْبَحْتُ لَا أَمَلًا وَلَا أُمْنِيَّةً	۱۰	أَرْجُو وَلَا مَوْعُودَةً أَتَرَقَّبُ
شدم بیدار دو و کامیابم ÷ بحق امید وار و خوش گوارم		نماند هیچ امیدم موجود ÷ شد امید بانم جمله موجود
أَضْحَى الزَّمَانُ كَحُلَّةٍ مَرْقُومَةٍ	۱۱	تَزْهُو وَنَحْنُ لَهَا الطِّرَازُ الْمُذْهَبُ
زمانه شدم از روشن به ترتیب ÷ چو آن حله که با نقش است		منم او را طراز زند نگار ÷ طراز جلوه افروز بی بهای
أَفَلَتْ شُمُوسُ الْأَوَّلِينَ وَشَمْسُنَا	۱۲	أَبَدًا عَلَى فَلَكِ الْعُلَى لَا تَغْرُبُ
فرو شد شموس اولین ما همیشه لیکن باند شمس فضیلت ما		درخشان بر فلک علا نخواهد فرو شد هیچ ساعت

وا حال به تفصیل [illegible]

در آن صورت تصرف و جمال اول نقطه [illegible]

[illegible] سابق معلوم می گردد

حل لغات

[illegible] از [illegible] جبه و اتصال

[illegible] از [illegible] [illegible]

[illegible] الملائکه [illegible]

خصوصیت در آن مقام [illegible]

[illegible]

حل لغات [illegible]

رباعی [illegible]

حل لغات [illegible]

رباعی [illegible]

[illegible]

حل لغات [illegible]

رباعی [illegible]

نظم [illegible]

حل لغات [illegible]

رباعی [illegible]

حل لغات [illegible]

خمسہ حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ

یہ خمسہ کلام حقانی در قول محبوب سبحانی ہے تو مصنف کتاب مذکور نے نمالباً اسکی کوئی قلمی نسخہ نقل کیا ہے کسی کتاب میں اسکا پتہ نہ چل سکا

یَا طَالِبِیْنَ وِصَالَنَا تَقَرَّبُوْا ۱ وَسِرَّنَا فِیْ کُلِّ شَیْئٍ فَتَرَقَّبُوْا

ہمارے وصال کے خواستگار آؤ ہمارا قرب حاصل کرو ۔ ہر شئے میں ہمارے اسرار کا پتہ چلاؤ

وَلِحُبِّنَا فِیْ حَانِنَا فَتَحَبَّبُوْا ۔ مَا فِی الصَّبَابَةِ مَنْهَلٌ مُسْتَعْذَبٌ

ہماری محبت اور آرزو ہو تو ہمارے میخانہ میں آؤ جام پر جام لگاؤ ۔ عشق و محبت کا کوئی بھی ایسا شیریں چشمہ نہیں ہے

الَّا وَلِیْ فِیْهِ الْاَلَذُّ الْاَطْیَبُ

جس میں میرے لئے لذیذ و خوشگوار ترین حصہ نہ ہو

اِنْ ثَمَّ فِیْ شَرَفِ الْمَعَالِیْ رُتْبَةٌ ۲ مَعْلُوْمَةٌ لِلْوَاصِلِیْنَ مُفِیْدَةٌ

عشق و محبت کا اگر کوئی بہتر سے بہتر مضمون ہے ۔ جو واصلین حق کے مفید مطلب ہو سکتا ہے

اَوْ فِیْ مِنَا اَهْلِ الْکَمَالِ سَرِیْرَةٌ ۔ اَوْ فِی الْوِصَالِ مَکَانَةٌ مَخْصُوْصَةٌ

یا کسی صاحب کمال کا عمدہ بیان ہے ۔ یا وصال الٰہی کا کوئی مخصوص مقام ہے

الَّا وَمَنْزِلَتِیْ اَعَزُّ وَاَقْرَبُ

تو یقین جانو میرا درجہ ان سب سے بلند اور سب سے نزدیک ہے

أَنَا قُطْبُ أَرْبَابِ الْكَمَالِ وَكُفُوهَا	۳	وَأَنَا الْمُفِيضُ عَلَى الْعَوَالِمِ عَرْفَهَا
میں ارباب کمال کا قطب ہوں اور انکے لیے ایک نمونہ ہوں		میں سارے عالم میں معرفت کی خوشبو پھیلانے والا ہوں
أَنَا عَيْنُ عَيْنِ الْعَيْنِ حَاوِي ظَرْفِهَا		وَهَيَّتْ لِي أَيَّامُ رَوْنَقِ صَفْوِهَا
میں فانی بخود باقی بحق ہو چکا ہوں اور مظہر شاہد حق ہوں		اس زمانہ کی خالص شے وصال مجھے عطا ہوئی

فَحَلَتْ مَنَاهِلُهَا وَطَابَ الْمَشْرَبُ

آب معرفت کے چشمے بھی شیریں ہو چکے ہیں انکا پانی بھی خوشگوار ہو چکا ہے

مِنِّي لِأَهْلِ الصِّدْقِ كُلُّ عَزِيمَةٍ	۴	مِنْ كَشْفِ أَسْرَارٍ وَوَهْبِ عَزِيمَةٍ
مخلص اور پاک اہل لوگوں کے لئے میری جانب سے پورا پورا اہتمام ہے		معرفت الٰہی کے اسرار ان پر کھولے جاتے ہیں اور انکے ارادوں کو استحکام بخشا جاتا ہے
وَلِكُلِّ بِي يَرْجُو وِصَالَ قَرِيبَةٍ		فَغَدَوْتُ مَخْطُوبًا بِكُلِّ كَرِيمَةٍ
ہر ایک میرے توسط سے وصال الٰہی کا طالب ہے		اسلئے ہر قسم کی بزرگی مجھ سے منسوب کیگئی ہے

لَا يَهْتَدِي فِيهَا اللَّبِيبُ فَيَخْطُبُ

جس میں صاحب بصیرت بھی راہ نہیں پاتے اور نہ کلام کر سکتے ہیں

أَنَا سِرُّ آلِ الْمُصْطَفَى لَوْ نَامُوسُهُمْ	۵	وَأَنَا لِجَمِيعِ الْأَوْلِيَاءِ رَئِيسُهُمْ
میں معارف وحقائق میں آل مصطفی اور اہلبیت اطہار کا راز دار ہوں		میں سلطان الاولیاء ہوں

وَاَنَا الصِفُ العارِفِین نَفیسھُم — اَنا مِن رجالٍ لایَخافُ جَلیسھُم

میں عارفین کا محبوب نظر ہوں — میرے ہم نشینوں کو نہ گردش

زَیبَ الزمانِ وَلایَریٰ مایُرھِبُ

زمانہ کا خوف اور نہ کسی خوفناک چیز کا اندیشہ

٦

اَنَا عَرشُ اَسماءِ الالٰہِ لَوحُھا — وَاَنَا الطُوفانُ المَعارِفِ نُوحُھا

میں اسمائے الٰہی کی بلند ترین کیفیات اپنے اندر محفوظ کئے ہوئے ہوں — حقائق و معارف کے سمندر میں زبردست جو خطرات پیش آتے ہیں ان سے حضرت نوح کی طرح بچاتا ہوں

اَنَا صاحِبُ الاَسرارِ مالِکُ رُوحِھا — اَنَا بُلبُلُ الاَفراحِ اَملاءُ دَوحِھا

میں حقائق و اسرار اور انکی روح سے پورا پورا واقف ہوں — میں گلشن معرفت کا بلبل ہوں قربت کے اس بہار و بستان کا جو اپنے نغمہ سرائیوں سے فضائے گلستان کو معمور کرتا ہے

طَرَباً وَفِی العَلیاءِ بازٌ اَشھَبُ

میں بازِ اشہب جیسا ہوں مقام بادشاہ کے ہاتھ پر ہوتا ہے اور جو بلا حرکت غیرے حقائق کا شکار کرتا ہے

٧

اَلحَقُّ اَرسَلَنی لِاَھلِ طَرِیقَتی — سُلطانُ اَھلِ الدِّینِ حامِی المِلَّۃِ

خدا نے مجھے اہل طریقت کی ہدایت کیلئے بھیجا ہے — میں اہل دین کا بادشاہ اور حامی ملت یعنی دین کا محافظ ہوں

وَلِیَ الاَیّامُ تَرقُبُ نَظرَتی — اَصبَحَت جُیُوشُ الحُبِّ تَحتَ مَشیَّتی

زمانہ میرے گرد گھوم رہا ہے اور میری نظر دیکھ رہا ہے — لشکر عشاق میری تحت مشیت ہے

حل لغات

منية - تمنا، سنية - روشن، مغنية - بے پرواہ کرنے والی چیز - امنية - آرزو - اترقب - میں امیدوار ہوں۔

طوعاً ومهما رمتها لا تغرب		
جب کبھی میں انہیں طلب کرتا ہوں تو وہ امتثال امر میں حاضر ہو جاتے ہیں		
أبقت نفوس العارفين سنية	٨	لي في مقام الواصلين منية
جہاں ارباب عرفان کے نفوس روشن ہو جاتے ہیں		میں مقام واصلین میں فنا ہو چکا ہوں
أصبحت لا أملاً ولا أمنية		وعن الوجود واهله مغنية
اسی لئے میری یہ حالت ہے نہ تو مجھے کسی قسم کی آرزو ہے نہ تمنا		اور جہاں وجود اور اہل وجود دونوں سے بے نیازی ہو جاتی ہے
أرجو ولا موعودة أترقب		
کہ جس کی میں خواہش کروں یا جس کا میں امیدوار ہوں		
ومطالعاً في علمه لوح القضاء	٩	قد صار قلبي جامعاً أهل القضا
احکام قضا و قدر اس کے حیطۂ علم میں ہیں		میرا دل صاحبان قضا و قدر کا جامع ہے
ما زلت أرتع في ميادين الرضا		حتى مضى في حاله ما قد مضى
میں تسلیم و رضا کے میدان میں چرتا ہوں		ہر حال میرے دل پر جو حالت گذری وہ گذری
حتى وهبت مكانة لا توهب		
یہاں تک کہ مجھے وہ رتبہ بخشا گیا جو کسی اور کو عطا نہیں ہوا		

حل لغات

مطالع - ... ارتع - چرتا ہوں، میدان کی جمع میادین ہے۔ هبة - بخشش

شرح:

ذلك فضل الله يؤتيه من يشاء

ولہ

اذا نظرت عینی وجوہ حبائبی	۱	فتلک صلاتی فی لیال الرغائب
میری آنکھ جب میرے محبوب کا روئے زیبا دیکھتی ہے		تو یہی میری رغبت والی راتوں کی نماز ہوتی ہے
وجوہ اذا ما اسفرت عن جمالھا	۲	اضاءت لہا الاکوان من کل جانب
روئے جاناں سے جب نقاب اٹھتا ہے		تو اس کے پرتو سے کائنات کا گوشہ گوشہ چمک اٹھتا ہے
حرمت الرضی ان لم اکن باذلاً دمی	۳	ازاحم شجعان الوغی بالمناکب
مقام رضا سے محروم ہو جاؤں اگر اپنے محبوب کیلئے اپنا خون نہ بہاؤں		اور بہادران جنگ سے دوش بدوش مقابلہ نہ کروں
اشق صفوف العارفین بعزمۃ	۴	تعلی بمجدی فوق تلک المراتب
میں اپنے مضبوط ارادے کے ساتھ عارفوں کی صفوں کو چیرتا چلا گیا		بالآخر میرا رتبہ ان کے رتبہ سے بلند ہو گیا
ومن لم یوف الحب ما یستحقہ	۵	فذاک الذی لم یات قط بواجب
اور جس نے حق محبت ادا نہیں کیا		تو گویا اس نے ایک امر واجب کی تکمیل نہیں کی

بہجۃ الاسرار ص ۵۸ قلائد الجواہر ص ۲۸

وله

عَوَّدُونِی الوِصَالَ وَالوَصلُ عَذبٌ	۱	وَرَمُونِی بِالصَّدِّ وَالصَّدُّ صَعبٌ
انہوں نے مجھے خوگر وصل بنا دیا (عادی بنا دیا) جبکہ وصل شیریں ہوتا ہے		اور پھر انہوں نے تیر کا مجھے نشانہ بنا دیا اور کہ ان نہیں جانا کیسی بجر ایک مصیبت ہے
زَعَمُوا حِینَ عَاتَبُوا اَنَّ جُرمِی	۲	فَرطُ حُبِّی لَهُم وَمَاذَاكَ ذَنبٌ
بوقت عتاب فرماتے ہیں کہ میرا جرم		ان کی فرط محبت ہے حالانکہ یہ تو کوئی جرم نہیں
لَا وَحَقِّ الخُضُوعِ عِندَ التَّلَاقِی	۳	مَا جَزَا مَن یُحِبُّ اِلَّا یُحَبُّ
اس خضوع کی قسم جو محبوب سے ملنے کے وقت ہوتی ہے		کہ محبت کرنیوالے کی خبر بجز اسکے نہیں کہ وہ محبت کیا جائے

قلائد الجواہر صـ ۸۲

۱ حل لغات
عوّد یعوّد ـ عادت ڈالنا ـ خوگر بنانا
عذب ـ شیریں ـ رمی یرمی ـ تیر چلانا
صدّ ـ فراق ـ ہجر ـ صعب ـ دشوار ـ مشکل

تشریح :ـ
وصل سے شادکام کر کے ناشاد کیا
اس نے جس طرح سے چاہا مجھے برباد کیا

۲ حل لغات
زعم ـ ارادہ ، گھمنڈ ، ادعا
حین ـ جبکہ ـ ظرف زمان ہے ـ جرم
خطا ، غلطی ـ فرط ـ زیادتی ـ ذنب ـ گناہ

تشریح :ـ
تیرا چاہنا ہے اگر جرم کوئی
تو اس جرم کی میں سزا پا رہا ہوں

۳ حل لغات
خضوع ـ خشوع ـ خلوص ، اخلاص
تلاقی ـ ملاقات ـ جزا ، بدلہ
یحب ـ چاہتا ہے ـ یحَب ـ چاہا جاتا ہے

تشریح :ـ
محبت کا صلہ محبت ہے محبت
میں خلوص ہو تو [illegible]

[illegible]

وَلَہٗ ۱۲

مصرع اول		مصرع ثانی
اِذَا کُنْتَ عَنْ عَیْنِ العِیَانِ مُغَیَّبًا	۱	فَمَا اَنْتَ عَنْ قَلْبِیْ وَسِرِّیْ بِغَائِبٖ
جب آپ میری ظاہری آنکھوں سے غائب تھے		تو میرے چشم دل اور دیدۂ جاں سے تو غائب نہ تھے
اِذَا اشْتَاقَتِ العَیْنَانِ مِنْكَ لِنَظْرَۃٍ	۲	تَمَثَّلْتَ لِیْ فِیْ قَلْبِكَ مِنْ کُلِّ جَانِبٖ
جب آنکھیں مشتاق دیدار ہوتی ہیں		تو آپ ہر جانب سے میرے دل میں متمثل ہو جاتے ہیں

وَلَہٗ ۱۳

فتح المبین کی صفحہ ۱۰۹ پر یہ صراحت ہے کہ جب حضرت شیخ احمد الرفاعی حضرت غوث اعظمؓ کی زیارت کیلئے حاضر ہوئے تو انہوں نے یہ ابیات عرض کی

مصرع اول		مصرع ثانی
فِیْ حَالَۃِ البُعْدِ رُوْحِیْ کُنْتُ اُرْسِلُهَا	۱	تُقَبِّلُ الاَرْضَ مِنِّیْ وَهِیَ نَائِبَتِیْ
یعنی حالت بعد سے میں اپنی روح کو بھیجا کرتا تھا		تاکہ وہ نیابتاً میری جانب سے زمین بوسی کرے
وَهٰذِهٖ نَوْبَۃُ الاَشْبَاحِ قَدْ حَضَرَتْ	۲	فَامْدُدْ یَمِیْنَكَ کَیْ تَحْظٰی بِهَا شَفَتِیْ
اور میں اب جسمانی طور پر حاضر بارگاہ ہوں		لہذا آپ اپنا دست راست دراز کریں تاکہ میں اپنے لبوں سے اسکا بوسہ لے سکوں (مشتاق)

اسکے جواب میں سید الاولیاء رضی اللہ عنہ نے متذکرہ بالا ابیات میں جواب سرفراز فرمایا جنکا اس احقر نے یہ منظوم ترجمہ کیا ہے

ہر چند کہ حسن رخت از چشم نہاں بود ؛ ہر آئینہ دل وے ہر لحظہ عیاں بود

ہر دم کہ نگاہم مشتاق جمالت ؛ دیدم کہ نگاہ تو بہ سویم نگراں بود

شرح: در راہ [illegible] مرحلہ قرب و بعد نیست [illegible] عیاں و دعا [illegible] [illegible]

بقول حضرت جامی [illegible]

و جہہ فی نظری کل غداۃ و عشی [illegible]

وَلَهُ ۱۴

دَنَوتُ عن المحبوبِ اَعلَى المراتِب	۱	فَاَوهَبَنِي بالقُربِ اَزكَى المَوَاهِبِ
میں اپنے محبوب سے قریب ہو کر اعلیٰ مدارج حاصل کئے		اس نے اپنی قربت سے مجھے بہترین عطایا سے سرفراز کیا
وَتَوَّجَنِي تَاجاً عَلَى خِلعِ ارتَضَنِي	۲	بِاَسنَى مَلَابِس فَنِلتُ مَآرِبِي
اس نے خلعت رضا کے علاوہ مجھے تاج پہنایا		اور ایسے قسم کی پوشاک پہنائی غرض میں اپنا مقصد پالیا
وَنَادَمَنِي مِن غَيرِ وَاسِطَةٍ وَقَد	۳	بَدَا لِي جَهراً لَاحِجَابٌ وَحَاجِبِ
مجھ سے اس نے بلا واسطہ ہم نشینی کی		میرے لئے بلا حجاب و حاجب جلوہ گر ہو گیا
سَلَكتُ طَرِيقاً لَيسَ يَسلُكُ سَالِكٌ	۴	وَكَانَ حَبِيبِي لِي دَلِيلاً وَصَاحِبِي
میں نے وہ راہ طے کی جس پر کوئی سالک نہیں چل سکتا		اور میری رہنمائی اور رفاقت میرے حبیب (رسول اکرم) نے فرمائی
خَلَوتُ لِمَن اَهوَى بِغَيرِ مُزَاحِمٍ	۵	فَيَا حَبَّذَا مَا طِبتُ لِي مِن مَآرِبِ
جس سے مجھے عشق و محبت ہے بلا روک ٹوک میں اس کے ساتھ تنہا رہا		اے واہ میں نے کیا بہتر و خوشگوار مقاصد حاصل کئے
وَلِي وَلَهٌ قَبلَ الوُجُودِ وَكَونِهِ	۶	وَلِي قَدَمٌ قَد جَالَ فِي جَذبِ جَاذِبِ
یہ میری انتہا میرے محبوب کی محبت وجود کے کون سے قبل ہے		اور ازل ہی سے مجھے کسی کھینچنے والے نے اپنی جانب کھینچ لیا ہے

وَهٰذَا مَقَامِی وَاتِّصَالِی بِخَالِقِی	۷	وَذِکْرِی حَظِّی مِنْ حَبِیْبِ الْحَبَائِبِ
یہ میرا مقام ہے اور میرے خالق کیساتھ اتصال ہے		اور محبوبوں کے محبوب کی یاد میرا حصہ ہے
اَنَا فِی الْهَوٰی سُلْطَانُ کُلِّ مُتَیَّمٍ	۸	لِمَمْلِکَتِی فِی الْاَرْضِ حَنَّتْ رَکَائِبِی
مقام عشق میں ہر مشتاق کا میں بادشاہ ہوا		تمام شہسواروں نے روئے زمین میں میری حکومت کے آگے سر جھکایا ہے
وَجَالَتْ خُیُوْلِی الْاَرْضَ شَرْقًا وَمَغْرِبًا	۹	وَفِی طُوْلِهَا وَالْعَرْضِ دَارَتْ نَجَائِبِی
اور میرے گھوڑوں نے مشرق و مغرب میں جولانی کی		اور دنیا کے طول و عرض میں میری عربی نسل کے گھوڑوں نے چکر لگایا
وَدُقَّتْ لِیَ السَّادَاتُ فِی الْاَرْضِ وَالْهَوٰی	۱۰	طُبُوْلُ الْعُزٰی کَمْ لَهَا اَلْفُ ضَارِبٍ
اور روئے زمین میں تمام سرداروں اور ارباب عشق نے میرا ڈنکا بجایا		میری شان و شوکت کے ڈھول پیٹنے والے ہزاروں ہزار ہیں
وَلِیْ خَیْمَةٌ خَضْرَاءُ فِیْ مَشْرِقٍ لَهَا	۱۱	وَفِیْ مَغْرِبٍ اَطْنَابُهَا بِتَرَاکُبِ
اور میرے لئے مشرق میں سبز خیمہ تانا گیا		جس کی طنابیں میخوں سے مغرب میں ترتیب سے لگائی گئیں
وَتُنْصَبُ فِیْ حَشْرٍ عَلَیْنَا تُظِلُّنَا	۱۲	رِجَالِیْ وَاَصْحَابِیْ بِهَا فِیْ مَنَاصِبِ
یہی خیمہ حشر میں بھی ہم پر سایہ فگن رہے گا		میرے سارے احباب و اصحاب اسکے زیر سایہ بلحاظ مراتب مقیم ہونگے
اَنَا قُطْبُ اَقْطَابِ الْوُجُوْدِ حَقِیْقَةً	۱۳	وَجُمْلَتُهُمْ لِیْ یَتْبَعُوْنَ مَذَاهِبِیْ
میں درحقیقت عالم وجود کا قطب الاقطاب ہوں		اور وہ سب میرے مسلک و مذہب کی اتباع کرتے ہیں

مصرع اول	نمبر	مصرع دوم
اِذِ اجْتَمَعوا فِی جَامِعِ العِشقِ جُلّھُمْ	١٤	خَطِیْبًا اُعِظُھُمْ مِنْ بَلِیْغِ عَجَائِبِی
جب وہ جامع عشق میں جمع ہوتے ہیں		تو میں بحیثیت خطیب کے بلاغت آمیز عجائب سنا کر نصیحت کرتا ہوں
قُعُودٌ جُلُوسٌ یَنْظُرُوا تَحْتَ مِنْبَرِیْ	١٥	وَیَجْرُوا دُمُوعًا بِالدِّمَاءِ سَوَاکِبِ
یہ لوگ میرے منبر کے نیچے بیٹھے ہوئے مجھے تکتے رہتے		اور خون کے آنسو بہاتے رہتے
اَنَا خَادِمٌ فِی حَضْرَةِ نَبَوِیَّةِ	١٦	قَرِیْبٌ لَهٗ قُرْبًا کَقَوْسِ الْحَوَاجِبِ
میں بارگاہ نبوت میں خادم ہوں		اور حضور سے اتنا قریب ہوں جیسے کمان ابرو

وَلَهٗ ١٥

مصرع اول	نمبر	مصرع دوم
تَجَلّٰی لِیَ الْمَحْبُوْبُ مِنْ غَیْبَتِ الْحُجُبِ	١	فَشَاهَدْتُ اَشْیَاءَ تَجَلّٰی مِنَ الْخُطَبِ
پردہ غیب سے میرے لئے محبوب نے تجلی کی		تو میں نے ان تمام چیزوں کو دیکھ لیا جو اس تجلی سے روشن ہوگئیں
وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ مِنْ نُوْرِ وَجْهِهٖ	٢	فَخِفْتُ لِاَنْ اَقْضِیْ لِهَیْبَةِ نَجِیْ
اس کے روئے روشن کی تجلی سے ساری کائنات جگمگا اٹھی		مجھے خوف ہوا کہ کہیں اس کی ہیبت سے اپنی جان نہ گذر جاؤں
وَلَمَّا صَدَقْنَا شِیْلَتِ الْحُجُبُ بَیْنَنَا		وَلَوْلَا کَلَامُ الصِّدْقِ مَا شِیْلَتِ الْحُجُبُ
ہم جب محبت میں پورے اترے تو ہمارے بیچ جو پردے تھے وہ اٹھ گئے		اگر راست بازی نہ ہوتی تو یہ حجابات دور نہ ہوتے

فَنَادَيْتُهُ سِرَّ التَّعْظِيمِ شَانَهُ	۴	وَلَمْ اَطْلُبِ الرُّؤْيَا لَهُ خِيفَتَ الْعَتَبِ
میں نے آپ کی عظمت و شان کے پیش نظر آپ کو آہستہ ندا دی		اور باندیشۂ عقاب طالب دید نہ ہوا
سِوَى اِنَّنِي نَادَيْتُهُ جَذَّ بِزُرَّةٍ	۵	لِتُحْيِيَ بِهَا مَيِّتَ الصَّبَابَةِ وَاللُّبِّ
میں نے زیادہ سے زیادہ یہ کیا کہ بس آپ سے التجا کی		کہ آپ از راہ لطف مجھے ایک نظر دیکھ لیں جس سے یہ کشتہ محبت زندہ ہو جائے
تَعَطَّفْ عَلَى مَنْ اَنْتَ اَقْصَى مُرَادِهِ	۶	فَمَعَكَ فِي عَيْنِي وَذِكْرُكَ فِي قَلْبِي
اس پر لطف فرما جس کا تو انتہائی مقصد ہے		میری آنکھ میں تیرا جلوہ اور میرے دل میں تیری یاد ہے

وَلَهُ ١٦

فَلَيْتَكَ تَحْلُو وَالْحَيَاةُ مَرِيرَةٌ	۱	وَلَيْتَكَ تَرْضَى وَالْاَنَامُ غِضَابُ
کاش تو میرے حق میں شیریں ہوتا اور زندگی تلخ ہوتی		اور کاش تو راضی ہوتا اور سب لوگ ناراض ہوتے
وَلَيْتَ الَّذِي بَيْنِي وَبَيْنَكَ عَامِرٌ	۲	وَبَيْنِي وَبَيْنَ الْعَالَمِينَ خَرَابُ
اور اے کاش ہمارے باہم تعلقات آباد ہوتے		اور مجھ میں اور دونوں جہاں میں جو تعلقات ہیں وہ برباد ہو جاتے
اِذَا صَحَّ عَنْكَ الْوُدُّ فَالْكُلُّ هَيِّنٌ	۳	وَكُلُّ الَّذِي فَوْقَ التُّرَابِ تُرَابُ
تجھ سے صحیح محبت استوار ہو جائے تو ہر ہر شے میرے لئے آسان ہے		اور ہر شے جو اس مٹی پر ہے وہ مٹی ہی تو ہے

ولہ

اِذا نظرتْ عینی وجوہَ حبائبی	۱	فتلک صلاتی فی لیالی الرّغائبِ
میری آنکھیں جب میرے محبوب کا رخ زیبا دیکھتی ہے		تو یہی میری طویل راتوں کی نماز ہوتی ہے
وجوہٌ اِذا ما اسفرتْ عن جمالِہا	۲	اَضاءتْ لہا الاکوانُ من کلّ جانبِ
روئے جاناں سے جو نقاب اٹھتا ہے		تو اسکے پرتو سے کائنات کا گوشہ گوشہ چمک اٹھتا ہے
حُرمتُ الرّضیٰ اِن لم اکُن باذلاً لہا	۳	اُزاحمُ شجعانَ الوغیٰ بالمناکبِ
مقام رضا سے محروم ہو جاتا اگر (اپنے محبوب کیلئے) اپنا حق نہ بہاؤں		اور بہادران جنگ سے دوش بدوش مقابلہ نہ کروں
اَشقّ صفوفَ العارفینَ بعزمۃٍ	۴	تعلّی مجدی فوقَ تِلکَ المراتبِ
میں اپنے مضبوط ارادوں کیساتھ عارفوں کی صفوں کو چیرتا گیا		بالآخر میرا رتبہ ان کے رتبہ سے بلند ہوگیا
ومن لم یُوفِّ الحبَّ ما یستحقّہٗ	۵	فذاکَ الّذی لم یأتِ قطّ بواجبِ
جس نے حق محبت پورا ادا نہیں کیا		گویا اس نے ایک امر واجب کی تکمیل نہیں کی

وله ۱۸

هنيئاً لصحبي انني قائد الركب	١	اسيرُ بهم قصداً الى منزل الرحب
میرے اصحاب کو خوشخبری ہو کہ میں انکا امیر لشکر ہوں		(جو) انہیں ایک وسیع تر درگاہ کیجانب لیجا رہا ہوں
واکفنهم والكل في شغل امره	٢	وانزلهم في حضرة القدس من ربی
میں ان کے ہر معاملہ ہر شغل میں ممد و معاون رہوں گا		اور انکو (بالآخر) بارگاہ ربوبیت میں پہونچا دوں گا
ولی معهد كل الطوائف دونه	٣	ولی منهل عذب المشارب والشرب
اور میری وہ ارفع و اعلیٰ قرارگاہ ہے جسکے آگے		اور میرا چشمہ بھی نہایت شیریں و خوش مزہ ہے
واهل الصفا يسعون خلفي كلهم	٤	لهم همة امضى من الصارم العضب
اور اہل صفا میرے پیچھے بھاگے بھاگے آرہے ہیں		انکی ہمت کا کیا پوچھنا جو تلوار سے زیادہ کام کرتی ہے

وله ١٩ ردیف التاء

طاب شرب المدام في الخلوات	١	اسقني يا فقيه في الانيات
تنہائی میں مے نوشی اچھی لگتی ہے		(پس) اے دانش مند مجھے ساغر سے پلا دے
خمرة تركها علي حرام	٢	ليس فيها اثم ولا شبهات
یہ ایسی مے ہے جس کا چھوڑنا مجھ پر حرام ہے		جسکے پینے میں گناہ ہے نہ حرمت کا شبہ
وشرب بها خير البرايا محمد	٣	هام فيها وخص بالمعجزات
اور اسکو سیدنا محمد مصطفے خیرالبرایا صلی اللہ علیہ وسلم نے پیا		اور اس سے سرشار ہوگئے اور معجزوں سے خاص کئے گئے
وشرب بها موسى على طور سينا	٤	هام فيها وخص بالمناجات
اور اس کو (حضرت) موسیٰ نے طور سینا پر پیا		وہ بھی اس طرح سرشار ہوئے اور مناجات کے ذریعہ خاص کئے گئے

حل لغات متعلقہ قصیدہ ۱۸

ھنیئا۔ مبارک باشد۔ رجال۔ صحب۔ اصحاب رفقاء۔ سیدھا چلنا اردو میں بھی مستعمل ہے۔ قصد کرنا۔ ارادہ کرنا۔ موجب۔ وسیع کشادہ

تشریح ۱:- حضور غوث پاک اپنے رفقاء اور اصحاب کو خوشخبری دے رہے ہیں کہ ان کے کارواں کے میر کارواں میں جو ان کو وسیع منزل کی جانب لیجا رہے ہیں یعنی منزل قرب الہی کی منزل ہے۔

تشریح ۲:- آپ فرماتے ہیں کہ میں نے عزم صمیم کیا ہے کہ ان ارباب صفا کی دستگیری کرکے انکو قرب الہی کی تمام منزلیں اتار کر رہوں گا۔

حل لغات ۳

معھد۔ ٹھہرنے کی جگہ۔ قرارگاہ۔ منزل۔ طائفۃ۔ جماعت۔ گروہ۔ دور دراز۔ عذب۔ شیریں۔ منھل۔ چشمہ

تشریح ۳:- آپ نے اس شعر میں اپنے مقام کی رفعت کا اظہار فرمایا ہے کہ جس مقام پر آپ فائز ہیں اسکے آگے تمام مدارج پست ہیں۔

[illegible]

حل لغات ۴

صفا۔ صاف۔ پاکیزہ۔ اہل صفا۔ پاکیزہ لوگ۔ اصفیا۔ اتقیا۔ سعی۔ دوڑنا۔ صارم۔ تلوار۔ شمشیر

نمبر	مصرعِ اول	مصرعِ ثانی
۵	اَفْتِنِی یَافَقِیه فِیهَا وَقُلْ لِی	هَلْ یَجُوزُ شُرْبُهَا عَلَی الْعَرَفَات
	اے فقیہ! اس شراب کے بارے میں فتوے دے اور مجھ سے کہہ	کہ کیا اس کا پینا عرفات پر جائز ہے!
۶	اَوَیَجُوزُ الطَّوَافُ وَالسَّعیُ فِیهَا	وَالتَّلَبِّی وَتَرمِی الْجَمَرَات
	کیسا یہ مے پی کر طواف اور سعی	اور تلبیہ اور رمی جمرات جائز ہے!
۷	وَرَمُوا بِالْجِمَارِ جَمْرَۃَ قَلْبِی	اَیُّ قَلْبٍ تَصَبَّرَ الْجَمَرَات
	اور انہوں نے اپنی محبت کے شعلوں سے میری آتشِ قلب اور بھڑکا دی	(بھلا) کون دل ان شعلوں کو برداشت کر سکتا ہے
۸	رَحَّبُونِی وَاَجْلَسُونِی وَقَالُوا	اَنْتَ مَنْ اَنْشُرُ لَكَ الْخَیْرَات
	انہوں نے مجھے مرحبا کہہ کر مجھے بٹھایا اور کہا	تو وہ شخص ہے جس کے ذریعہ میں نیکیاں پھیلا رہا ہوں
۹	اَنَا عَبْدُ الْقَادِرِ طَابَ وَقْتِی	اَنَا حَامِی الْحِمَا بِطُولِ حَیَات
	میں بندہ قادر ہوں میرا زمانہ خوشگوار ہے	میں تا زیست چراگاہ کا نگہبان رہوں گا
۱۰	وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی شَفِیعِ الْبَرَایَا	خَیْرِ مَنْ حَجَّ اَوْ رَقٰی عَرَفَات
	شفیع البرایا پر درود	جو ہر حج کرنے والے اور عرفات پر چڑھنے والے سے بھلے ہیں

(ماخوذ از قلمی نسخہ)

وَلَہٗ ۲۰ ردیف الجیم

عَلٰی بَابِنَا قِفْ عِنْدَ ضِیْقِ الْمَنَاهِجِ	۱	تَفُزْ بِعُلَی الْقَدْرِ مِنْ ذِی الْمَعَارِجِ
جب سب راستے تنگ ہو جائیں تو ہمارے دروازہ پر آکر ٹھیر جا		(اللہ ذی المعارج) بوسیلہ عدا یہ تر اور دو والمراتب تو کامران ہوگا
اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰہَ اَسْبَغَ نِعْمَۃً	۲	عَلَیْنَا وَوَلَّانَا قَضَاءَ الْحَوَائِجِ
کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالےٰ نے ہم پر نعمت اتمام کی دی ہے		اور خلق کی حاجتوں کو پورا کرنے پر ہمکو مامور کیا ہے

(فیوضات ربانیہ ۔ مرقع کلیمی)

وَلَہٗ ۲۱ ردیف الدال

یَا مَنْ تَحُلُّ بِذِکْرِہٖ	۱	عُقَدُ النَّوَائِبِ وَالشَّدَائِدِ
اے وہ جس کی یاد سے کھل جاتے ہیں		مصائب اور سختیوں کے عقدے
یَا مَنْ اِلَیْہِ الْمُشْتَکٰی	۲	وَاِلَیْہِ اَمْرُ الْخَلْقِ عَائِدْ
اے وہ جس سے سارے مصائب کا شکوہ کیا جاتا ہے		اور جو کار خلق کا محور ہے
یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا		صَمَدٌ تَنَزَّہَ عَنْ مُضَادِدْ
اے حی (زندہ) اور اے قیوم (قائم بالذات)		اور اے بے نیاز جو اضداد سے منزہ ہے

مصرع اول	نمبر	مصرع ثانی
انتَ العلیمُ بما بُلیتُ	۴	بہٖ وانتَ علیہ شاھِد
تو اس مکتب سے باخبر ہے جس میں مبتلا کیا گیا ہوں		کہ تو حاضر و ناظر ہے
انتَ المنزّہُ یابدیعَ الخلق	۵	عن ولدٍ ووالد
اے خالق (ارض و سماوات) تو ہر حیث نقص سے مبرا ہے		تو لم یلد و لم یولد ہے تو جانا جاتا گیا
انتَ الرقیبُ علی العبا	۶	دِ وانتَ فی الملکوتِ واحد
تو بندوں کے احوال کا نگران ہے		اور ملکوت میں تیری ذات یکتا ہے
انتَ المعزُّ لمن اطا	۷	عکَ والمذلُّ لکلِّ جاحد
تو اس کو عزت دینے والا ہے		تیری اطاعت کی اور جس نے نافرمانی کی اسکو ذلت دینے والا ہے
انّی دعوتُکَ والھمو	۸	مُ جیوشُھا قلبی تطارد
میں اس حال میں تجھے ندا دے رہا ہوں		جبکہ لشکر غم مجھے پریشان کئے ہوئے ہے
فرّج بحولکَ کربتی	۹	یا من لہٗ حُسنُ العوائد
اپنے حول و قوت سے میری مصیبت دور فرما		اے وہ جسکے قبضہ قدرت میں بہتر سے بہتر آسائش ہے
انتَ المیسّرُ والمسبّب	۱۰	والمسہّل والمساعِد
تو ہی (ہر مشکل کو) آسان کرنیوالا اور کارساز ہے		ان سختیوں کو آسان کرنیوالا اور مددو معاون تیری ذات ہے

یسّرلنا فرجاً قریباً	۱۱	یا الٰهی لا تباعد
ہمارے لیے جلد کشادگی فرما		بار الٰہا پھر اسکو ہم سے دور نہ کر
فخفیُّ لطفک یُستعا	۱۲	نُ بهٖ علی الزمن المعاند
کہ تیری پوشیدہ مہربانی سے ہی		مدد لی جاتی ہے مخالف زمانہ پر
کُن راحمی فلقد ائستُ	۱۳	من الاقارب والاباعد
رحم فرما کہ میں مایوس ہو چکا ہوں		رشتہ داروں اور بیگانوں سے
وعلی العدیٰ کُن ناصری	۱۴	لا تشمت بی الحواسد
اور دشمنوں کے خلاف میرا مددگار ہوجا		حاسدوں کو میری تباہ حالی پر خوشی کا موقع نہ دے
ثمّ الصلاة علی النبی	۱۵	وآلهٖ الغرر الماجد
پھر درود ہو نبی کریم پر		اور ان کی آل امجاد پر
ما جنّ الیل او سجیٰ	۱۶	او خرّ للرحمٰن ساجد
جب تک رات پوشیدہ کرتی رہے یا تاریکی چھائی رہے		یا جب تک خدائے مہربان کے آگے سجدہ کرنیوالے سجدہ کرتے رہیں

بہجۃ الاسرار ص ۴۳۲

۱۲ حل لغات
خفی۔ پوشیدہ۔ خفیہ۔ عناد۔ دشمنی
عداوت۔ معاند۔ مخالف

۱۳ حل لغات
یاس۔ ناامیدی۔ مایوسی۔ ائست۔
میں مایوس ہوگیا۔ اقارب۔ رشتہ دار
نزدیک کے لوگ۔ بیگانے۔ بعد۔ دوری
اباعد۔ دور والے۔ بیگانے۔

۱۴ حل لغات
عدو۔ دشمن۔ عداوت رکھنے والا
کن۔ ہوجا۔ ناصری۔ میرا مددگار
شماتت۔ شتم سے ماخوذ ہے۔

۱۶ حل لغات
جنّ۔ وھانک لیا جنون عقل کو
ڈھانک لیتا ہے۔ جنّ۔ پوشیدہ مخلوق
سجی۔ چھا جائے۔ قرآن میں واللیل
اذا سجی وارد ہے۔ ساجد اسم فاعل
سجدہ کرنے والا۔

وَلَہٗ ۲۳

یَا حَبِیْبَ الْاِلٰہِ خُذْ بِیَدِیْ	۱	مَالِیْ عَجْزِیْ سِوَاكَ مُسْتَنَدِیْ
محبوب خدا! میری دستگیری کیجیے		میرے لئے بجز آپ کے کوئی سہارا نہیں
کُنْ رَحِیْمًا لِزَلَّتِیْ وَاشْفَعْ	۲	یَا شَفِیْعَ الْوَرٰی اِلَی الصَّمَدِ
میری لغزشوں پر رحم فرمائیے اور شفاعت کیجیے		اے شافع امم بارگاہ صمدیت میں
اِعْتِصَامِیْ سِوٰی جَنَابِكَ لِیْ	۳	لَیْسَ یَا سَیِّدِیْ اِلَی الْاَحَدِ
بجز آپ کی ذات گرامی کے میرا کوئی وسیلہ		میرے آقا! بارہ گاہ احدیت میں نہیں
غَیْرُ عُرْوَاكَ لَیْسَ فِی الدَّارَیْنِ	۴	لِلْعَلِیْلِ الذَّلِیْلِ مُعْتَمَدِیْ
بجز آپ کے دونوں جہاں میں میرا کوئی معاون نہیں		اس بیمار اور ذلیل کے لئے کابل اعتماد نہیں
صَلَوَاتِیْ عَلَیْكَ فِی الْمَلَوَیْنِ	۵	کَانَ مُتَجَاوِزًا عَنِ الْعَدَدِ
دونوں جہاں میں آپ پر میرا درود		آں گنت بے حد و بے شمار
وَعَلٰی اَہْلِ بَیْتِكَ طُرًّا	۶	وَعَلٰی آلِكَ اِلَی الْاَبَدِ
نیز آپ کے اہل بیت پر		اور آپکی آل پر ابد سے ازل تک یعنی ہمیشہ ہمیشہ

وعلى الصحب كلهم اجمع	۷	هم نجوم الهدى الى الرشد
اور آپ کے تمام اصحاب پہ		جو رہ ہدایت کے ستارے ہیں

وله ۲۳ ردیف الراء

إذا ضاق حالي اشتكيت لخالقي	۱	قدير على تيسير كل عسير
جب میرا حال تنگ ہوتا ہے تو اپنے خالق سے شکوہ کرتا ہوں		جو ہر دشوار امر کو آسان کرنے پر قادر ہے
فما بين إطباق الجفون وحلها	۲	انجبار كسير وانفكاك أسير
جو پلکوں کے بند اور کھولنے کی اتنی دیر میں		شکستہ دل کو تسلی اور اسیر غم کو رنج و الم سے نجات دے سکتا ہے
أيظلمني دهر وأنت وسيلتي	۳	وأشكو من الأسوا وأنت مجيري
کیا مجھ پر زمانہ ظلم کرتا ہے جبکہ تو میرا سہارا ہے		اور میں بدحالی کا شکوہ کرتا ہوں جبکہ تو پناہ دہندہ ہے
وأظلما وأنت العذب في كل مورد	۴	وأظلم في الدنيا وأنت نصيري
اور کیا میں تشنہ کام رہوں جبکہ تو ہر گھاٹ پر چشمہ شیریں ہے		اور کیا میں دنیا میں جور و جفا کا شکار ہوں جبکہ تو میرا مددگار ہے
وعار على حامي الحمى وهو قادر	۵	إذا ضاع في البيد عقال بعيري
چراگاہ کے نگہبان کیلئے باوجود صاحب قدرت ہونے کے یہ عار کی بات ہے		کہ اونٹ کی رسی کھل جائے اور صحرا میں میرا اونٹ گم ہو جائے

حل لغات ۴: دھر۔ زمانہ۔ سوء۔ برائی۔ جار۔ ہمسایہ۔ پڑوسی۔ پناہ دینے والا

حل لغات ۵: ظماء۔ پیاسا۔ عذب۔ میٹھا۔ حامی۔ حمایت کرنے والا۔ مددگار [illegible]

ضاع۔ ضائع ہوگیا [illegible]

اس طرح ان چار ابیات کے بجائے ایک بیت [illegible]

وَلَاحَامِی الْمُلُوكِ اِلَّا اَمِیرُهٗ	۶	فهاانا مملوكٌ وانتَ اَمِیرِی
غلاموں کا حامی اور مددگار اسکا آقا و مولا ہی ہوتا ہے		تو پھر میں تیرا غلام ہوں اور تو میرا آقا ہے

(فیوضات ربانیہ)

وَلَهٗ ۲۴

اِنَّ الْبِلَادَ وَمَا فِیهَا مِنَ الشَّجَرِ	۱	لو بالهوی عطلت لم تروی بماء مطر
تمام شہروں اور ان میں جو درخت ہیں وہ سب		اگر آتش محبت سے جلس جائیں تو وہ کسی بارش سے تر و تازہ نہ ہو سکیں
لو ذاقت الارض حب الله اشتعلت	۲	اشجارها بالهوی فیها عن الثمر
اگر دنیا عشق الٰہی کا مزہ چکھ لے		تو آتش محبت کے شعلے درخت کے پھلوں سے تک نکلیں گے
وعاد اغصانها جردا بلا ورق	۳	من حر نار الهوی یرمین بالشرر
اور ان کی ڈالیں بلا برگ و بار برہنہ ہو جائیں		آتش محبت کے شرارے ان سے پھوٹا کریں
لیس الحدید ولا صم الجبال اذا	۴	اقوی علی الحب والبلوی من البشر
(غرضکہ) لوہا ہو یا بلند پہاڑ ہوں		بلائے محبت کے اٹھانے میں انسان سے زیادہ قوی نہیں

(قلائد الجواہر صـ۸۳)

أظلم فی الدنیا وهو فی الحمی

فجار علی حامی الحمی وهو [illegible]

اذا ضل فی البیداء عقال بعیری

ایلین [illegible] وانت نصیری ... وانت ذخیری

حدیث میں آیا ہے کہ ان سعدا لغیور وانا اغیر منه والله اغیر منی۔ سعد غیرت مند ہیں اور میں سعد سے زیادہ غیرت مند ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھ سے زیادہ غیرت مند ہے [illegible]

حل لغات ۱: بلاد۔ جمع بلد۔ شہر۔ شجر۔ درخت۔ عطلت۔ جلنا۔ مطر۔ بارش۔ تروی۔ تر و تازہ ہونا

تشریح ۱: [illegible]

حل لغات ۲: ذوق۔ چکھنا۔ ذائقہ۔ اشتعلت۔ مشتعل ہونا۔ سلگنا۔ ثمر۔ پھل

حل لغات ۳: غصن جمع اغصان۔ شاخیں۔ ڈالیاں۔ جرداً۔ تنہا۔ بحالت تجرد۔ حر۔ حرارت۔ شرر۔ چنگاری

حل لغات ۴: حدید۔ لوہا۔ حضرت داؤد علیہ السلام سے متعلق قرآن میں آیا ہے والنا له الحدید ہم نے ان کے لئے لوہے کو نرم کر دیا۔ بشر۔ انسان

تشریح ۴: قرآن میں آیا ہے۔ انا عرضنا الامانة علی السموات والارض فابین ان یحملنها واشفقن منها وحملها الانسان انه کان ظلوما جهولا۔ ہم نے اپنی امانت آسمان اور زمین پر پیش کی مگر دونوں اس کے اٹھانے سے باز رہے لیکن انسان نے اس کو اٹھا لیا بے شک وہ ظلوم و جہول ہے۔ اسی طرف اشارہ کرتے ہوئے حضرت امجدؒ فرماتے ہیں

اس سینے میں کائنات رکھ لی میں نے
کیا ذکر صفات و ذات رکھ لی میں نے
ظالم بھی جاہل بھی نادان بھی
سب کچھ سہی تیری بات رکھ لی میں نے
(امجد)

حل لغات
ہموم - ہم کی جمع، سردار - عساکر - فوج لشکر - معسکر - لشکرگاہ

حل لغات
عوج - ٹیڑھا ہونا۔ عرج - لنگ ہونا
لغزش کھانا

حل لغات
حنین - آہ و زاری - حنین للفراق - فرقت
مناجات کے باعث آہ و زاری کی - استن حنانہ دو ستون
جیسے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فراق
میں آہ و زاری کی تھی۔

اور عاشقوں میں ازلی یوں مخرم ہیں سے
آسمان بار امانت نتوانست کشید
قرعہ فال بنام من دیوانہ زدند
[illegible]

وله ٢٥

حنين قلوب العارفين الى الذكر	١	وتذكارهم وقت المناجات للعسر
عارفوں کے دل ذکر یاد الٰہی کیلئے بے چین اور آہ و زاری کی حالت میں رہتے ہیں		اور ان کے اذکار وقت مناجات رفع مصائب کیلئے ہوتے ہیں
همومهم جوالة بمعسكر	٢	به اهل ود الله كالانجم الزهر
ان کا سردار انکے لشکرگاہ کے اردگرد گھومتا ہے		اس باعث عاشقان الٰہی چمکتے تاروں کی مانند ہوتے ہیں
فما سواء الا بقرب مليكهم	٣	ولا عرجوا من مس بوس ولا ضر
اپنے آقا سے اسی قرب کے باعث وہ شاد و فرحاں رہتے ہیں		اور خوف یا تکلیف مصیبت سے انہیں لغزش نہیں ہوتی
ايا نفحة الالطاف من لطف ربنا	٤	ويا سرعة اليسر المشتت للعسر
اے عطر بیز نسیم لطف جو ہمارے الطاف رب کا ایک کرشمہ ہے		اور اے مشکل کو پراگندہ کرنے والی سرعت
ويا رحمة المولى السماوية التى	٥	تهب هبوب الريح من حيث لا ادرى
اور اے آقا کی آسمانی رحمت		جو ہوا کی مانند اسطرح لطیف چلتی ہے کہ میں اسکا احساس بھی نہیں کر سکتا
اغاثة ملهوف اضرت بحاله	٦	نوائب لا تخفاك يا عالم السر
(اس) پریشان حال کی فریاد رسی کے جس کے حال کو		مصائب نے ضرر پہونچایا ہے اور جو عالم الغیب تجھ سے مخفی نہیں

تشریح :-
جو واصل بحق ہوتے ہیں جن کو قرب ایزدی حاصل ہوتا ہے تو حزن سے ان کو خوف... علیھم ولا ھم یحزنون - حضرت [illegible] نے ایک دفعہ آپ کو اطلاع دی گئی کہ آپکا جہاز غرق ہو گیا آپ نے سر جھکا کر الحمد للہ فرمایا - بعد میں اطلاع ملی کہ وہ خبر غلط تھی دوبارہ آپ نے الحمد للہ فرمایا ... تو اس وقت بھی خدا کا شکر کیا اور جب یہ خبر غلط ہونے کی اطلاع ملی ... غم و الم پاس نہیں آئے ... اطلاع غلط ثابت ہوئی اس وقت غور کیا [illegible]

[illegible] دونوں حالتوں میں خدا کا شکر کیا ... ہر حال راضی برضا الٰہی ہے ... تسلیم و رضا کا یہ انتہائی درجہ ہے [illegible]

اجابت ... مظلوموں کی ... استعمال کی ... الحاصل ... بغیر اسکے ... [illegible]

حل لغات
نفحة - خوشبو کی لپٹ - مشتت - پریشان کن
ہبوب - ہوا کا چلنا - نائب - نائبہ - مصیبت - جمع

وَلَمَّا دَهَانِي حَالِي وَاشْتَدَّ خَطْبُه	٧	شَكَوْتُ اِلٰى رُحْمَاكَ يَا رَبِّ مِنْ ضُرِّي
جب میری حالت نے مجھے تنگ کر دیا اور میری مصیبت بڑھ گئی		تو میں اے بار الہا تیرے ہی رحم سے اپنی مصیبت کا شکوہ کیا
فَمَنْ ذَا الَّذِي اَرْجُو سِوَاكَ لِفَاقَتِي	٨	وَضُعْفِي فَدَارِكْنِي بِلُطْفٍ فِي الْاَمْرِ
ہنگام ضعف و فاقہ تیرے سوا کس سے امید رکھوں		پس تو ہی اپنے کرم سے میرے بارے میں میری دستگیری فرما
فَعَجِّلْ وَسَارِعْ يَا سَرِيْعُ بِحَلِّ مَا	٩	تَضَايَقَ بِي يَا وَاسِعَ الْفَضْلِ وَالْبِرِّ
اے سریع میری تنگ حالی کی کشائش میں جلد فرما		تو نہایت فضل فرمانیوالا اور نیکی پھیلانے والا ہے
فَاَنْتَ الْقَرِيْبُ الْمُسْتَجِيْبُ لِمَنْ دَعَا	١٠	غَنِيٌّ كَرِيْمٌ دَائِمُ الْعَفْوِ وَالسِّتْرِ
کہ تو مجھ سے نزدیک اور دعا قبول کرنیوالا ہے	-	تو بے نیاز ہے کریم ہمیشہ معاف اور ستر حال کرنیوالا ہے

فتح المبین صلا بحر الاسرار ص۸۲

وَلَهٗ ٢٦

عِلْمِي عَلٰى كُلِّ الْخَلَائِقِ يُنْشَرُ	١	دُوْنَ الْوَرٰى وَاَنَا الْعَظِيْمُ الْاَكْبَرُ
علم من بر تمام خلائق منتشر و پراگندہ است		سوائے خلق و من بزرگ اکبرام
وَمَنَاقِبِي بَيْنَ الْوَرٰى مَشْهُوْرَةٌ	٢	طُوْلَ الدَّوَامِ حِسَابُهَا لَا يُحْصَرُ
منقبت ہائے من درمیان خلق مشہور است		درازی دوام حساب آں مناقب محاصرہ نمی کردہ شود

حل لغات
نشر کرنا - پھیلانا - دون - عاجزی
شکوہ - حصر
دوری
احصار کرنا

حل لغات
ملهوف - پریشان و پراگندہ حال

حل لغات
دہانی - مجھے پریشان کر دیا
خطب - مصیبت

حل لغات
رجا - امید، توقع - ارجو - واحد متکلم
میں امید کرتا ہوں - ادراک - پانا

وَاَنَا الْكَبِيْرُ فِي الزَّمَانِ مُوَحَّدٌ	٣	بَيْنَ الْاَنَامِ مُعَظَّمٌ وَمُوَقَّرٌ
منم کبیر در زمانہ یگانہ ام		درمیان خلق تعظیم دادہ شدہ ام و توقیر کردہ ام
كُلُّ الْبِلَادِ مَلَكْتُهَا وَحَكَمْتُهَا	٤	وَجَمِيْعُ اَهْلِ الْاَرْضِ عِنْدِيْ يَصْغُرُ
تمام بلاد را مالک شدم و حکم کردہ آن ہا را		و تمام اہل زمین نزد من خورد ہستند
اَنَا قَادِرِيٌّ قُدْرَتِيْ مَشْهُوْرَةٌ	٥	اَنَا قُطْبُ اَهْلِ الْاَرْضِ هُمْ بِيْ يُشْعِرُ
من قادری ام قدرت من مشہور است		من قطب اہل زمین ام ایشاں بسبب من بارہائے ابر می دارند
حُكْمُ الْخَلَائِقِ كُلُّهَا فِيْ قَبْضَتِيْ	٦	وَهُمُوْ جَمِيْعًا مِنْ مَقَامِيْ يُقْصَرُ
حکم خلائق در قبضہ من است		و تمام خلائق از مقام من قاصر ہستند
اِنِّيْ بِاَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ الْعُلٰى	٧	اَدْرِيْ وَمَا فِيْهَا بِطَرْفِيْ اَبْصُرُ
بدرستیکہ من بجمیع کنارہائے آسمانہا بلند		میدانم آنچہ ہست و آنچہ در آں آسمانہا است بچشم خود می نگرم
اِنِّيْ عَلِيْمٌ بِالْبِحَارِ جَمِيْعِهَا	٨	وَبِكُلِّ غَيْمٍ فِيْ بِلَادٍ يُمْطِرُ
من دانا ام بجملہ دریا ہا را		و بجمیع ابرہا کہ در شہرہا می بارند
وَبِالْاَرَاضِي السَّبْعِ اِنِّيْ عَالِمٌ	٩	وَبِكُلِّ طَيْرٍ فِيْ فَلَاةٍ يَصْفُرُ
و بہ ہفت طبقہ زمین بدرستیکہ من عالم ام		و ہر پرندہ کہ در بیابان آن زمین است آواز می کند

فِي رَوْضَةِ الْعِشْقِ الَّتِي مَا مِثْلُهَا	۱۰	رَوْضٌ وَفِيهَا كُلُّ عَقْلٍ يُنْهَرُ
در باغچه عشق که نیست مانند آن باغ		هیچ باغ دیگر و در آن روضه هر عقل حوبی می کند
فِي رَوْضَةٍ شَمْسِيَّةٍ قَمَرِيَّةٍ	۱۱	تَزْهُو وَفِيهَا كُلُّ عَيْنٍ تُقْمَرُ
در باغچه که شمسیه و قمریه باشد یعنی در روی باغچه شمس و قمر است		سبز و سرخ می شود و در آن باغ هر چشم خیره می شود
قَامَ الْحَبِيبُ وَقَدْ تَمَايَلَ قَدُّهُ	۱۲	وَالْخَمْرُ مِنْ كَاسِ الْمَحَبَّةِ يُقْطِرُ
ایستاده است درست بتحقیق میل کرده است قد او		و شراب از کاسهٔ محبت قطره قطره می چکد
تَجَلَّى مَحَاسِنُهُ عَلَيَّ جَمِيعُهَا	۱۳	وَالْوَقْتُ خَالٍ لَيْسَ فِيهَا حَاضِرٌ
ظاهر شدند تمام خوبی های او بر من		یعنی وقت خالی بود که نبود در آن هیچ حاضر
شَوْقِي وَذَوْقِي الْمُدَامُ وَلَذَّتِي	۱۴	وَمُشَاهَدِي وَجْهَ الْحَبِيبِ يُنَوِّرُ
شوق من ذوق من شراب مست و لذت من		و مشاهده من روی حبیب که منور می کند
وَهُنَاكَ نَادَانِي الْحَبِيبُ وَقَالَ لِي	۱۵	مَا شِئْتَ افْعَلْهُ فَانْتَ مُخَيَّرُ
در آن جا ندا کرد حبیب مرا و گفت مرا		هر چه خواهی بکن پس تو اختیار داده شد
فَاَجَبْتَهُ رُوحِي فِدَاكَ وَمُهْجَتِي	۱۶	اَنَا فِي جَمَالِكَ دَايِمًا اَتَحَيَّرُ
پس جواب دادم او را که روح من فدای تو و جان من فدای تو		من در جمال تو همیشه تحیر می باشم

سلسلہ قصیدہ نمبر ٢٦

انا آیۃ اللہ العظیم و نورہ	١٧	انا رحمۃ فی کل ارض تنشر
من نشانِ خدائے بزرگ م و نور او ایم		من آں رحمت ام کہ در ہر زمین پراگندہ شود
وانا سوال القبر ثم حسابہ	١٨	وانا جمیع الخلق عندی یحشر
و سوال قبرام بستر حساب او یم		و تمام خلق نزدیک من حشر کردہ شوند
وانا الذی محبوب قلبی زارنی	١٩	من غیر وعد بیننا یتقرر
کسے کہ او محبوب دل من بود و زیارت کرد مرا		بدون وعدہ کہ درمیاں ما مقرر شود
وانا سقانی شربۃ من کفہ	٢٠	من خمرۃ ولھا شعاع احمر
بیاشاید مرا ایک شربت از کف خود		از شراب کہ آں شراب را شعاع سرخ بود
وانا تجلّٰی لی حبیبی حاسرا	٢١	من غیر حجب بیننا یتستر
تجلی کرد برائے من دوست من درحالیکہ حاسر بود		دیدان آں حجابہا کہ درمیان ما ستر میکند دیدہ می انداز مد
وانا سکرت بکاسہ فی خمرۃ	٢٢	تشفی السقیم و مثلھا لا یعصر
من مست شدم بکاسہ او در شرابے		کہ شفا می دہد بیماررا و مانند آں شراب افشردہ نہ شود

حل لغات
اجابت - قبول کرنا۔ مستجیب - قبول کرنیوالا
غنی - بے نیاز۔ مداومت - ہمیشگی
عفو - درگزر۔ ستر - چھپانا

تشریح:- مجیب الدعوات ہے دعا کے بعض جلد قبول
فرماتا ہے ارشاد باری ہے امن یجیب المضطر
اذا دعاہ ... خشوع و خضوع اور تضرع
سے دعا کرنے والے کو جواب دیتا ہے الا اس کی دعا
قبول کر لیتا ہے فیکشف عنہ السوء
ہر گز اس کی دعا کو رد نہیں کرتا یعنی اسی کا ارشاد
ہے نحن اقرب الیہ من حبل الورید
یعنی شہ رگ سے زیادہ قریب ہیں ہم
خشوع و خضوع اور تضرع سے اس سے رجوع
ہونے کی ضرورت ہے مظلوموں کی دعا اسے
جلد قبول ہے جب کہ وہ گڑگڑا کر دعا کرتے ہیں۔

مصرع اول	شماره	مصرع دوم
لَمَّا رَأَيْتُ جَمَالَ وَجْهِكَ مُشْرِقًا	۲۳	إِنِّي وَحَقِّكَ عَنْكَ لَا أَتَصَبَّرُ
هرگاه دیدم جمال روئے تو و درحالیکه من مشرق شدم		بدرستیکه من قسم حق از تو صبر نه می کنم
فَأَجَابَنِي تُعْطَى بِوَصْلِي دَايِمًا	۲۴	يَا عَاشِقِي فِي الْعِشْقِ أَنْتَ مُعَمَّرُ
پس جواب داده او را که بهره مند خواهی بوصل من همیشه		اے عاشق من تو معمری یعنے دائماً در عشق خواهی ماند
اِفْرَحْ وَامْرَحْ فِي رِيَاضِي دَائِمًا	۲۵	لَكَ مَا طَلَبْتَ وَكُلُّ سَعْيِكَ تُشْكَرُ
خوش باشی و سحت شادی کن در باغهائے من همیشه		مر تراست آنچه خواستی و تمام سعی تو ستوده شود آنرا
فَجَعَلْتُ أَسْقِيهِ وَيَسْقِنِي مَعًا	۲۶	وَالْكَاسُ فِي أَيْدِي سَنَاهُ يَزْهَرُ
پس شروع کردم که می نوشانیدم او را و می نوشانید مرا		و پیاله در دستہائے نیست که روشنی آن پیاله درخشانی می کند
وَالشُّرْبُ فِيمَا بَيْنَنَا لَا يَنْقُصُ	۲۷	فِي كُلِّ وَقْتٍ دَايِمًا يَتَكَرَّرُ
شراب درمیان ما کم تر نشود و نه نقصان پذیرد		در هر وقت همیشه تکرر می شود آن شراب

(ترجمه از حضرت سید شاه غلام علی قادری خلف اکبر و جانشین حضرت سید شاه موسیٰ قادری
ماخوذ از در الدین ص ۲۷۹ تا ص ۲۸۲ و نور القلوب)

وله ٢٧ ردیف السین

لَا تَسْقِنِی وَحْدِی فَمَا عَوَّدْتَنِی	١	اِنِّی اَشِحُّ بِهَا عَلٰی جُلَّاسِی
مجھے تنہا نہ پلا جبکہ تو نے مجھے خوگر بنا دیا ہے کہ		میں اپنے ہمنشینوں کے ہمراہ پیا کروں
اَنْتَ الْکَرِیْمُ وَهَلْ یَلِیْقُ تَکَرُّمًا	٢	اَنْ یَعْبُرَ النُّدَمَاءُ دَوْرَ الْکَاسِ
تو کریم ہے کیا یہ بات کریم کیلئے زیبا ہے		کہ اسکے ہم نشین دور جام مئے سے محروم ہو کر اٹھ جائیں

وله ٢٨ ردیف الفاء

(بہجۃ الاسرار)

اَلْحُبُّ سُکْرٌ خُمَارُهُ التَّلَفُ	١	یَحْسُنُ فِیْهِ الذُّبُوْلُ وَالدَّنَفُ
عشق وہ نشہ ہے جسکا خمار ہر شئے کو تلف کر دیتا ہے		(اور) جس میں لاغری اور بیماری خوش لگتی ہے
وَالْحُبُّ کَالْمَوْتِ یُفْنِیْ کُلَّ ذِیْ شَغَفٍ	٢	وَمَنْ تَطَعَّمَهٗ اُوْدِیْ بِهِ التَّلَفُ
محبت موت کیطرح ہر شغل محبت والے کو فنا کر دیتی ہے		جو اس کا مزہ چکھتا ہے تو پھر تباہی و بربادی اسکو گھیر لیتی ہے
فِی الْحُبِّ مَاتَ الْاُلٰی صَفَوْا مَحَبَّتَهُمْ	٣	لَوْلَمْ یُحِبُّوْا لَمَا مَاتُوْا وَمَا تَلِفُوْا
جن کی محبت صادق ہوتی ہے وہ عشق محبت میں (پہلے ہی فنا ہو جاتیں)		اگر ان کی محبت سچی نہ ہوتی تو نہ وہ اسطرح مرتے نہ برباد ہوتے

حل لغات: جمال - حسن - این - کہاں - ناشق - سونگھنے والا

و۲۹له ردیف القاف

	مصرع اول	مصرع ثانی
۱	هَذَا جَمَالُ اللّٰهِ فَأَيْنَ الْعَاشِقُ	وَجَرَتْ نَسِيمُ السِّرِّ فَأَيْنَ النَّاشِقُ
	حسن ایزد جلوہ گر ہے مگر مشتاق جمال تو کدھر ہے	نسیم عرفاں چل رہی ہے مگر اسے سونگھنے والے تو کہاں ہے
۲	يَا مُدَّعِي اِشْفَقْ بِنَا وَتَوَلَّنَا	بَادِرْ فَمَا هَذَا التَّعَلِّي لَائِقُ
	اے مدعیدار محبت از راہ شفقت ہم سے رشتہ محبت جوڑ	اور اس بارے میں عجلت کے غرور و تعلی تجھے سزاوار نہیں
۳	اَنَا كُنْتُ فِي بَحْرِ الْمَحَبَّةِ صَادِقًا	مَا عَافَ قَلْبُكَ فِي حِمَاي الْعَاشِقُ
	دیکھو مجھے دیکھ، کس طرح میں بحر عشق میں ثابت قدم رہا	(لیکن تجھے کیا ہو گیا) کہ تیرے دل نے تیرے چاہنے والے کی پناہ نہ لی
۴	اَيْنَ الْفُؤَادُ الْمُسْتَهَامُ يُجِيبُنَا	اَيْنَ الْمُهِمُّ وَالْمَحَبَّةُ صَادِقُ
	اے پراگندہ دل تو کہاں ہے میرے پاس آجا	تیرا عزم راسخ کہاں ہے تیری سچی محبت کدھر ہے
۵	وَلَقَدْ سَمِعْنَا بِالْوِصَالِ فَأَيْنَ مَنْ	يَسْعَى لِحَضْرَتِهِ فَمِنَّا يُوَافِقُ
	ہم کامران وصل ہو گئے تو اب اسکے وصال کیلئے	جد و جہد کرنے والے آ ہماری رفاقت اختیار کر
۶	مَا حَائِمُ نُسْقِي وَحَارِ تَطُوبُهُ	دَامَتْ تَجَلِّي وَوَقْتِي رَائِقُ
	تاہم اے گرم گرم مئے عشق پلائیں اور آتش محبت میں پھینکدیں	کہ ہمیشہ ہمیشہ دیدار دوست حاصل ہے اور وقت بھی خوشگوار ہے

حل لغات: مدعی - دعویٰ کرنے والا - بادر - جلدی کر - تعلی - شیخی بگھارنا

حل لغات: فواد - قلب - مستہام - سرگشتہ - ہم - ارادہ کرنے والا - عزم کرنے والا

حل لغات: حائم - گرم ہوا - حار - گرم - سقایہ

وَلَہٗ ۳

ذاقَ خلقی مکارمَ الاخلاقِ ۱	ثُمَّ بالصدقِ سرّنی خلّاقِ
میرے وجود نے مکارم اخلاق کا مزہ چکھا	پھر میرے خالق نے مجھے دولت صدق سے مسرور کیا
وبحفظِ العھودِ والمیثاقِ	رُفِعَتْ رایتی علی العُشّاقِ
اور بپاس حفظ عہد و پیمان میثاق	میرا علم (جھنڈا) تمام عشاق پر بلند ہوگیا

وَاقتدیٰ بی جمیعُ تِلکَ رِفاقِ

اور تمام رفقانے میری اقتدا کی

اَنا حصنٌ لِاھلِ کُلِّ فریقی ۲	ومُعینٌ لِمن یکونُ رفیقی
میرے ہر گروہ کا محافظ حصنِ حصین ہوں	اور اپنے ہر رفیق کا مدد و معاون ہوں
فُقتُ لمّا جعلتُ صدقاً صدیقی	وتنحّوا اھلُ الھواءِ عن طریقی
جب میں نے صداقت کو اپنا شعار و دوست بنالیا تو سب سے سبقت لے گیا	اور اہل حرص و ہوا میرے راستے سے ہٹ گئے

وافتح عزمَ من یرومُ لحاقی

اور جو مجھ سے ملنا چاہتے تھے انکا عزم فتح ہوگیا

حل لغات
خلق - پیدا کیا - خلق - وجود - مکارم
اعلیٰ ترین - سرّ - مسرور کیا

حل لغات
عہد - پیمان - جمع عہود - وثوق
مضبوط - میثاق - روز ازل
رایۃ - علم - جھنڈا

حل لغات ۲
حصن - فصیل - قلعہ - عون - مدد
معین - معاون

حل لغات
فقت - سبقت لے گیا

خَمْرَتِی ذِکْرِ حِبِّی مَالِكَ زُرْهَا ۳ یَا نَدِیمِی مَنْ عَارِفُ اِخْتَبِرْهَا

میرے لیے یاد محبوب ہے (اے غافل) تجھے کیا ہو گیا تو ابھی اسکا مزہ چکھ — میرے ہمدم و ہم نشین عارف اسکو اختیار کر

وَكَرِیمُ فِی طَیِّ سِرِّ نَشْرِهَا — سِرْتُ فِی الْحُبِّ سِیرَةً لَمْ یَسِرْهَا

اور اے کریم میرا ہدراہ سلوک طے کر اور اسکو پھیلا — میں نے راہ عشق و سیر و سیاحت کی ہے کہ ابھی اسکو طے نہیں کیا

عاشق فی الهوی علی الاطلاق

کسی عاشق نے مطلقاً نہیں کی

سَیِّدِی قَدْ أَتَانِی كُلَّ فَرْضٍ ۴ وَبُلِی حَاسِدِی بِدَیْنٍ وَقَرْضٍ

میرا آقا وقت معینہ پر میرے پاس پہنچا — اور مجھ سے حسد کرنیوالا قرض کی مصیبت میں مبتلا کر دیا گیا

وَسَرَتْ هِمَّتِی بِطُولٍ وَعَرْضٍ — وَسُعَاتِی تَجُولُ فِی كُلِّ أَرْضٍ

اور میری ہمت نے طول و عرض کی سیر کر لی — اور میرے نقیب دوسرے زمین میں جولاں ہو گئے (پھیل گئے)

وطبولی تضرب فی الافاق

اور میرے طبل آفاق میں بجائے جا رہے ہیں

حُلَّةُ الْغَوْثِ دَايِمًا لُبْسُ جِسْمِي ۵	فِي رِجَالِي الْوَقَارِ قُدْسِي نُسِمِي
خلعت غوثیت ہمیشہ میرے بدن کی پوشاک ہے	با وقار مردانِ خدا میں میری سہوا جلتی ہے
انا سُلْطَانُهُمْ وَمَنْ سَعَدَ قِسْمِي	ضُرِبَتْ سِكَّةُ الْمَحَبَّةِ بِاسْمِي
میں انکا بادشاہ ہوں نیز انکے جوہر شن کو خوب چلاتے ہیں	محبت کے سکہ پر میرا ہی نام کندہ ہے

وَدَعَتْنِي مَنَابِرُ الْعُشَّاقِ

اور تمام عشاق کے منبروں پر میرا ہی خطبہ پڑھا جاتا ہے

سَاقِي الْقَوْمِ يَا فَتَى صَارَ سَاقِي ۶	حَبَّذَا حَبَّذَا حَبِيبِي وَرَاقِي
اے نوجوانو! سنو میرا ساقی قوم کا ساقی ہو گیا ہے	اے زہے میرے حبیب او زہے منزلت
مذ سقاني فصرت للحق راقي	كان للقوم في الزجاجة باقي
اس کا مجھے پلانا تھا کہ میں سوئے حق بڑھنے لگا	(اب) شیشے میں کچھ بچے قوم کے لئے رہ گئی تھی

انا وحدي شربت ما كان باقي

میں نے باقی ماندہ شراب بھی تنہا پی لی

حل لغات ۵
حلۃ۔ خلعت۔ منابر۔ منبر کی جگہ
عشاق۔ عاشق کی جمع۔ مذکورہ صدر
اشعار تشریح طلب نہیں ہیں اسلئے کہ
مقصود بیان واضح ہے۔

حل لغات ۶
فتی۔ جوان۔ راقی۔ چڑھنے والا
زجاج۔ شیشہ

تشریح ۶
[illegible] عرفان و محبت بھرپور حضور کے حصہ
میں آئی۔ قصیدہ غوثیہ میں اقطاب سے
مخاطب ہو کر حضور نے یہ انکشاف کیا کہ
شربتم فضلتی من بعد سکری
ولا نلتم علوی واتصالی
یعنی میرے لئے نوشی کے بعد تم نے
بچا ہوا فضلہ پیا اور تم کو میری سی بلندی
اور قرب حق حاصل نہ ہو سکی

حضرت جامی علیہ الرحمہ نے
ایک موقع پر یہ اعتراف فرمایا کہ
حریفاں بادہ ہا خوردند و رفتند
تہی خمخانہ ہا کردند و رفتند
[illegible] مرغوں نے [illegible]
[illegible] خانہ کو خالی کر دیا اور چلے گئے

فوسا العزم والتقی حملانی	۷	ومن السفل للعلا نقلانی
عزم وتقوے کے دونوں گھوڑوں نے مجھے اٹھالیا		اور مجھے پستی سے بلندی کی سمت لے گئے
وبسرّی تفاخر الثقلان		انا شمس طلعت من جیلانی
کونین نے میرے اسرار معرفت پر فخر کیا		میں آفتاب ہوں جو جیلان سے طلوع ہوا

اشرق القوم من ضیا اشراقی

اور پوری ملت میرے جگمگانے سے جگمگا اٹھی

انا فی ذی الوجود مالی ثانی	۸	انا نلت الهدیٰ وسبع المثانی
میں عالم توحید میں یکتا ہوں کوئی میرا ثانی نہیں		ہدایت اور سبع مثانی کی میں نے دولت پائی
انا داعی الدعا للرحمٰن		انا عبد القادر وزمانی
میں رحمان سے دعا مانگتا ہوں		میں قادر کا بندہ ہوں یہ زمانہ میرا زمانہ ہے

فیه ادباء علی الدهور الباقی

جس میں ابد تک ادب دہندگان (یعنی عرفا و اولیاء) رہیں گے

وله ۳۱

إِذَا لَمْ يَكُنْ فِي الشَّيْخِ خَمْسُ فَوَائِدٍ	۱	وَإِلَّا فَدَجَّالٌ يَقُودُ إِلَى الْجَهْلِ
جب شیخ میں یہ پانچ صفات نہ ہوں		تو سمجھ لو کہ) وہ دجال ہے جو جہل کی سمت (لیکر) گھسیٹتا ہے
عَلِيْمٌ بِأَحْكَامِ الشَّرِيْعَةِ ظَاهِرًا	۲	وَيَبْحَثُ عَنْ عِلْمِ الْحَقِيْقَةِ مِنْ أَصْلِ
(اولاً) وہ احکام شریعت کا ظاہری علم رکھتا ہو		(ثانیاً) علم حقیقت کے اصول سے بحث و تحقیق پر قادر ہو
وَيُظْهِرُ لِلْوَارِدِ بِالْبِشْرِ وَالْقِرَى	۳	وَيَخْضَعُ لِلْمِسْكِيْنِ بِالْقَوْلِ وَالْفِعْلِ
(ثالثاً) جو لوگ آئیں انکے ساتھ خوش خوئی و مہمانداری سے پیش آئیں		(رابعاً) مسکین سے قولاً و فعلاً انکساری سے پیش آئے
فَذَاكَ هُوَ الشَّيْخُ الْمُعَظَّمُ قَدْرُهُ	۴	عَلِيْمٌ بِأَحْكَامِ الْحَرَامِ مِنَ الْحِلِّ
وہی شیخ عالی قدر و ذی عظمت ہے		جو (خامساً) حرام اور حلال میں فرق کر سکتا ہو
يُهَذِّبُ طُلَّابَ الطَّرِيْقِ وَنَفْسَهُ	۵	مُهَذَّبَةٌ مِنْ قَبْلُ ذُوْ كَرَمٍ حِيْلُ
(ایسا) شیخ طالبان طریقت کو مہذب کرتا ہے		کیونکہ وہ خود ہی پہلے سے مہذب اور سرتاپا کرم ہوتا ہے اور با تدبیر

فتح المبین صـ ۲۷، ۲۸ قلائد الجواہر صـ ۱۳، ۱۴

حل لغات ۱
دجل - مکر - فریب - قیادت - رہنمائی
رہبری - قاید - رہنما - یقود - رہنمائی
کر رہا ہے - گھسیٹ رہا ہے

حل لغات ۳
وارد ہونا یا آنا مراد مسافر یا مہمان
خضوع - عاجزی - انکساری

وَلَـهٗ ۳۳

قُلْ لِمَنْ طَافَ بِكَاسَاتِ الْهَوٰى	۱	وَسَقَى الْعُشَّاقَ مِمَّا قَدْ نَهَلْ
اس شخص سے کہو جس نے جام محبت کا طواف کیا ہے		اور جس نے عاشقوں کو مئے عشق پلائی ہے
مَا مُقَامَاتُ الْمُحِبِّيْنَ سِوَىٰ	۲	لَا وَلَا الْعِلْمُ سَوَاءٌ وَالْعَمَلْ
(کہ) تمام عاشقوں کے درجات یکساں نہیں ہوتے		نہ وہ سب علم و عمل میں برابر ہوتے ہیں
لَيْسَ مَنْ لَوَّحَ بِالْوَصْلِ لَهٗ	۳	مِثْلُ مَنْ سَيْرٌ بِهٖ حَتّٰى وَصَلْ
نہ طالب وصل اس شخص کے برابر ہیں		جس نے راہ سلوک طے کر کے منزل مقصود تک پہونچ گیا ہو
لَا وَلَا الْوَاصِلُ عِنْدِيْ مِثْلُ مَنْ	۴	قَرَعَ الْبَابَ وَفِي الدَّارِ دَخَلْ
میرے نزدیک واصل بھی اسکے جیسا نہیں		جس نے دروازہ کھٹکھٹایا اور پھر گھر میں داخل ہو گیا
لَا وَلَا الدَّاخِلُ عِنْدِيْ مِثْلُ مَنْ	۵	صَارَ رِدْءَهٗ فَهُوَ لِلسِّرِّ مَحَلْ
نہیں میرے نزدیک تو (گھر میں) داخل ہونے والا بھی اسکے جیسا		جو (اپنے محبوب کا) ہمدم و ہمراز ہو گیا
لَا وَلَا مَنْ صَارَ رِدْءَهٗ مِثْلُ مَنْ	۶	صَارَ اِيَّاهُمْ فَزَعَ عَنْكَ الْعِلَلْ
نہیں میرے پاس تو یہ ہمراز بھی اسکے برابر نہیں		جو ہمہ تن محبوب کا ہو گیا پس تو اپنی ساری علتوں کو ترک کر

اشعار تشریح طلب نہیں ہیں نہ ان میں کوئی
ایسا ادق لفظ آیا ہے جو حل طلب ہو
حضور نے ان اشعار میں سالکان راہ طریقت
اور عارفوں کے مدارج بیان فرمائے ہیں کہ
سب مدارج میں یکساں نہیں۔ فضلنا
بعضهم علے بعض یا فوق کل
ذی علم علیم۔ باری تعالیٰ نے ایک کو
دوسرے پر فضیلت دی ہے۔ ایک
صاحب علم کو دوسرے صاحب علم پر ترجیح
دی ہے۔ ان میں فرق مراتب کا جو قائل
نہ ہو تو اسکو "زندیق" کا لقب دیا جائیگا
بمصداق "گر فرق مراتب نکنی زندیقی"

فمحوه منه عنه فانمحى	۷	ثم لما اثبتوه لم یزل
اس کی خودی مٹا دی گئی فنا ہوگئی		اور پھر جب اسکو بقا سے سرفراز کیا گیا تو وہ ہمیشہ کیلئے باقی ہوگیا

وله ۳۴ (نشر العاطر)

رفع الحجب عن بدور الكمال	۱	مرحبا مرحبا باهل الجمال
بدور کمال سے حجابات اٹھادئے گئے		تو اہل جمال کو یہ نعمت مبارک باد
ملكوني بحبهم ورضوا بي	۲	عبد رق فسدت بين الموالي
انہوں نے مجھے اپنی محبت کا مملوک بنالیا اور مجھ سے راضی ہوگئے		(اس کا یہ نتیجہ نکلا) کہ یہ بندہ آزاد تمام آقاؤں کا سردار ہوگیا
فحوانی بصرف راح هواهم	۳	فتربيت في حجور الدلال
انہوں نے اپنی خالص محبت پلا کر مجھے مسرور کردیا		اور میں نے ان کے آغوش ناز میں تربیت پائی
عاملوني بلطفهم في غرامي	۴	فحلى في بصائر الناس حالي
میرے راہ عشق میں انہوں نے مجھ سے لطف آمیز سلوک کیا		جسکی باعث میں لوگوں کی نظروں میں خوشحال ہوگیا
ان ارادوا الصدود يفنى وجودي	۵	رحموني وانعموا بالوصال
اگر وہ مجھے باز رکھتے تو میرا وجود ہی فنا ہوجاتا		(لیکن) انہوں نے مجھ پر رحم کیا اور اپنے وصال کی مجھے نعمت بخشی

شعر	#	مصرعہ ثانی
وَاِذَا مَا غَفَلْتُ عَنْهُمْ هَدَوْنِی	۶	هٰكَذَا هٰكَذَا تَكُوْنُ الْمَوَالِی
جب میں ان سے غافل ہوتا ہوں تو وہ میری رہنمائی کر کے اپنی طرف کھینچ لیتے ہیں		ہاں ہاں آقا ایسے ہی ہوتے ہیں
سَادَتِی سَادَتِی بِحَقِّ عَلَيْكُم	۷	اِنَّنِی عِنْدَكُمْ عَزِيْزٌ وَّغَالِ
میرے آقا میرے سردار میرے حق کی تمہیں قسم		تمہارے نزدیک میں عزیز اور گران قدر ہوں
مَا بَقِی لِی حَبِيْبُ قَلْبِی سِوَاكُم	۸	مَاتَ وَهْمِی بِهٖ وَبَانَ خَيَالِی
تمہارے سوا میرے دل کا کوئی محبوب نہ رہا		میرا خیال تمہاری وجہ سے فنا ہو گیا اور میرا منشا ظاہر ہو گیا
بِحَيَاتِی عَلَيْكُمُوْ يَا سُقَاتِی	۹	رَوِّقُوا الْكَاسَ اِنَّ حِبِّی مَلَالِی
مجھے پلانے والو! تمہیں میری حیات کی قسم		مجھے وہ خالص شراب دو جس کا ساغر میرے محبوب نے پر کیا ہے
وَاَدِيْرُوا الْكُؤُسَ بَيْنَ النَّدَامٰى	۱۰	بِجَمِيْعِ الْاَنَامِ سُكْرِی بِحَالِی
اور تمام ہم نشینوں میں جام مے کا دور چلاؤ		کہ تم لوگ میرا حال دیکھ کر مدہوش ہو جاتے ہیں

(بہجۃ الاسرار ص ۲۳۷)

وله ۳۵

شعر	#	مصرعہ ثانی
طُفْ بِحَانِی سَبْعًا وَّلُذْ بِذِمَامِی	۱	وَتَجَرَّدْ لِزَوْرَتِی كُلَّ عَامٍ
بگرد من طواف آستان کن تو و تمسک بنام ما بجان کن		جریدہ شو زیارت ہائے ما را بہر حال و بہر سال از منا ہا

حل لغات
طواف - اطراف پھرنا - طف، طواف سے امر (فیروز اللغات)
ذروۃ - کسی چیز کی چوٹی
حان - سرائے (فیروز اللغات)

اِنَّ سرَّ الاسرارِ مِنْ سِرِّ سِرِّی	٢	کَعْبَتی رَاحتی وبَسْطی مُدَامی
تمامی راز و اسرار ما یہ بود از ستہ اسرارم مقرر		نمودہ کعبہ من راحت من مدام است این فراغ و سعت
کَشَفَ الحُجُبَ والسُّتُورَ لِعَیْنی	٣	وَدَعَانِی لِحَضْرَۃٍ وَمَقَامِ
کشادہ او چون حجاب پردۂ من بہ پیش چشم باشد جملہ روشن		مرا او خواند سوئے حضرت من مقام داد از قرب با خلاص
فَخَرَقْتُ السَّبْعَ السُّتُورَ جَمِیْعًا	٤	عِنْدَ عَرْشِ الْاِلٰہِ کَانَ مَقَامِی
دریدم پردہ ہائے زیر و بالا۔ چو حاصل شد مرا اندر القا با		رسیدم تا بعرش او شد مقامم۔ شدہ حاصل مرا او در کہ مرا لم
قَالَتِ الْاَوْلِیَآءُ جَمْعًا بِعَزْمٍ	٥	اَنْتَ قُطْبٌ عَلٰی جَمِیْعِ الْاَنَامِ
تمامی اولیاء بالعزم گفتند۔ در توصیف تحقیقم بہ سفتند		کہ آمخصوص تو آ عموما بسرود۔ تو ئی سر جملہ عالم قطب بود
قُلْتُ کُفُّوْا اَنْتُمْ اسْمَعُوْا اَنْصَتُوْا قَوْلِی	٦	اِنَّمَا الْقُطْبُ خَادِمِی وَغُلَامِی
گفتم پس بقوم من بتحقیق۔ شنید بہ صحبت قولم بہ تصدیق		جز این نبود کہ تحقیق این چنین است غلام و خادم و قطب محرمان است
کُلُّ قُطْبٍ وَکُلُّ شَیْخٍ وَفَرْدٍ	٧	تَحْتَ حُکْمِی یَصْغُوا الطَّیِّبَ کَلَامِی
تمامی قطب و شیخ و فرد اعظم۔ بود در زیر حکم جملہ عالم		بہ سوئے من ہمہ باشند بینا۔ کلام طیبم را جملہ شنوا
کُلُّ قُطْبٍ یَطُوْفُ بِالْبَیْتِ سَبْعًا	٨	وَاَنَا الْبَیْتُ طَایِفٌ بِخِیَامِی
تمامی قطب طوف ہفتگانہ بہ بیت کعبہ من زند ز جانہا		من آن خورشید بادشاہ سرفرازم۔ کنند طوف خیامم کعبہ بہ حرم

حل لغات

حل لغات

حل لغات

اَنَا فِي مَجْلِسِي اَرَى الْعَرْشَ حَقًّا	٩	وَجَمِيعُ الْاَمْلَاكِ فِيهِ قِيَامُ
منم بینا بسوئے عرش تحقیق ۔ یہ تمکین نیست خود را قصد توفیق		ملائک جملگی ور دے مقیم اند ۔ بقرب و منزل خود مستقیم اند
سَائِرُ الْاَرْضِ كُلُّهَا تَحْتَ حُكْمِي	٨	وَهِيَ فِي قَبْضَتِي كَفَرْخِ الْحَمَامِ
تمامی ارض جملہ زیر حکم ۔ مرا باشد برو احکام محکم		تمامی آن زمین بالا و از لپیت ۔ بدستم چون کبوتر بچہ ہست
وَمُرِيدِي اِذَا دَعَانِي بِشَرْقٍ	١١	اَوْ بِغَرْبٍ اَوْ نَازِلٍ بِحَرْطَامِ
مریدم گر بشرق و غرب خواہد ۔ ز نام از دل بقا ند		و یا در بحر اعظم گشتہ نازل ۔ بگیرد نام پاک خود از دل
فَاَغِثْهُ لَوْ طَارَ فَوْقَ هَوَاءٍ	١٢	اَنَا سَيْفُ الْقَضَاءِ لِكُلِّ خَصَامِ
فریاد من او را ہمال دم ۔ اگر او بپرد فوق ہوا		منم سیف قضا بر جملہ دشمن ۔ فروغ قدرتم گشتہ ست روشن
فَرَسُ الْعِزِّ تَحْتَ سَرْجِ جَوَادِي	١٣	وَرِكَابِي عَالٍ وَعَضْدِي مُحَامِي
رہوار عزت میری زین سمتا کے نیچے ہے		میرا رکاب بلند و بالا ہے میری تلوار میری حامی ہے
وَاِذَا مَا جَذَبْتُ قَوْسَ مَرَامِي	١٤	كَانَ نَارُ الْجَحِيمِ مِنْهَا سِهَامِي
جب میں اپنی کمان مقصود کا چلہ کھینچتا ہوں		تو اس سے میرا نشانہ آتش دوزخ بنتا ہے
مَطْلَعُ الشَّمْسِ ثُمَّ اَقْصَى الْغُرُوبِ	١٥	خَطْوَتِي اَوْ اَقَلُّهَا بِاهْتِمَامِ
آفتاب کے طلوع ہونے کی جگہ سے انتہائی غروب ہونے کے مقام تک کا فاصلہ		میرے عزم و ہمت کے آگے ایک قدم بلکہ اس سے بھی کم ہے

حل لغات ١٠
سائر ۔ تمام ۔ فرخ ۔ بچہ
حمام ۔ کبوتر

حل لغات ١٢
استغاثہ ۔ فریاد ۔ اغثہ ۔ میں اسکی فریادرسی کروں گا ۔ سیف ۔ تلوار ۔ خصم ۔ دشمن
ایک نسخے میں طار کے بجائے کان آیا ہے ۔

حل لغات ١٣
فرس ۔ گھوڑا ۔ رہوار ۔ سرج ۔ زین
جواد ۔ زیادہ سخاوت کرنے والا ۔
عضد ۔ شمشیر ۔ محام ۔ حمایت کرنے والا

حل لغات ١٤
جذب ۔ کشش ۔ کھینچ ۔ مرام ۔ مقصد
مراد ۔ سہام ۔ جمع سہم ۔ تیر ، اشارہ ہے

حل لغات ١٥
اقصیٰ ۔ انتہائی ۔ آخری ۔
خطوة ۔ قدم

يَا مُرِيْدِيْ لَكَ الْهَنَا بِدَوَام	۷	عَيْشُ عِزٍّ وَرِفْعَةٍ وَاحْتِرَام
میرے مرید تیرے لئے دائمی مسرت		مسرت اور عزت اور عظمت و احترام مبارک
اَنَا عَبْدُ الْقَادِرِ طَابَ وَقْتِيْ	۷	جَدِّيَ الْمُصْطَفٰى شَفِيْعُ الْاَنَام
من عبد القادر خوش وقت دارم۔ یہ خوش وقتی تا روزگارم		محمد مصطفٰے جد بزرگوار است شفیع است شہنشاہ انام است
فَعَلَيْهِ الصَّلٰوةُ فِيْ كُلِّ وَقْتٍ	۸	وَعَلٰى آلِهٖ بِطُوْلِ الدَّوَام
آپ پر ہر وقت درود		اور آپ کی آل پر تا ابد ہمیشہ ہمیشہ

(بہجۃ الاسرار)

ولہ ٣٦

لِيْ هِمَّةٌ بَعْضُهَا اَعْلٰى عَلَى الْهِمَم	۱	وَلِيْ هَوًى قَبْلَ خَلْقِ اللَّوْحِ وَالْقَلَم
میری وہ ہمت ہے کہ اسکا اقل ترین حصہ تمام ہمتوں پر غالب ہو جاتا ہے		اور میرا عشق لوح و قلم کی تخلیق کے پیشتر سے ہے
وَلِيْ حَبِيْبٌ بِلَا كَيْفٍ وَلَا مِثْلٍ	۲	وَلِيْ مَقَامٌ وَلِيْ رَبْعٌ وَلِيْ حَرَم
میرا حبیب بے چون و بے چگوں ہے		اور میرے لئے ایک مقام ایک منزل اور ایک خاص حرم ہے
حُجُّوْا اِلَيَّ فَدَارِيْ كَعْبَةٌ نُصِبَتْ	۳	وَصَاحِبَا بَيْتِ عِنْدِيْ اَلْحَمِيْ حَرَمِيْ
میرا قصد کرو کہ میرا گھر کعبہ ٹھیرایا گیا ہے		اور صاحبا البیت میرے پاس ہیں اور میرا صحن صحن حرم ہے

لا تستقر ولا تصحو اضابرہ	۴	حتی ایلوح لہ المحبوب کالعلم
اس کے راز کا پتہ چلایا جا سکتا ہے اور نہ اس کے امور ظاہر ہو سکتے ہیں		جب تک کہ خود محبوب علم کی طرح ظاہر نہ ہو جائے
وجدت حول الحمی فرسان معرکۃ	۵	سیوفہم مشہرات قصدہم عدمی
میں نے چراگاہ کے ارد گرد جنگی سوار دیکھے		کھلی تلواریں بے نیام تھیں اور جو مجھے نابود کرنا چاہتے تھے
فجلت فیہم وفی ایدی لہم تبر	۶	ولوا انہزاما ألحوا الہزم بالرغم
میں ان میں کود پڑا ان کے مقابلے کیلئے اور میرے ہاتھ میں تبر تھا		وہ پیٹھ پھیر کر شکست کھا کر اور خاک آلود ہو کر بھاگ گئے
خضت البحار واظہرت جواہرہا	۷	فلم ار قدما تعلو اعلی قدمی
میں نے (معارف کے) دریاؤں میں غوطہ زنی اور ان کے جواہر ظاہر کیے		میں نے کوئی ایسا قدم نہ دیکھا جو میرے قدم پر سبقت کی ہو
تلک عصای التی فیہا مآرب لی	۸	وقد اہش بہا طورا علی غنم
یہ میرا عصا ہے جس میں کئی فائدے ہیں		میں اس سے ایک ڈھنگ سے بکریاں ہانکتا ہوں
ان القہا تلقف کلما صنعوا	۹	اذا اتونی بسحر من کلامہم
اگر میں اسکو ڈال دوں تو انہوں نے جو بنا رکھا ہے نگل جائے		جبکہ وہ اپنے سحر آفریں کلام سے میرا مقابلہ کریں

(فیوضات ربانیہ)

حل لغات

تشریح

حل لغات

وَلَہٗ ۳۷

رُوحِی اَلِفَتْ بِحُبِّکُمْ فِی الْقِدَمِ	۱	مِنْ قَبْلُ وُجُودِھَا وَھِیَ فِی الْعَدَمِ
میری روح ازل ہی سے تمہاری محبت سے مانوس ہو چکی ہے		جبکہ اسکا وجود بھی نہ تھا اور وہ کتم عدم میں تھی
ھَلْ یَجْمُلُ بِیْ مِنْ بَعْدِ عِرْفَانِکُمْ	۲	اَنْ اَنْقُلَ عَنْ طُرُقِ ھَوَاکُمْ قَدَمِیْ
تمہیں جاننے کے بعد کیا مجھے زیبا ہے		کہ میں تمہاری راہ محبت سے اپنا قدم ہٹا لوں

(قلائد الجواہر ص ۲۶ حیات جاودانی)

وَلَہٗ ۳۸

وَمَا یَنْفَعُ الْاِعْرَابُ اِنْ لَمْ یَکُنْ مُتَّقِی	۱	وَمَا ضَرَّ ذَا التَّقْوٰی لِسَانٌ مُعَجَّمٌ
پھر اعراب جاننا یعنے عالم ہو جانا مفید نہ ہوگا جب تک تقویٰ نہ ہو		اور اگر تقویٰ ہو علم نہ ہو زبان گنگی ہو تو بھی کوئی نقصان نہ دیگی

وَلَہٗ ۳۹ ردیف النون

قلائد الجواہر ص ۷۵

فَتَجَلّٰی لِی غَیْرُ مُحْتَجِبٍ	۱	وَانْجَلَتْ بِالنُّوْرِ اَذْھَانُ
بلا حجاب اس نے تجلی کی		جس کے نور سے ذہن چمک اٹھے

حل لغات

تجلی ۔ تجلی کی ۔ جلوہ گر ہوا ۔ حجاب ۔ پردہ
محتجب ۔ ڈھانکنے والا ۔ انجلت ۔ واضح ظاہر ہوئے ، روشن ہوگئے
ذھن ۔ دماغ ۔ جمع اذھان

حل لغات - والہین - حیران وسرگشتہ - اردان - ردن بمعنی آستین

وتمشوا والهين به	٢	وجيوب القوم اردان
(اس تجلی کا یہ نتیجہ ہوا کہ) سب سرگشتہ ہو کر اس انداز سے چلنے لگے		کہ ان کے جیب و دامن (پھٹ کر) آستین بن گئے

نفح الطیب ص... قلائد الجواہر ص...

وله ٣٩ ردیف الہا

انا راغب فيمن تقرب وصفه	١	ومناسب لفتى تلاطف لطفه
میں اسکی ذات سے رغبت رکھنے والا ہوں جسکے اسماء و صفات (ہم سے) قریب		اور ایسے (نوجوان) سے منسوب ہوں جسکے الطاف نہایت لطیف ہیں
ومفاوض العشاق في اسرارهم	٢	من كل معنى لم يسعني كشفه
اور عشاق کے اسرار میں فیض رساں ہوں		جس کا کسی طرح مجھ سے اظہار ممکن نہیں ہے
قد كان يسكرني مزاج شرابه	٣	واليوم يصحيني لديه صرفه
ابتداً مجھے اسکی آمیختہ شراب بھی مست کر دیتی تھی		اور آج خالص شراب بھی مجھے ہوشیار رکھتی ہے
واغيب عن رشدي باول نظرة	٤	واليوم استجليه ثم ازفه
میں ابتداً پہلی نظر ہی میں ہوش وحواس کھو بیٹھا تھا		مگر آج اس کے جلوے دیکھتا ہوں اور اسمیں گم ہو جاتا ہوں

(نفح الطیب ص٢٦ قلائد الجواہر ص٢٨)

ولہ ۴۰

۱	فاءُ الفقیرِ فناءُهُ فی ذاتہ	وفراغُهُ من نعتِہ وصفاتہ
	فائے فقیر سے فنا فی اللہ مراد ہے	اور اپنے اسماء و صفات سے خالی ہو جاتا ہے
۲	والقافُ قوّۃُ قلبہ لحبیبہ	وقیامُهُ للہ فی مرضاتِہ
	اور قاف فقیر سے مراد اسکی قوت قلب ہے	اور رضائے الٰہی پر اسکا قیام ہے
۳	والیاءُ یرجو ربَّہٗ ویخافُہٗ	ویقومُ بالتقویٰ بحقِّ تقاتہ
	اور یائے فقیر سے مراد اسکا رحمت الٰہی کا امیدوار ہونا اور اس سے ڈرنا ہے	اور تقوے پر جیسا چاہئے اس طرح قیام ہے
۴	والرّاءُ رقّۃُ قلبہ وصفاؤہٗ	ورجوعُہٗ للہ عن شہواتہ
	اور رائے فقیر سے رقت اور صفائی قلب ہے	اور اپنی خواہشات سے رجوع الی اللہ ہونا ہے

(بہجۃ الاسرار)

ولہ ۴۱

۱	اِن اَبطأت غارۃُ الارحامِ وابتعدت	عنّا فاسرعُ شیئٍ غارۃُ اللہ
	اگر اہل قرابت مدد میں دیر کریں اور کنارہ کشی اختیار کریں	تو خدا کا لشکر ہماری عاجلانہ امداد کیلئے کافی ہے

بسلسلہ صفحہ سابق
یہ آغاز عشق کی بات ہے پھر رفتہ رفتہ
عاشق میں جلوہ یار کی مشاہدہ فنا حیثیت پیدا ہو جاتی
ہے۔ صوفیاں کے نزدیک بھی دو حالتیں ہیں
حالت سکر۔ حالت صحو۔ حالت سکر ابتدائی
حالت ہے جو مقام فنا میں حاصل ہوتی ہے
جبکہ صوفی غلبہ مشاہدات سے مست و بیخود
ہو جاتا ہے عام مجذوبوں کی یہی حالت ہوتی ہے
اس کے بعد سالک مقام بقا میں قدم رکھتا ہے
اور حالت صحو میں آجاتا ہے۔

۴۱ لغات
ابطأ۔ دیری۔ غارۃ۔ جماعت لشکر
گروہ۔ ابتعدت۔ دیر سے بعید دوری
اختیار کرے۔

مصرع اول	نمبر	مصرع دوم
یا غارة الله حثّی السیر مسرعة	۲	فی حل عقدتنا یا غارة الله
اے جند الله جلد از جلد		ہماری مشکلوں کو رفع کرنے کیلئے پہونچو
ضیق احاط بنا فی کل ناحیة	۳	واظلم جللا والحمد لله
ہر طرف سے مصیبت نے ہمیں گھیر لیا ہے		اور تنگ و تاریک کر دیا ہے بہرحال خدا کا شکر ہے
لم یرتجی کشف ضیٔ ثمّ حادثة	۴	فی کل نائبة الّا من الله
مصیبت اور حادثہ کے ازالہ کی کسی سے توقع نہیں		کی تاریکی میں سایہ بھی جدا رہتا ہے انسان سے
فثق به فی ملمّات الامور ولا	۵	تجعل یقینک یوما غیر ما الله
پس تم الم انگیز امور میں اللہ پر بھروسہ کرو		اور بجز اللہ کے کسی پہ کسی دن بھی اعتماد نہ کر
انّ الشداید مهما ضاقت انفرجت	۶	لا تقنطنّ اذا من رحمة الله
یقیناً جب مصیبتیں شدید ہو جاتی ہیں تو آسان ہو جاتی ہیں		لہذا ہرگز اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہونا
کم من لطایف اولاها الاله وکم	۷	اشیاء لا تحصی من نعمة الله
اللہ تعالیٰ نے کتنی مہربانیاں عطا فرمائی ہیں		اور کتنی نعمتیں سرفراز کی ہیں جنکا شمار نہیں ہو سکتا
له علینا جزیل الفضل منتشرا	۸	فی کل جارحة فضل من الله
ہمارے حال پہ اس کا احسان عظیم ہے		ہر اذیت و جارحیت میں اللہ کا فضل ہوتا ہے

فافزع سريعا بقلب محرق وجل	٩	مستعطفا خائفا من سطوة الله
پس سوز وگداز اور قلب بریاں سے گڑگڑا کر مانگو		اس کی رحمت کا امیدوار بنکر اسکی سطوت سے ڈرتے ہوئے
وقل اذا ضاقت الاحوال مبتهلا	١٠	برفع صوت الا يا غارة الله
اور جب کبھی کوئی پریشانی تنگ حال کرے تو الحاح وزاری سے		باآواز بلند خدا کے لشکر کو آواز دو
فلي خناق الذي قد ضاق في عجل	١١	ونفسي كربتي يا غارة الله
اس مصیبت کو رفع فرما جو میرا گلا گھونٹ رہی ہے		اور میری بے چینی کو اے لشکر خداوندی دور فرما
مالي ملاذ ولا ذخر الوذ به	١٢	ولا عماد ولا حرز سوى الله
میرے کوئی پناہ دہندہ ہے اور کوئی ملجا وماوی جس میں پناہ مانگوں		اور نہ بجز اللہ کے کوئی سہارا اور نگہبان ہے
ارجوه سبحانه ان لا يخيب لي	١٣	ظنا فحسبي ما ارجوه في الله
اللہ سبحانہ تعالی سے امید کرتا ہوں کہ مجھے محروم و مایوس نہ کریگا		اسکے متعلق میری گمان اور توقعات کے بارے میں
يا نفس قولي اذا ضاق الخناق الا	١٤	يا غارة الله حثي يا غارة الله
اے نفس جب مصیبت تجھے تنگ کرے تو پکار اٹھ		اے اللہ کے خاص بندو آ کر الہی میری مدد کرو
كم وحتى وكم هذا التوان وكم	١٥	كم ايها النفس اعراضا عن الله
یہ سہل انگاری اور یہ تساہل کب تک		اے نفس اللہ سے یہ روگردانی تابکے

حل لغات: محرق - جلانے والا۔ مستعطف - رحمت کا طلب کرنا

حل لغات: الحاح - زاری - عاجزی

حل لغات ١٢: ملاذ - پناہ دہندہ، جس سے میں پناہ مانگوں۔ عماد - ستون وسیلہ۔ الوذ بہ - فریاد کروں

حل لغات ١٣: رجاء - امید - توقع - آرزو۔ خیبۃ - ناکامی - مایوسی - محرومی

حل لغات ١٥: توانی - کاہلی - سستی۔ اعراض - روگردانی - انکار

آہ علیٰ عمرٍ منّی مضیٰ فرطا	۱۶	سبھللا لم یکن فی طاعۃ اللہ
حیف اس زندگی پر جو بیکار گذر گئی		اور طاعت الٰہی میں نہ رہی
الوم نفسی وقلبی ربّما رجعا	۱۷	عن المعاصی بتوفیق من اللہ
میں اپنے نفس اور قلب کو ملامت کرتا ہوں بہت ممکن ہے		کہ یہ دونوں بتوفیق ایزدی گناہوں سے باز آئیں
فربّما بکیا خوف الذنوب وما	۱۸	قد اسلفا من خطیّات الی اللہ
یہ اپنے گناہوں کے خوف سے اور اب تک		جو درحقیقت اللہ کی خلاف ورزی ہوئی رو پڑے
فلم تزل طول ما عمّرت متّکلا	۱۹	فما ینوبک من امر علی اللہ
پس تو اپنے عرصۂ حیات میں بھروسہ		ہر بات میں جو تجھے تکلیف دے مضرت پہونچائے اللہ پر رکھ
الصّبر درعٌ حصینٌ من تدرّعہٗ	۲۰	یکفہ المکارہ والاسواء من اللہ
صبر ایک ایسا محافظ زرہ ہے جو اسکو پہن لیتا ہے		وہ اسکو مکروہات اور برائیوں سے بفضل الٰہی محفوظ ہونے کیلئے کافی ثابت ہوتا ہے
ما استعمل الصّبر انسانٌ فعضّ بہ	۲۱	رأیا ولا جاءہٗ بؤسٌ من اللہ
جب تک انسان صبر سے کام لیتا ہے اور اصابت		رائے پر کاربند ہو تو انشاء اللہ اسکو کوئی خوف و ہراس لاحق نہ ہوگا
الصّبر فی جملۃ الاشیاء مغتنمٌ	۲۲	وصاحب الصّبر محمودٌ من اللہ
صبر تمام امور میں مغتنم ہے		اور صبر کرنے والا بھی اللہ کے نزدیک قابل ستائش ہے

مصرع اول	نمبر	مصرع ثانی
لاتايسى نفحة تاتى فربّما	۲۳	تاتيك بعد ياسٍ رحمة الله
مایوس نہ ہو کہ اکثر رحمت الٰہی کا جھونکا		مایوسی کے بعد تیرے پاس ضرور آئے گا
الحمد لله حمدًا دايمًا ابدًا	۲۴	والحمد لله ثمّ الحمد لله
تمام دائمی اور ابدی حمد پروردگار کے لئے		حمد بعد حمد کرات و مرات
الحمد لله ربّ العالمين على	۲۵	ماكان يلهمنى الحمد لله
دونوں جہاں کے لئے حمد و ثنا		جس نے مجھے حمد و ثنا کرنے کی توفیق دی
ثم الصّلوة بمحمود السّلام على	۲۶	محمّد المصطفٰى من خيرة الله
پھر درود اور سلام محمود		محمد مصطفےٰ پر جو اللہ کے برگزیدہ بندے ہیں
والآل والصحب ثمّ التّابعين فهم	۲۷	فى سنّة المجتبٰى ذى سنّة الله
اور آپکی آل اور آپکے اصحاب پر تابعین پر کہ وہ		سنت احمد مجتبےٰ اور سنت الٰہی میں مشغول ہیں
ماحثّت المركب موتمًا لكاظمة	۲۸	تبغى جوار النّبى الهادى الى الله
جب تک کاظمہ کی جانب سے بسرعت تمام سوار آتے رہیں		نبی اکرم کے جوار رحمت کی تلاش میں جو اللہ کیجانب رہنمائی کرنیوالے ہیں

المجموعة الفريدية ص ۳۰۹ - ۳۱۰

وَلَہٗ ۴۲ ردیف الهمزہ

یَادَارَ اسمآءِ بَانَتْ عَنْكِ اَسْمَاءُ	۱	وَاصبحت بعدذاك الانس قفرآءُ
آے ایوان عظمت و رفعت تحقیق سے اوصاف وجود کا ظہور ہوا		اور اس ایام رفعت (انس و محبت) کے بعد آپ وگیۓ چٹیل میدان بھی نمایاں ہوگئے
بَانَتْ فَلَا الْبَانُ مَهْزُوزٌ شَمَائِلُهٗ	۲	كَلَّا وَلَا الرَّوْضَةُ الْغَرَّاءُ غَنَّاءُ
اسکی محبوب کی استر وصورت شکل شمائل کا نہ درخت بان تشبیہ دی جاسکتی ہے		اور لہلہاتے اور دمکتے ہوئے چمن درختوں کی شاخیں ہل کر اسکی مدح سرائی کرسکتی ہیں

(قلائد الجواہر صنک)

وَلَہٗ ۴۳

یَارَبِّ اَظْفِرْنِیْ بِنَیْلِ مَطَالِبِیْ	۱	مِنْ فَیْضِ جُوْدِكَ اَرْحَمَ الرُّحَمَاءِ
خداوندا ظفردہ از عنایت بہ ایصال مطالب باز رحمت		ز فیض بخشش انعام احسانِ الرحم الرحماء وسبحان
وَاَظْهِرْنِیْ جُوْدًا فِی الْوُجُوْدِ مُسَلَّطًا	۲	عِلْمًا وَّحِلْمًا مِّنْ عَظِیْمِ عَطَاءِ
بکن ظاہر بخششہا و اکرام بہ تو پیشتی راہ وجود را از انعام		مسلط کن بمن از علم و حکمت بہ عظیم است این عنایا و نعمت
وَاَلْبِسْنِیْ اَوْصَافَ الْکَمَالِ تَقَدُّمًا	۳	لِمَنْ سِرِّكَ الْمَخْزُوْنِ یَا مَوْلَایْ
لباسے از کمالاتم بپوشاں بہ اوصاف تقدس تا پاکاں		ز سترِ غیب و اسرار حقیقت۔ تو اے مولائے خلاق قدرت

وَاکشِفنی انوارَ الحقائقِ جُملۃً	۴	الاکوانَ حتّٰی لا اَریٰ بغطائی
کشف بر من بانوار حقائق ۔ تمامی راز و اسرار حقائق		تا جلہ حقیقتہائے اکوان ۔ نہ بینم تا حجاب خود بہ امکاں
وَاکحُل باثمدِ الشُّہودِ بصیرتی	۵	فجمالُ وجہکَ مُنیتی ومُنائی
زکحل شہود آب عزت ۔ بکن روشن مرا چشم بصیرت		جمالے روئے خوبت آرزویم ۔ کمال از آرزو و جستجویم
وَاَشخصنی اَنوارُ العُلومِ اریٰ بہا	۶	مَرقُومۃَ الاشیاءِ فی الآنائی
ز انوار علومم کن معین ۔ کہ تا بینم از و احوال روشن		تمامی بنگرم مرقوم و مقدم ۔ ز اشیاء جملہ اش در آں معلوم
یاحیُّ یاقیّومُ اَحی مُہجَتی	۷	بانوارِ ذاتِکَ یاسمیعَ دُعائی
بکن اے حی قیوم از عنایت ۔ دلم را زندہ از فیض کرامت		بنور پاک ذات از قرب قریب ۔ تو ئی شنوا دعائم راز رحمت
یاذَالجلالِ وذالجمالِ وذالعُلیٰ	۸	یاکامِلَ الاوصافِ والاسماءِ
کریما ذوالجلال و ذوالجمال ۔ قدیر و کارساز و ذوالجمال		ز اکامل باوصاف کمالات ۔ و اے اکمل بہر اسمائے حسنات
وَصلِّ علی المختارِ خیرِ عبادِکَ	۹	المبعوثِ بالفرقانِ فی الدُّنیا
اور تیرے بہترین بندے (احمد) مختار پہ درود بھیج		جو دنیا میں فرقان (حق و باطل کو جدا کرنیوالی کتاب) لیکر آئے

نوٹ: آخری شعر کا حضرت جامیؒ کا منظوم ترجمہ نہ مل سکا۔

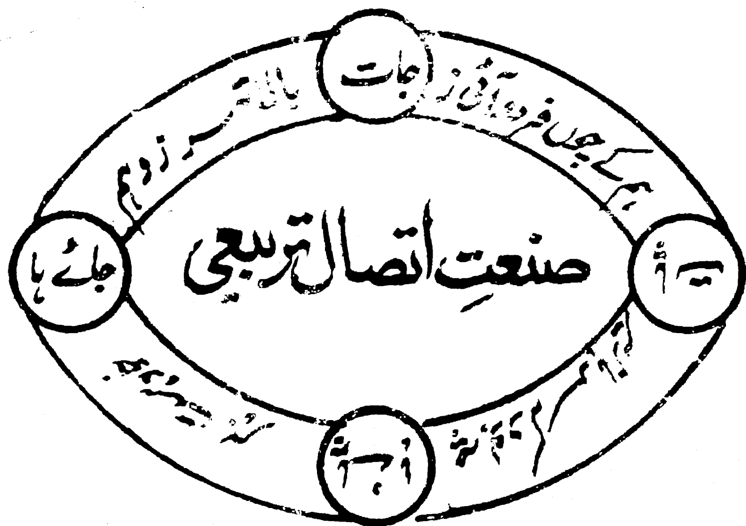
وَلَـهٗ

قَصِيدَہ خَمرِيَّہ

تذکرۃ الکرام" میں مولانا شاہ عبدالحق فرنگی محلی نے لکھا ہے کہ یہ قصیدہ عالم وجد وکیف کی ایک صدا ہے جس سے دل راحت محسوس کرتا ہے "فتوح الغیب" کے حاشیہ پر لکھا ہے کہ جب حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ اس قصیدے کے بعض اشعار پڑھتے تو آخر میں ارشاد فرماتے ولا فخرا وھذا من فضل ربی۔ مولانا سید بہاء الدین جیلانی ثم المدنی نے "غنیۃ الطالبین" کے حاشیہ پر لکھا ہے کہ جو سالکان طریقت معمولاً اس قصیدہ کو بعد ذکر پڑھتے ہیں ان کے روحانی مراتب میں حیرت انگیز ترقی ہوتی ہے۔ خوف وہراس کے موقع پر اس قصیدے کو پڑھنے سے سکون دل کی نعمت حاصل ہوتی ہے اور خوف وہراس کے بادل بہت جلد دور ہو جاتے ہیں۔

۱	سَقَانِی الْحُبُّ کَاسَاتِ الْوِصَالِ	فَقُلْتُ لِخَمْرَتِی نَحْوِی تَعَالِی
	داد جاناں در کفم جام وصال گفتم اے ساقی بمن کن انتقال	از عشقم جام وصل کبریا پس بگفتم بادہ ام را سوئیم آ
۲	سَعَتْ وَمَشَتْ لِنَحْوِی فِی کُؤُوسٍ	فَهِمْتُ بِسُکْرَتِی بَیْنَ الْمَوَالِی
	پس بیامد پیش من جام وصال پس زخود رفتم میان اہل حال	شد رواں در جام باشوقیم بعال۔ والہ مستم شدم از سرحال
۳	وَهِیمُوا وَاشْرَبُوا أَنْتُمْ جُنُودِی	فَسَاقِی الْقَوْمِ بِالْوَافِی مَلَانِی
	درکشید از شوق اے رندان حلال۔ از خمارمن بہ بخشید امین ہلال	لیکن بہ بزم عشق مے نیلیں خمیدیز از لذت شام مر شام تماچوش شد ساقی خمخانہ فیض خدا جام مالامال بخشید مرا

فَقُلْتُ لِسَائِرِ الْاَقْطَابِ لُمُّوْا	۴	بِحَالِیْ وَادْخُلُوْا اَنْتُمْ رِجَالِیْ
پس گفتم جملهٔ اقطاب را . در حالِ من در آیید اے رجال		گفتم اے قطباں ہوں شاں من جملہ در آئید مردانِ من
شَرِبْتُمْ فَضْلَتِیْ مِنْ بَعْدِ سُکْرِیْ	۵	وَلَا نِلْتُمْ عُلُوِّیْ وَاتِّصَالِیْ
دردکے از پیمانۂ من خوردہ اید . مرشما را نشہ ام باشد محال		شدہ ہم سرشار و مخمور می جشید . رفعت تا قرب و علوم کشید
مَقَامُکُمُ الْعُلٰی جَمْعًا وَّلٰکِنْ	۶	مَقَامِیْ فَوْقَکُمْ مَا زَالَ عَالٍ
گرچہ بس عالی ست جا ہائے شما . در مقام من بود وصف کمال		جائے تاں بالا و لیکن جایم بود . فوق تاں از روز اول تا ابد



اَنَا فِیْ حَضْرَةِ التَّقْرِیْبِ وَحْدِیْ	۷	یُصَرِّفُنِیْ وَحَسْبِیْ ذُوالْجَلَالِ
من یگانہ در جناب قربتم . بر مدارج برترم بس ذوالجلال		یکہ در قربم خدا گردانم . حال و کافی آں جلیل داد دم

مصرع اول	نمبر	مصرع دوم
اَنَا البَازِیُّ اَشْهَبُ کُلِّ شَیْخٍ	۸	وَمَنْ ذَا فِی الرِّجَالِ اُعْطِیْ مِثْلِی
شاه بازم من زہر پیرے جواں کیست آں کو یافتہ چوں من کمال		باز اشہب و شیخاں چوں حمام کیست در مرداں کہ چوں من یافت کام
کَسَانِی خِلْعَةً بِطِرَازِ عَزْمٍ	۹	وَتَوَّجَنِی بِتِیْجَانِ الْکَمَالِ
خلعتم پوشاک حق با نقش عزم ساخت سلطانم بہ تیجان کمال		خلعتم با خوش نگار عزم داد۔ بر سرم صد تاج دارائی نہاد
وَاَطْلَعَنِی عَلٰی سِرٍّ قَدِیْمٍ	۱۰	وَقَلَّدَنِی وَاَعْطَانِی سُؤَالِی
اطلاعم داده بر راز قدیم۔ خواجه ام نموده باذل السؤال		آگہم فرمود بر راز قدیم۔ عہدہ داد و جملہ کامم آں کریم
وَوَلَّانِی عَلَی الْاَقْطَابِ جَمْعًا	۱۱	فَحُکْمِی نَافِذٌ فِی کُلِّ حَالٍ
والیم بر جملہ اقطاب ساخت۔ حکم من جاری شده ہر حال		والیم کردہ بر اقطاب جہاں۔ پس بہر حالت حکم من رواں
فَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّی فِی بِحَارٍ	۱۲	لَصَارَ الْکُلُّ غَوْرًا فِی الزَّوَالِ
پس بہ دریا راز خود گر افگنم خشک گردد چوں زمین پامال		راز خود گر افگنم اندر بحار۔ جملہ گم گردد فرو رفتہ بحار
وَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّی فِی جِبَالٍ	۱۳	لَدُکَّتْ وَاخْتَفَتْ بَیْنَ الرِّمَالِ
رازم از جلوه زہم گردد جبال		پارہ پارہ گشتہ پنہاں در رمال
وَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّی فَوْقَ نَارٍ	۱۴	لَخَمَدَتْ وَانْطَفَتْ مِنْ سِرِّ حَالِ
پر تو راز افگنم گر بر آتشم		سرد خامش گردد از رازم سعیر

وَلوالقيتُ سِرّی فوقَ ميتٍ	١٥	لقامَ بقدرةِ المولےٰ تعالی
باز خوذ بر مرده گر بر افگنم		زنده به خیزد باذن ذوالکرام
وَمامِنها شهورٌ اَوْدهورٌ	١٦	تمرّ وتنقضی الّا اَتی لی
نیست شہرے نیست دہرے را مرور		تا نیاید بر دوام پیش از ظہور
وَتخبرنی بما یأتی ویجری	١٧	وتُعلمنی فاقصرُ عن جدالی
جملہ گوید بامن از حال وصفت		از جدالم دست کوتاه باید ست
مُریدی هِم وطِبْ واشطح وغنّ	١٨	وَافعل ماتشاء فالاسم عالٍ
بنده ام خوش می سرا بیباک دست		هرچه خواهی کن که نسبت برترست
مُریدی لاتخف اللّٰهُ ربّی	١٩	عطانی رفعةً نلتُ المنالِ
رب من حق بنده از ترس مثال		رفعتم آمد رسیدم تا منال
مُریدی لاتخف واشٍ فانّی	٢٠	عزومٌ قاتلٌ عندَ القتالِ
بنده ام ترسے مدار از بد سگال		سخت عزم و قاتلم وقتِ قتال
طُبولی فی السماءِ والارض دُقّت	٢١	وشاؤس السعادة قد بدالی
تو بتم در خضری دعنبرا زدند		شد نقیب موکبم بخت بلند

حل لغات ۲۳ خردل - رائی

حل لغات ۲۴ بدر - چودھویں رات کا چاند - بدر کمال

حل لغات ۲۵ درس - سبق - درست - میں نے پڑھا - صرت - میں ہوگیا - سعد - بھلائی نیکی - مولی - آقا

حل لغات ۲۶ رجال - مرد - جمع رجال - ہواجر - گرمی دوپہر

حل لغات اعلام - علم کی جمع - رأس - چوٹی

بلادُ اللهِ مُلکی تحت حُکمی	۲۲	و وقتی قبل قلبی قد صفالی
ملک حق ملکم زیر فرمان من		وقت من شد صاف پیش از جان من
نظرتُ الی بلادِ اللهِ جمعاً	۲۳	کخردلۃٍ علی حُکمِ اتصالِ
در نگاہم جملہ ملک ذوالجلال		دانہ خردل ساں بحکم اتصال
و کلُّ ولیٍّ لہٗ قدمٌ وانّی	۲۴	علی قدمِ النبیّ بدرِ الکمالِ
ہر ولی را یک قدم ناوند وما		بر قدم پائے نبی بدر العلے
درستُ العلمَ حتّی صرتُ قطباً	۲۵	و نلتُ السعدَ من مولی الموالی
درس کردم علم تا قطبے شدم		کردہ مولائے موالی اسعدم
رجالی فی ہواجرہم صیامٌ	۲۶	وفی ظلمِ اللیالی کاللآلی
در تموز روز چشم روزہ دار		در شب تیرہ چو گوہر نور بار
انا الحسنی والمخدعُ مقامی	۲۷	واقدامی علی عنقِ الرجالِ
از حسن نسل من در مخدع مقام		پائے من بر گردن جملہ کرام
انا الجیلی محیُّ الدین اسمی	۲۸	واعلامی علی راسِ الجبالِ
سوادم جیلاں ونامم محی دین		رایتم بر کلہ ہائے کوہ بین

کوئی ہو لاکھ عیسیٰ و مریم میں بتا اللہ کے گھر ساری دنیا میں کوئی خطا نہیں

ڈھونڈ کر اولیاء میں سب تمام ایسا میری طرح جہاں میں کوئی مجھے دکھا دو

کرتا ہوں صبح و شام میں اپنے نبی کی پیروی سارے جہاں کے اولیاء کرتے ہیں میری پیروی

میں ہوں شبیہ جو ہو بہو ملک خدا کی میں ہوں مثال بے مثال قادر بے مثال کی

مجھ سے ہے دین کی زندگی مجھ میں محی دین مجھے نام کائنات کا حق نے کیا نہیں مجھے

وَعَبْدُ الْقَادِرِ الْمَشْهُوْرُ اِسْمِیْ	۲۹	وَجَدِّیْ صَاحِبُ الْعَیْنِ الْکَمَالِ
نام مشہور است عبدالقادرم		عین بر فضل آں جد اکرم

وَلَهٗ ۴۶

سَقَانِی الْحُبُّ لَمَّا اَنْ سَقَانِیْ	۱	کُؤُوْسُ الْوَصْلِ مِنْ اَیْدِی الْغَوَانِیْ
میرے عشق نے جب پلانا تھا مجھے پلا دیا		جامہائے وصل میرے نازنین محبوب کے ہاتھوں سے
شَرِبْتُ الْکَاسَ مِنْ وَقْتِیْ بِعَزْمٍ	۲	فَصِرْتُ اِلٰی حَبِیْبِ الْقَلْبِ دَانٍ
یعنی فی الفور بلا جھجک پیالہ پی گیا		اور میرے دل محبوب سے قریب ہو گیا
وَقَرَّبَنِیْ وَاَسْقَانِیْ مُدَامًا	۳	وَنَادَمَنِیْ فَهِمْتُ مِنَ الْمَعَانِیْ
اور مجھے (میرے محبوب نے) نزدیک کر لیا اور مجھے مے پلائی		اور اس تقرب ہم نشینی نے مجھے سرگشتہ کر دیا
وَاَشْرَفَنِی التَّقَطُّبُ فِیْ حَیَاتِیْ	۴	کَذَا تَشْرِیْفُ هَیْبَتِهٖ کَسَانِیْ
اور مجھے اپنی زندگی میں خلعت قطبیت سے ممتاز کر دیا		اسی طرح اس نے اپنے لباس ہیبت و جلال سے سرفراز کیا
وَاَعْلَامِیْ تَحَقَّقَ فِی الْبَرَایَا	۵	عَلٰی رُؤُوْسِ الْمَشَایِخِ فِیْ اَمَانِیْ
اور میرے علم مخلوق میں		اولیاء کے سروں پر جو میرے امان میں ہیں متحقق ہو گیا

نمبر	مصرع اول	مصرع ثانی
۶	وَكَمْ لِي فِي الْبَرِيَّةِ مِنْ مُرِيدٍ	وَسِرِّي شَاعَ وَالسَّاقِي دَعَانِي
	اور روئے زمین میں میرے ارادتمند پھیل گئے	اور میرے اسرار کی اشاعت ہوگئی اور مجھے ساقی نے دعوت دی
۷	بِلَادُ اللهِ مُلْكِي تَحْتَ حُكْمِي	وَوَقْتِي قَدْ عَلَى وَصْفِ الزَّمَانِ
	اللہ تعالیٰ کے تمام شہر میرے زیر حکم ہیں	اور میرا وقت بزرگی میں برتر اور میرا اوصاف ذر بشر ہے
۸	انا تَاجُ الْوُجُودِ عَلَوْتُ مَجْدًا	بِحِفْظِ الْعِلْمِ وَالسَّبْعِ الْمَثَانِي
	میں سر تاج وجود ہوں میں نے سر بلندی	علم (دین) اور (سبع مثانی) علم قرآن سے حاصل کی
۹	اُسُودُ الْبَرِّ مِنِّي قَدْ اُهِيبُوا	بِسِرِّي يَحْتَمِي قَاصٍ وَدَانِي
	شیران جہاں مجھ سے لرزہ براندام ہوتے ہیں	قریب اور دور رہنے والے سب میرے حرف سے محفوظ اور دور پناہ پاتے ہیں
۱۰	وَغُصْتُ فِي بِحَارِ الْمُلْكِ حَتَّى	رَأَيْتُ الدُّرَّ فِي ايدِ التَّدَانِي
	میں نے ملک و ملکوت کے سمندروں میں غوطہ لگایا	اور ان کی تہہ میں جو موتی ملے وہ میرے ہاتھ میں آگئے
۱۱	اَنَا عَبْدُ الْقَادِرِ طَابَ وَقْتِي	فَمَنْ مِثْلِي وَمَحْبُوبِي دَعَانِي
	میں قادر مطلق کا بندہ ہوں میرا وقت پاکیزہ ہے	میرا کون مثل ہے مجھے میرے محبوب نے اس نام سے پکارا ہے

وَلَهُ

دَعَانِی لِلْمُدَامِ وَمَاجَفَانِی	۱	وَاَدْنَانِی فَہِمْتُ مِنَ التَّدَانِی
مجھے دعوت مے دی اور اس بارے میں مجھ سے ناانصافی نہیں کی		اور مجھے اپنے قریب کیا تو اس قرب کے باعث میں سرگشتہ ہو گیا
وَقَرَّبَنِی وَاَسْقَانِی شَرَابًا	۲	وَغَیَّبَنِی فَغِبْتُ عَنِ الْعَیَانِ
مجھے قریب کر کے شراب پلا دی		اور میں ایسا بےخود ہوا کہ عوام کی نظروں سے اوجھل ہو گیا
وَاَسْکَرَنِی وَاَصْحَانِی جِهَارًا	۳	وَثَوْبَ وِقَارِهٖ حَقًّا کَسَانِی
مجھے مدہوش کر دیا اور پھر خود ہی ہوش میں لایا		اور سب مجھے خلعت وقار پہنا دی
وَسِرْتُ اِلَی الْمَعَالِی بِاجْتِهَادٍ	۴	لِدَرْسِ الْعِلْمِ وَالسَّبْعِ الْمَثَانِی
میں نے اپنی جد و جہد سے تمام بلند مراتب کی سیر کر لی		درس و تدریس علم اور سبع مثانی کی وجہ سے یہ مقام حاصل ہوا
وَقَرَّبَنِی حَبِیْبُ الْقَلْبِ مِنْهُ	۵	وَاَدْنَانِی اِلَیْهِ وَمَاجَفَانِی
مجھے جانِ جاں نے خود سے نزدیک کر لیا		اور اپنی جانب کھینچ لیا اور کوئی جفا نہ کی
مُلُوْکُ الْاَرْضِ هَابُوْنِی جَمِیْعًا	۶	وَقَدْ عَرَفُوْا عُلُوِّی فِی مَکَانِی
سلاطینِ جہاں مجھ سے لرزہ براندام ہوتے ہیں		کیونکہ انہوں نے میرے علو مرتبت کو جان لیا ہے

حل لغات
دعوۃ - بلانا - بلایا - مدام - شراب
جفا - ظلم - ناانصافی - دنی - قریب ہوا
ادنانی - مجھے قریب کیا

وَمَنْ يُنْكِرْ عَلَيَّ فَقَدْ جَهِلْنِي	٧	وَمَنْ يَرْعَى الزِّمَامَ فَقَدْ رَعَانِي
جس نے میرا انکار کیا تو اس نے مجھے نہ پہچانا		اور جس نے میری شان کا لحاظ کیا تو گویا اس نے میرا حق ادا کیا
فَيَا اَهْلَ الْهَوٰى هَلْ مِنْ نَصِيبٍ	٨	بِجَنَّاتٍ وَخَيْرَاتٍ حِسَانٍ
پس اے گروہ عشاق کیا تمہارا کوئی حصہ ہے		جنتوں اور خوبرو و نیک بی بیوں میں
اَنَا الْمَشْهُورُ بَيْنَ النَّاسِ اِسْمِي	٩	وَسِرِّي شَاعَ فِي اِنْسٍ وَجَانٍ
میرا نام تمام خلق میں مشہور و معروف ہے		اور میرے معارف انس و جن میں پھیل چکے ہیں
بِبَغْدَادٍ نَشَاتُ وَرَاقَ وَقْتِي	١٠	اَنَا الْجِيلِيُّ مَحْبُوبِي عَطَانِي
میرا مولد بغداد ہے میرا وقت آئینہ کی مانند صاف و شفاف ہے		میں جیلانی ہوں اور میرے محبوب نے مجھے سرفراز کیا
وَعَبْدُ الْقَادِرِ مَشْهُورٌ اِسْمِي	١١	وَجَدِّي صَاحِبُ السَّبْعِ الْمَثَانِي
عبد القادر میرا مشہور نام ہے		میرے جد امجد صاحب سبع مثانی ہیں
وَاَكْرَمُ شَافِعٍ فِي كُلِّ عَاصٍ	١٢	اِذَا وَجَبَ الْقِصَاصُ بِكُلِّ جَانٍ
ہر خطا کار کے حق میں بڑا شافع ہوں		جبکہ ہر ذی روح سزائے قصاص کا مستوجب ہو جائے
وَاَعْظَمُ مَنْ رَقِي لِلْعَرْشِ لَيْلاً	١٣	وَشَاهَدَ حَضْرَةَ الْمَوْلٰى عِيَانِي
اور وہ نہایت بزرگ ہے جو ایک رات میں عرش اعلیٰ کی سمت بلند ہوئے		اور حضرت مولیٰ تعالیٰ کو بچشم سر دیکھا

تشریح

حضور غوثیت مآب نے اپنی علو مرتبت اور قرب حق کا اظہار کر کے یہ واضح فرما دیا ہے کہ جو آپ کی قدر و منزلت کا لحاظ کرے گا اور آپ کے مسلک طریقت کی پیروی کرے گا وہی کامران اور ان نعمتوں کا مستحق ہوگا جن کا بیان سورہ رحمٰن میں آیا ہے۔

سچ ہے ؎

با ادب با نصیب۔ بے ادب بے نصیب

واختم بالصلوة على التهامى	١٢	قصيدى قبل ان يبلى لسانى
اور میں ختم کرتا ہوں نبی ہاشمی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے درود پر		میرے قصیدے کو قبل اس کے کہ میری زبان خشک ہو

وله ٤٧
(از قلمی نسخہ)

فقرى اليكم عن الاكوان اغنى	١	وذكركم عن جمع الناس انسانى
میری اس احتیاج نے جو آپ سے وابستہ ہے مجھے دونوں جہاں سے بے نیاز کر دیا		اور آپ کی یاد نے سب لوگوں کو میرے دل سے بھلا دیا
ومذ عرفت هواكم واعترفت به	٢	انكرت من كان من عرفى وعرفانى
اور جب سے تمہارے عشق سے آشنا ہوا اور اسکا اقرار کیا		سب جاننے پہچاننے والوں سے میں نے علحدگی اختیار کر لی
ان جاء جدب فانتم غيث مخمصتى	٣	او عز خطب فانتم عز سلطانى
اگر قحط و خشک سالی آئے تو آپ میرے لئے باران رحمت ہیں		یا کوئی حادثہ ٹوٹ پڑے تو آپ میرے لئے سرچشمہ قوت ہیں
وان يكن احد فى الناس منصرفا	٤	الى سواكم فما لى غيركم ثانى
اور اگر کوئی لوگوں میں سے روگردانی کرے		تو میرے لئے آپ کے سوا کوئی دوسرا نہیں

وَلَهُ ٢٨

وَصَلتُ اِلَى العَرشِ المَجِيدِ بِحَضرَتِي	١	فَنَادَمَنِي رَبِّي حَقِيقًا وَنَادَانِي
رسیدم سوئے عرش پاک علیا۔ مقام حضرت مخصوص خود را		مقام قرب خود داد آن کریم۔ بعد قم خواند خدا کرد اوندیم
وَتَوَّجَنِي تَاجَ الوِصَالِ بِنَظرَةٍ	٢	وَمِن خِلَعِ التَّشرِيفِ القُربِ اَكسَانِي
نهاده بر سرما تاج وصلت۔ بیک نظر کرم خلاق قدرت		مرا پوشاند خلاقم ز رحمت۔ بزرگی پاک خلعتهائے قربت
نَظَرتُ لِعَرشِ اللّٰهِ وَاللَّوحِ نَظرَةً	٣	فَلَاحَت لِيَ الاَفلَاكُ وَاللّٰهُ اَعطَانِي
بدیدم سوئے عرش لوح برتر۔ بیک نظر آنچه دیدنی بود یکسر		شده روشن مرا این جمله افلاک۔ عطا کرد این ز رحمت ایزد پاک
فَلَو اَنَّنِي اَلقَيتُ سِرِّي بِدَجلَةٍ	٤	لَغَارَت وَغِيضَ المَاءُ مِن سِرِّ بُرهَانِي
چو می انداختم اسرار خود را۔ بسوئے قعرہائے جمله دریا		فرو می رفت اندر آب دریا۔ بحجت ہائے سرم راز سر دریا
وَلَو اَلقَيتُ سِرِّي بِمَيِّتٍ	٥	لَقَامَ بِاِذنِ اللّٰهِ حَيًّا وَنَادَانِي
و راز خود چو می انداختم یا بسوئے مردہا افسرده دلها		همی برخاست آن از حکم قادر۔ شده زنده مرا می خواند اکثر
وَلَو اَنَّنِي اَلقَيتُ سِرِّي عَلَى لَظَى	٦	لَاَخمَدَتِ النِّيرَانُ مِن عَظِيمِ سُلطَانِي
اور اگر میں اپنے راز کو شعلہ پر ڈالوں		تو آگ میرے غلبۂ عظمت سے بجھ جائے

وَلَوْ اِنَّنِی اَلْقَیْتُ سِرِّی لِاَکْمَہٖ	۷	لَصَارَ بَصِیْرًا مِنْ وُجُوْدِیْ عِرْفَانِی
اور اگر میں نابینا پہ اپنا راز ڈالوں		تو وہ میری عطا اور عرفان سے فوراً بینا ہو جائے
وَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّی بِمُقْعَدٍ	۸	لَقَامَ مَشِیًّا قَاصِیًا کَانَ اَوْ دَانِی
اور اگر میں اپنا راز اپاہج پر ڈالوں		تو وہ کھڑا ہو کر چلنے لگے خواہ وہ دور ہو یا نزدیک
وَقَفْتُ عَلَی الْاِنْجِیْلِ حَتّٰی شَرَحْتُہٗ	۹	وَفَسَّرْتُ تَوْرَاۃً وَاَسْطُرَ عِبْرَانِی
شدم من واقف اسرار انجیل۔ بشرح صدق از اجمال و تفصیل		ہمہ توراۃ را خواندم بہ معنے۔ ہمہ اسطر ہائے عبرانی زبانی
کَذَا السَّبْعَۃُ الْاَلْوَاحُ جَمْعًا فَہِمْتُہَا	۱۰	وَبَیَّنْتُ اٰیَاتِ الزَّبُوْرِ وَالْقُرْاٰنِ
ہوا شد مخبیرا از ہفت الواح۔ تمامی حفظ با تحقیق افتاح		بیاں کردم زبور او جملہ عنواں۔ و کردم بعد ازاں تفسیر قرآں
وَفَکَّیْتُ رَمْزًا کَانَ عِیْسٰی یُحِلُّہٗ	۱۱	بِہٖ کَانَ یُحْیِی الْمَوْتٰی وَالرَّمْزُ سُرْیَانِی
مرا کشفیت اں رمز بنمود۔ کہ حل عیسیٰ زاں رمز ہا بود		بہ آں میکرد زندہ مردگاں را۔ بود آں رمز سریانی زباں
وَغُصْتُ بِحَارَ الْعِلْمِ مِنْ قَبْلِ نَشْاَتِی	۱۲	اَخِیْ وَرَفِیْقِیْ کَانَ مُوْسَی بْنَ عِمْرَانِ
مرد کر فتم بہ تکمیلات اجیاد۔ بدریاہائے علم از قبل ایجاد		رفیقم بود آں موسیٰ عمر۔ رفیق و مونس دیار و برادر
فَمَنْ فِیْ رِجَالِ اللّٰہِ نَالَ مَکَانَتِیْ	۱۳	وَجَدِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ فِی الْاَصْلِ رَبَّانِی
کہ خواہد بود از مرداں علیا۔ تواند او رسد بر درجہ ما		بود موم رسول پاک قدرت۔ با علم تربیت کردہ بہ رحمت

نوٹ: مندرجہ صدر تین اشعار کا حضرت جامی کا ترجمہ نہیں ملا لہٰذا اردو میں کر دیا گیا ہے۔

نوٹ: ایک نسخہ میں فکیت کے بجائے حللت آیا ہے اور دوسرے مصرعے میں الموتی کے بجائے المیت بھی لکھا ہوا آیا

اس نظم میں جو حضرت زرد علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے کتب خانہ سے ملا حسب ذیل مزید اشعار مجوزہ ہیں۔

یارب گناہ گاروں کا دکھ درد سنا دے
بندے کو نازیبا ہو تو بندہ نواز ہے
آخر تم سے کم سے یا سے سیدادی اور ہم
عام ہوا ہوں ان کے دیتا ہوں یا یہ ہے
لیکن ملانہ منزل مقصود کا پتہ
در در خراب و خستہ پھرا ہوں یا الٰہی

نمبر	مصرع اول	مصرع ثانی
۱۴	هُوَ الْمُصْطَفَى الْمُخْتَارُ مِنْ آلِ هَاشِمٍ	نَبِيٌّ كَرِيمٌ مِنْ خُلَاصَةِ عَدْنَانِ
	وہ مصطفیٰ مختار آل ہاشم سے ہیں	نبی کریم عدنان کے سلالۂ منتخب فرد ہیں
۱۵	وَوَالِدَتِي الزَّهْرَاءُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ	أَبُوهَا رَسُولُ الْخَلْقِ عَزَّ بِهِمْ شَانِي
	میری والدہ صاحبہ فاطمۃ الزہرا بنت محمدؐ ہیں	جنکے والد بزرگوار رسول خلق ہیں جنکے باعث میری شان دوبالا ہوگئی
۱۶	أَنَا الْكَوْكَبُ الدُّرِّيُّ أَنَا شَمْسُ خَالِهَا	أَنَا الْفَرْدُ قَدْ أَلْبَسْتُ فِي الْحُبِّ تِيجَانِي
	میں چمکدار ستارہ ہوں میں حضرت ابن کے گھرانے کا آفتاب ہوں	میں وہ فرد فرید ہوں کہ جس نے دیگر نہ عشق میں تاج پہنا ہے
۱۷	أَنَا قُطْبُ أَقْطَابِ الْوُجُودِ حَقِيقَةً	أَنَا بَازُهُمْ وَالْكُلُّ يُدْعَى بِغِلْمَانِي
	میں حقیقتاً قطب اقطاب وجود ہوں	میں انکا حاکم ہوں اور ان میں کا ہر ایک میرا خادم کہلاتا ہے
۱۸	سَلُونِي عَنِ الْيُسْرَى إِلَى ذُرْوَةِ الرِّضَا	سَلُونِي عَنِ الْقَاصِي سَلُونِي عَنِ الدَّانِ
	مجھ سے سدرۃ المنتہیٰ تک میری سیر کے بارے میں پوچھو	مجھ سے جو دور ہے اور جو مجھ سے نزدیک ہے اس سے دریافت کرو
۱۹	سَلُونِي عَنِ الْعُلَا سَلُونِي عَنِ الثَّرَى	وَعَنْ تَحْتِ الثَّرَى وَالْإِنْسِ وَالْجَانِ
	مجھ سے بلندی کی اور مجھ سے پستی کے متعلق پوچھو	بلکہ نیچے سے نیچے تحت الثریٰ اور انس جن کے بارے میں دریافت کرو
۲۱	فَكَمْ لِي عَذُولٌ فِي مُحِبَّتِكُمْ	مَا كَانَ مَا كَانَ فِي الْحُبِّ لِحَانِي
	آپ کی محبت پر کتنوں نے مجھے میرے حال پر ملامت کی	پھر آپ کی محبت میں مجھ پر جو ملامت ہوئی سو ہوئی

۲۰
تشریح :-
جب محبت آشکارا ہوگئی تو ہر طرف سے ملامت شروع ہوگئی۔ مگر عاشق صادق نے اس کی پرواہ نہیں کی ہے
خلق کی گوید کہ خسرو بت پرستی می کند
آرے آرے می کنم با خلق ما را کار نیست
حضرت امام بوصیری فرماتے ہیں۔
یا لائمی فی الهوی العذری معذرة
منی الیک ولو انصفت لم تلم

ترجمہ / شعر	نمبر	ترجمہ / شعر
حتى غدوت لهم حجابين أدناني	٢	وما لي الوصل في حاناته جلوا
یہاں تک کہ میں نے جہاں محبت کے درمیان ہی صبح کی		تمنائے کوئے محبت تب وصل سے میرا تھا کام ہوا
وكاس صرف على مصوف أدناني	٢٢	شربت كاسين كاسا من محبتكم
اور دوسرا شراب خاص کا جو میخواروں میں گردش کر رہا ہے		میں نے دو ر لیے تو شرکے ایک آپکا کاسہ محبت
وهي التي لم تزل روحي وريحاني	٢٣	قديمة مزجت روحي بها ودمي
اسلئے اب یہ ہمیشہ میری عین راحت و سرور و شادمانی کا موجب ہے		ازل سے میری روح اور میرے خون اس شراب سے آمیختہ کر دئے گئے تھے
ويسكر السكر مني حين يغشاني	٢٤	وتعشق الروح من حين اثرتها
اور جب مجھ پہ مدہوشی ہوتی ہے تو سکر بھی خود حالت سکر میں ہوتا ہے		مے محبت کے اثر سے میری روح کو عشق ہے
فخلني من حديث الحادث الفاني	٢٥	حديثها من قديم العهد في اذني
پس مجھے دیگر تغیر پذیر اور فانی گفتگو سے معاف رکھو		میرے کانوں میں روز ازل سے اسکا ذکر ہے
من كان يعشق رب الحان يهواني	٢٦	انا النديم الذي تم السرور له
جو بھی اس میکدے کے ساقی و مالک کا عشق کا دم بھرتا ہے وہ میرا دم بھرتا ہے سارا زمانہ		میں ایسا ہم نشین ہوں جس کا سرور کامل ابدی و سرمدی ہے
الا فتى سره في السر ناجاني	٢٧	اصبحت فردا بفرد لا يناسبني
بجز اس نوجوان کے جس کا بھید میرے بھید سے سرگوشی کیا کرتا ہے		میں فرد فرد ہو گیا میں کسی سے منسوب نہیں

تشریح ٢٢: روز ازل سے عشق الٰہی ... [illegible]

تشریح ٢٧: ان ہر دو اشعار میں حضور پر نور صلی اللہ علیہ ... کی جانب اشارہ ... لولاک لما خلقت الافلاک ... [illegible]

طُوفُوا بِقَبْرِیَۃِ العَالَمِینَ غِنَیٌ	۲۸	عَنْ لَثْمِ تُرْبٍ وَاَحْجَارٍ وَاَرْکَانِ
دہٰذا تم اس مزار انوار کا طواف کرو جس سے دونوں جہان کی بندگی ملتی ہے		تمام مٹی پتھر اور ارکان کے چومنے سے بے نیاز ہو جاتی ہے
اِنْ یَسْئَلُوا عَنْ عُلُومِی قُلْتُ مُنْفَصِحًا	۲۹	اَوْ یَسْئَلُوا عَنْ مَقَامِی قُلْتُ جِیلَانِ
اگر لوگ میرے علوم کے بارے میں دریافت کریں تو میں وضاحت سے بیان کروں گا		یا وہ میرا مقام دریافت کریں تو کہدونگا کہ میرا مولا جیلان ہے
ثُمَّ الصَّلٰوۃُ عَلَی المُخْتَارِ سَیِّدِنَا	۳۰	مُحَمَّدَ المُصْطَفٰی مِنْ بَلَدِ عَدْنَانِ
پھر درود ہمارے مالک و مختار و سردار		محمد مصطفٰی پر جو عدنانی ہیں

وَلَہٗ ۲۹

اَنَا القُرْآنُ وَ السَّبْعُ المَثَانِی	۱	وَرُوحُ الرُّوحِ لَا رُوحُ الاَوَانِی
میں قرآن اور سبع مثانی ہوں		اور میں جان جاں ہوں نہ کہ اجساد کی جان
فَلَا تَنْظُرْ بِطَرْفِکَ نَحْوَ جِسْمِی	۲	وَعُدَّ عَنِ النَّنَاغُمِ بِالمَعَانِی
پس اپنی نگاہ سے میرے جسم کو نہ دیکھ		بلکہ میرے باطنی نغموں کو شمار کر
وَغُصْ فِی بَحْرِ ذَاتِ الذَّاتِ تَنْظُرْ	۳	مَعَانِی مَا تَبَدَّتْ لِلعِیَانِ
اور بحر ذات میں غوطہ زنی کر جب تو دیکھے گا		وہ اسرار جو عیاناً ظاہر نہیں ہوئے

وَاسرَارِی قِرأتُ مُلبِهَمَاتٍ	۴	مُستَرَةٍ بِاَروَاحِ المَعَانِی
اور میرے اسرار کی مثال ایسی ہے جیسے کسی مبہم عبارات کا پڑھنا		جو لطائف اسرار سے پوشیدہ ہے
فَمَن فَهِمَ الاِشَارَةَ فَلیَصُنهَا	۵	وَالّاَسوفَ یُقتَلُ بِالسِّنَانِ
جس نے یہ اشارت سمجھ لی تو اسکو ان اسرار کی صیانت کرنی چاہیے		ورنہ وہ شریعت کے نیزے سے قتل کر دیا جائے گا
کَحَلّاَجِ المَحَبَّةِ اِذ تَبَدَّتُ	۶	لَهٗ شَمسُ الحَقِیقَةِ بِالتَّدَانِ
جس طرح منصور حلاج کا حال ہوا جب		ان پر آفتاب حقیقت جلوہ گر ہو گیا
فَقَالَ اَنَا هُوَالحَقُّ الَّذِی لَا	۷	یُغَیِّرُ ذَاتَهٗ مَرُّ الزَّمَانِ
اور وہ پکار اٹھے میں ہی وہ حق ہوں		جسکی ذات رفتار زمانہ سے متغیر نہ ہوگی

ماخوذ از بہجۃ الاسرار صـ ۱۲۱

وَلَهٗ ۵۰

اَصبَحتُ اَلطَفُ مِن مَرِّ النَّسِیمِ سَرٰی	۱	عَلَی الرِّیَاضِ وَکَادَ الوَهمُ یُوهِمُنِی
میں نسیم صبحگاہی کی رفتار سے زیادہ لطیف ہو گیا		جو گلستان پر چلا کرتی ہے اور قریب تھا کہ میرا وجود ہی موہوم ہو جاتا
مِن کُلِّ مَعنًی لَطِیفٍ اَجتَلِی قَدَحًا	۲	وَکُلُّ نَاطِقَةٍ فِی الکَونِ تُطرِبُنِی
ہر رمز لطیف سے میرا پیالہ لبریز ہے		اور دنیا کی ہر گویائی مجھے وجد میں لاتی ہے

حل لغات
صیانت۔ حفاظت۔ سنان۔ نیزہ

تشریح:
علمائے ظاہری ہر احوال و اقوال پر فتوے صادر کرتے ہیں۔ علمائے باطن راز دار علم طریقت ہوتے ہیں منصور نے انا الحق کہا تو علمائے ظاہر نے فتوے دے کر ان کو سولی پر چڑھا دیا علمائے باطن سمجھ گئے تو انہوں نے اسکو غلبۂ حال سے تعبیر کیا اور یہ جواب دیا کہ

روا باشد انا الحق از درختے
چرا نبود روا از نیک بختے

حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا کہ جو کچھ میں جانتا ہوں ان کا اعلان کر دوں تو میری گردن اڑا دی جائے گی

تشریح:
نفوس قدسیہ کی لطافت کو نسیم سحر کی لطافت سے کیا نسبت۔ [illegible]

حل لغات — لیالی جمع لیال، شب، رات

وَلَہٗ ۵۱

اَلَیْسَ لِلْاِنْسَانِ اَنَّ لَیَالِیًا	۱	تَمُرُّ بِلَا نَفْعٍ فَتُحْسَبُ عَنْ عُمْرِیْ
کیا انسان کیلئے یہ نقصان اور حیا کی بات نہیں کہ راتیں		بلا استفادہ کے بیکار گذاریں اور وہ عمر میں شمار و محسوب ہوں

(قلائد الجواہر ۶۰)

وَلَہٗ ۵۲

سَاُشْرِبُهَا فِیْ کُلِّ دَیْرٍ وَّبِیْعَةٍ	۱	وَاُظْهِرُ لِلْعُشَّاقِ دِیْنِیْ وَمَذْهَبِیْ
میں ہر دیر و کلیسا میں مے محبت نوش کرونگا		اور عشاق پر اپنا مسلک و مشرب ظاہر کروں گا
وَاَضْرِبُ فَوْقَ السَّطْحِ بِالدُّفِّ جَلْوَةً	۲	لِکَاسَاتِهَا لَا فِی الزَّوَایَاتِ مُخْتَبِیْ
اور بلند و بالا مقام سے ببانگ دھل		ساغر محبت چھلکاؤنگا کسی گوشے یا کوٹھری میں چھپ کر پینے کی عادت نہیں

قلائد الجواہر ۲۲

وَلَہٗ ۵۳

وُجُوْدُكَ اَفْنیٰ بِالْحَقِیْقَةِ مَوْجُوْدِیْ	۱	وَاَنْتَ مُرَادِیْ فِی الْاَنَامِ وَمَقْصُوْدِیْ
تیرے وجود نے فی الحقیقت میرے وجود کو فنا کر دیا		اور تو ہی تمام خلق میں میرا مطلوب و مقصود ہے

حل لغات — فوق - اوپر، فوق السطح - بالا دیوار (؟)، کاسات - پیالہ جمع کاسات، زاویہ - گوشہ

تجلیت لی فی کل معنی یلوح لی	۲	ولا مشهد الا و معناک مشهودی
تو نے ہر طرح اپنی تجلیات سے مجھے روشن کر دیا		اب ایسا کوئی عالم مشہود نہیں جس میں تیرے جلوے مجھے نظر نہ آتے ہوں
جلست بسفن العشق فی بحر حبکم	۳	فمحت بها حتی استویت علی الجودی
میں آپ کے سمندر محبت میں سفینہ عشق میں بیٹھ گیا		اور کامیابی سے وہ کوہ جودی پر ٹھہر گیا
تعرض موسی القلب للنار یبتغی	۴	هدی قبسا لما اتی طورها نودی
موسیٰ قلب نے آتش (عشق) کی جستجو کی		تاکہ سوز و گداز محبت سے آشنا ہو اور جب کوہ طور تک رسائی ہو گئی اور محبوب حقیقی نے ندا دی
رکبت براق الوجد فی عالم السری	۵	فما زال یمشی بی الی عرش توحیدی
میں عالم باطن میں براق وجد پر سوار ہوا		جو بلا وقفہ عرش توحید تک پہنچا ہی گیا
فنادانی سرا فنودیت جهرة	۶	تجلی لی المحبوب ربی و معبودی
جب اس نے آہستہ ندا دی تمہیں نے با آواز بلند اسے پکارا		اور میرے رب اور محبوب معبود نے میرے لئے تجلی کی
انا قطب جاهی الوقت عبدالقادر	۷	فهذا مولدی فی الانام و مقصودی

میں قطب جمیع دستگیر زماں ہوں اور اس مقام پر رسائی سے میرا انشاد خلق کی دستگیری ہے

وله

سادتی سادتی بحقی علیکم	۱	اننی عندکم عزیز و غالی
میرے آقا میرے سردار تمہیں میرے حق کی قسم		بالیقین میں تمہارے نزدیک عزیز و گراں قدر ہوں

مابقی لی حبیب قلبی سواکم	۲	مات وھی بکم وبان خیالی
میرے قلب کے لئے آپکے سوا کوئی محبوب نہیں ہے		میرا خیال آپ میں فنا ہو گیا اور میرا فنا ظاہر ہو گیا
بحیاتی علیکمو یا سقاتی	۳	روقوا الکاس ان حتی ملالی
مجھے پلانے والو! تمہیں میری حیات کی قسم		وہ خالص شراب دو جسکو میرے محبوب نے ساغر میں میرے لئے بھرا
وادیروا الکؤس بین الندامی	۴	فجمیع الانام سکری بحالی
اور تمام ہمنشینوں میں ساغر چھلکاؤ		کہ تم لوگ میری طرح مدہوش ہو جائیں

ولہ

السکر راحی وذکر الحق مطلوبی	۱	وقبلتی وجہ حبی فی الغیاھیب
مئے میری جان ہے اور حق میرا مقصود ہے		اور تاریکیوں میں رخ محبوب میرا قبلہ ہے
وجامعی مجلسی والدرس سنتی	۲	ومنبری فکرتی والعلم مطلوبی
اور میری نشست درسگاہ میں ہوتی ہے اور درس تعلیم میرا طریقہ ہے		اور بر سر منبر اپنے افکار کو پیش کرتا ہوں کہ علم ہی میرا مطلوب
وحضرتی زھر عزمی والصفا قدحی	۳	والانس عودی واوتاری ومشروبی
اور میری شگفتگی میرے عزم کی تر و تازگی اور صدق و صفا پر جام ہے		اور انس و محبت میرا رباب و چنگ اور میرا مشروب ہے

وسِرتُ فی موکب التّصریف فی ملأ	۴	مِن فوقُ شرحِ اشارالتی وترقیبی
اور میں نے صاحبانِ تصرف کے جلوس میں ملاءِ اعلیٰ کی سیر کی		جسکی شرح نہ اشارہ و کنایہ سے ممکن ہے نہ لفظاً و معنیً سے
والاولیاءُ سعاتی کُلّھم خدمی	۵	مِن تحتِ حُکمی جمیعاً حول مرکوبی
اور تمام اولیاء میرے پیشکار اور میرے خادم ہیں		سب میرے زیر حکم ہیں یہ سب میری سواری کے ارد گرد رہتے ہیں
اذا تکلّمتُ مِن عزمی علی جبلِ	۶	اضحیٰ ھباءً نثاراً من تراقبی
جب میں پہاڑ پر اپنے عزم و حوصلہ کی بات کرتا ہوں		تو وہ میری کڑک سے پارہ پارہ ہو جاتا ہے
اللہ قرّبنی من فوقِ منزلتی	۷	وقال لی طِب باوقاتی وتقریبی
اللہ تعالیٰ نے مجھے بلند و بالا دولت قرب سے سرفراز کیا ہے		اور مجھے خوش وقتی اور قرب پر ان پر مسرت کیلئے ارشاد فرمارہا ہے
وعبدُ قادرِ اسمی ونلتُ منزلتی	۸	وجدّی المصطفیٰ روحی ومحبوبی
اور میرا نام عبد قادر ہے اور میں نے بڑا مرتبہ پایا ہے		میرے جد امجد (محمدؐ) مصطفیٰ ہیں جو میری روح اور میرے محبوب ہیں

(ماخوذ از قلمی نسخہ)

ولہٗ من دقایقہ

غنیۃ الطالبین میں مرقوم ہے کہ جو شخص یہ اشعار ہر روز چھ بار اور ایک روایت کے مطابق سات بار پڑھے گا تو وہ بے شمار عجائب دیکھے گا مگر صدق نیت، اخلاص، رابطہ اور توجہ قلب شرط ہے۔

قلبی قطبی وقالبی لُبانی	۱	سِرّی خِضری وعینہٗ عرفانی
میرا دل میرا قطب ہے اور میرا قالب میرا خیابان		میرا راز میرا خضر (راہ) ہے اور اسکا چشمہ میرا عرفان ہے

حل لغات ۴
موکب۔ جلوس۔ ملاء کے لفظی معنی بھرنے کے ہیں اس کے خلاف خلا ہے یہاں ملاء اعلیٰ مراد ہے۔

تشریح ۱۔
وصال و عشق الٰہی کی کیفیت کا اظہار ناممکن و محال ہے بقول جگر مراد آبادی ؎
عشق اک ایسی چیز ہے جو حرف و حکایت میں نہیں
لفظ و معنی میں نہیں سیرت و صورت میں نہیں

تشریح ۵۔
امروز آں شاہ شہاں آید سوئے گلستاں
چو ایک سواراں یک طرف مسکیں گدایاں یک طرف

حل لغات
تقریب۔ نزدیکی۔ منزل۔ اترنے کی جگہ ۱۲ درجہ۔ طب۔ ٹھیک ہو جا۔ خوش ہو جا

هَارُونُ عَقْلِي وَكَلِيمِي رُوحِي	٢	فِرْعَوْنُ نَفْسِي وَالْهَوَىٰ هَامَانِي
ہارون میری عقل ہے اور کلیم میری روح ہے		میرا فرعون میرا نفس ہے اور میری خواہش نفس میرا ہامان ہے

وَلَهٗ

هذه المنظومة تسمى بالوسيلة ووقت قراءتها قبل الذكر وقال وحيد العصر السيد وحيد القادري الموسوي الجيلاني ان هذه القصيدة مجربة لقضاء الحوائج

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نَظَرْتُ بِعَيْنِ الْفِكْرِ فِي خَانِ حَضْرَتِي	١	حَبِيبًا تَجَلَّى لِلْقُلُوبِ فَحَنَّتِي
میں نے اپنے گھر ہی میں جب بنظر تفکر دیکھا		یہ پایا کہ ایک حبیب نے دلوں پہ تجلی اور اپنے رحمتوں کی بارش کی ہے
سَقَانِي بِكَاسٍ مِنْ مُدَامَةِ حُبِّهٖ	٢	فَكَانَ مِنَ السَّاقِي خُمَارِي وَسُكْرَتِي
مجھے (میرے حبیب نے) اپنی مئے محبت کا ساغر پلایا		تو مجھے بھی نشہ چڑھ گیا میرے ساقی کے خمار سے
يُنَادِمُنِي فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ	٣	وَمَا زَالَ يَرْعَانِي بِعَيْنِ الْعِنَايَةِ
ہر روز و شب وہ مجھے دولت قرب سے آراستہ کرتا ہے		اور ہمیشہ اپنی چشم عنایت سے نگرانی فرماتا ہے
ضَرِيحُ حَبِيبِ اللّٰهِ مَنْ جَاءَ زَارَهٗ	٤	يُهَرْوِلُ يَحْظَى بِعِزٍّ وَرِفْعَةٍ
میری آخری آرام گاہ (قبر) بیت اللہ جسکی زیارت کرتے ہو		دوڑتا ہوا آتا ہے عزت ورفعت سے حصہ پاتا ہے

وَ اَمْرِیْ بِاَمْرِ اللّٰهِ قُلْتُ کُنْ فَیَکُنْ	۵	وَ کُلٌّ بِاَمْرِ اللّٰهِ حُکْمِیْ وَ قُدْرَتِیْ
اور میرا حکم اللہ کے حکم سے ہے میں کسی چیز کو کہتا ہوں ہو جا تو ہو جاتی ہے		میرا حکم ہو یا میری قدرت سب اللہ کے حکم سے ہے
فَاَصْبَحْتُ فِی الْوَادِ الْمُقَدَّسِ جَالِسًا	۶	عَلٰی طُوْرِ سِیْنَا قَدْ سَمَوْتُ بِخَلْوَتِیْ
میں نے بیٹھے ہوئے وادی مقدس میں صبح کی		طور سینا پر اور میری خلوت گزینی سے میرا رتبہ بلند ہو گیا
وَ طَافَتْ بِیَ الْاَکْوَانُ مِنْ کُلِّ جَانِبٍ	۷	فَصِرْتُ لَهَا اَهْلًا بِکُلِّ فَضِیْلَتِیْ
تمام کائنات ہر جانب سے میرا طواف کرنے لگی		اور میں بہمہ فضیلت اس کا اہل ہو گیا
وَ لِیْ عَلَمٌ فِیْ ذِرْوَةِ الْمَجْدِ قَائِمٌ	۸	رَفِیْعُ الْبِنَا یَهْوِیْ بِهٖ کُلُّ اُمَّتِیْ
میرا جھنڈا بالائے سر کوہ عظمت کھڑا لہرا رہا ہے		یہ وہ مقام رفعت ہے جس کی طرف ہر قوم بصد عقیدت دوڑ رہی ہے
فَلَا عِلْمَ اِلَّا مِنْ بِحَارٍ وَرَدْتُّهَا	۹	وَ لَا نَقْلَ اِلَّا مِنْ صَحِیْحِ رِوَایَتِیْ
کوئی ایسا علم نہیں جو ان سمندروں سے ہو جن کو میں نے پار کیا ہے		اور کوئی ایسی روایت نہیں جو میری صحیح روایت سے نہ ہو
عَلَی الدُّرَّةِ الْبَیْضَاءِ کَانَ اجْتِمَاعُنَا	۱۰	وَ فِیْ قَابِ قَوْسَیْنِ اجْتِمَاعُ اَحِبَّتِیْ
افق اعلیٰ پر ہمارا اجتماع تھا		مقام قاب قوسین میں تمام احباب مجتمع تھے
وَ عَایَنْتُ اِسْرَافِیْلَ وَ اللَّوْحَ وَ الرِّضَا	۱۱	وَ شَاهَدْتُ اَنْوَارَ الْجَلَالِ بِنَظْرَتِیْ
اور میں نے اسرافیل اور لوح محفوظ اور مقام رضا کو دیکھا		اور اپنی نظر سے انوار جلال دیکھے

#	مصرعِ اول	مصرعِ ثانی
۱۲	وشاهدت ما فوق السموات كلها	كذا العرش والكرسي في قبضتي
	اور میں آسمانوں کے اوپر سب دیکھ لیا	چنانچہ اس طرح عرش و کرسی کو بھی طے کر لیا
۱۳	وكل بلاد الله ملكي حقيقةً	واقطابها من تحت حكمي وطاعتي
	اور دیکھا جائے تو فی الحقیقت اللہ کے تمام شہر میرے ملک ہیں	اور اس کے اقطاب میرے زیر حکم و اتباع ہیں
۱۴	وذكري جلا الابصار بعد غشائها	واحيى فؤاد الصب بعد القطيعة
	اور میرے ذکر نے نگاہوں کو ان پر پردہ پڑنے کے بعد روشن کر دیا	اور عاشقوں کے دل ٹوٹ جانے کے بعد انکو زندگی بخشی
۱۵	حفظت جميع العلم صرت طرازه	على خلعة آنشرهيت في حسن خلوتي
	میں نے تمام علوم حفظ کر لئے یہاں تک کہ علاقہ روزگار ہو گیا	اور مجھے میری پسندیدہ خلوتی میں خلعت بزرگی سے نوازا گیا
۱۶	قطعت جميع الحجب للحب قاصدًا	ومازلت ارقى سائرًا في محبتي
	میں نے رہگذر عشق کا قصد کیا اور سارے حجابات چاک کر دئے	اور اس رہ عشق و محبت میں ہمیشہ بڑھتا اور چلتا ہی گیا
۱۷	تجلى لي الساقي وقال الي قم	فهذا شراب الوصل في خان حضرتي
	ساقی نے میرے لئے تجلی کی اور کہا کہ اٹھ اور میری طرف آ	کہ تیرے لئے میکدے میں مئے وصال رکھی ہے
۱۸	تقدم ولا تخشى كشفا حجابنا	تملى هنيئا بالشراب ورويتي
	آگے بڑھ خوف نہ کر ہم نے پردے اٹھا دئے ہیں	لہذا خوشگوار شراب اور میری رویت کیجانب راغب ہو

حل لغات ۱۹
قدوم۔ آگے بڑھنا۔ تقدم۔ آگے بڑھنا۔ میدان
رغبت۔ رغبت کر
هنیئا۔ قرآن میں هنیئا و مریئا آیا ہے۔

حل لغات ۲۰
شطحیات۔ بزرگوں کے کلمات۔ نفیس
پاکیزہ۔ لطیف۔ قرآن میں شراباً طهورا آیا ہے

تَلَذَّذْ بِهٰذَا الْكَأْسِ وَادْنُ بِحَضْرَتِي	۱۹	وَقَرَّبَنِي السَّاقِي اِلَيْهِ وَقَالَ لِي
اس جام سے لطف اندوز ہو اور میرا قرب حاصل کر		اور ساقی نے جام محبت مجھ سے قریب کر دیا اور کہا
وَبَرًّا وَبَحْرًا مِنْ نَفَايِسِ خَمْرَتِي	۲۰	شَطَحْتُ بِهَا شَرْقًا وَغَرْبًا وَقِبْلَةً
اور خشکی و تری میں شراب طہور کی لطافت کے اثر سے نعرے بلند کرنے لگا		میں مشرق و مغرب اور کعبہ
لَصُمُّ الْجِبَالِ الرَّاسِيَاتِ لَدُكَّتِ	۲۱	وَشَاهَدْتُ مَعْنًى لَوْ بَدَا كَشْفُ سِرِّهٖ
تو بلند سے بلند پہاڑ بھی پاش پاش ہو جائے		اور میں نے علم باطن کے وہ اسرار دیکھے کہ اگر انکو ظاہر کیا جائے
وَاَقْطَارُ اَرْضِ اللّٰهِ فِي حَالِ خُطْوَتِي	۲۲	وَمَطْلَعُ الشَّمْسِ الْاُفُقِ ثُمَّ مَغِيبُهَا
اور اللہ کی زمین کے کنارے میرے لئے ایک قدم کی مسافت ہے		آفتاب کے طلوع پھر غروب ہونے کی جگہ
اَطُوفُ بِهَا سَبْعًا عَلٰى قَدْرِ لَمْحَةٍ	۲۳	اُقَلِّبُهَا فِي رَاحَتِي كَكُرَةٍ
اور ایک لمحہ میں اس کے سات چکر لگاتا ہوں		میں اپنے کف دست میں اس کو ایک کرہ (گیند) کی مانند
عَلٰى سَائِرِ الْاَقْطَابِ عِزِّي وَحُرْمَتِي	۲۴	اَنَا قُطْبُ اَقْطَابِ الْوُجُودِ حَقِيقَةً
تمام اقطاب پر میری عزت و حرمت لازم ہے		میں حقیقت میں قطب الاقطاب ہوں عالم وجود کا
اُغِيثُكَ فِي الْاَشْيَاءِ طُرًّا بِهِمَّتِي	۲۵	تَوَسَّلْ بِنَا فِي كُلِّ هَوْلٍ وَشِدَّةٍ
میں اس بارے میں یہ ملا اپنی ہمت سے تیری مدد کروں گا		ہر پریشانی و مشکل میں ہم سے توسل کر

حل لغات ۲۱
صم۔ خاموش۔ ساکت۔ راسیات۔ بلند
لدکت۔ یقیناً پارہ پارہ ہو جائے گی۔

نوٹ:۔ بعض ... واقطار ارض ... اللہ منقول ہے ... فیوضات ربانیہ سے واقطار ارض اللہ نقل کیا ہے۔

حل لغات ۲۳
راحة۔ ہتھیلی۔ کف دست۔ کورۃ۔ گیند
...

تشریح ۲۴

حل لغات ۲۵
توسل۔ وسیلہ۔ ہول۔ پریشانی
شدۃ۔ سختی۔ مشکل۔ اغیثک۔ تیری فریاد
... طرا۔ جمع۔

تشریح:۔
(حضرت ...)

مصرع اول	نمبر	مصرع ثانی
انا لمریدی حافظ ما یخافہ	۲۶	واحرسہ من کل شر و فتنۃ
میں ہر اس چیز سے جو اسکو خوفزدہ کرے اپنے مرید کا حافظ ہوں		اور میں ہر برائی و فتنہ میں اسکی نگرانی کروں گا
مریدی اذا ما کان شرقا و مغربا	۲۷	اغثہ اذا نادانی من کل بلدۃ
میرا مرید مشرق میں ہو یا مغرب میں		کسی شہر سے وہ مجھے پکارے تو میں اسکی فریاد کو پہونچونگا
فیا منشدا للنظم قلہ ولا تخف	۲۸	فانک محروس بعین العنایۃ
پس اے اس نظم کے پڑھنے والے اسے پڑھتا جا اور خوف نہ کر		کیونکہ تو میری چشم عنایت کی پناہ میں ہے
فکن قادری الوقت للہ مخلصا	۲۹	تعیش سعیدا صادقا بمحبتی
تو اپنے وقت کا اللہ کیلئے خلوص دل قادری ہو جا		میری محبت سے تو صدق و صفا کی زندگی بسر کریگا
ونثنی صلاۃ اللہ ثم سلامہ	۳۰	علی خیر خلق اللہ جدی و نسبتی
اور ہم صلوٰۃ و سلام عرض کرتے ہیں		اللہ کے بہترین مخلوق پر جو میرے دادا ہیں جن سے میں مشہور ہوں
وجدی رسول اللہ اعنی محمدا	۳۱	انا عبد قادر دام عزی و رفعتی
اور میرے دادا رسول اللہ (سیدنا) محمد صلعم ہیں		میں عبد القادر رسول اللہ اس عزت و رفعت کو ہمیشہ رکھے

بہجۃ الاسرار - فتوحات ربانیہ

نوٹ :- یہ شعر بہجۃ الاسرار سے منقول ہے۔ نیز قصائد غوثیہ میں آخری شعر حسب ذیل ہے۔

وله

وَلَمَّا صَفَا قَلْبِي وَطَابَتْ سَرِيرَتِي	۱	وَمِنِّي دَنَا صَحْوِي لِفَتْحِ بَصِيرَتِي
اور جب میرا دل منوّر ہو گیا اور میری نیت ستھری ہو گئی		اور میری فتح بصیرت کے لئے مئے محبت میرے نزدیک ہو گئی
شَهِدْتُ بِأَنَّ اللّٰهَ وَالِي وِلَايَتِي	۲	وَقَدَّمَنِي بِالتَّصْرِيفِ فِي كُلِّ حَالَتِي
گواہی برائیکہ سبحان ۔ بود والی ولایت من یا		تصرف امورم داد سبقت ۔ بر جملہ سابقان در کل حالت
سَقَانِي رَبِّي مِنْ كُؤُوسِ شَرَابِهِ	۳	وَأَسْكَرَنِي حَقًّا فَهِمْتُ بِسُكْرَتِي
مرا نوشاند علاقم ز رحمت ۔ پر از مے کاسے جوش قربت		تمام کردست از نشہ خاص ۔ بہ خواہش خواستم مستی ز اخلاص
وَمَلَّكَنِي كُلَّ الْجِنَانِ وَمَا حَوَى	۴	وَكُلُّ مُلُوكِ الْعَالَمِينَ رَعِيَّتِي
مرا مالک بہ ہر اک جنان ساخت ۔ ہوائے قدرتم ایزد بر افراخت		منم بر جملہ عالم شاہ حاکم ۔ رعیت ہائے ما شاہان عالم
وَشَادِسُ مُلْكِي سَارَ شَرْقًا وَمَغْرِبًا	۵	وَصِرْتُ لِأَهْلِ الْكَوْنِ غَوْثًا وَرَحْمَةً
نقیب ملک من تا شرق در سیر ز شرق و غرب در حکم پہ تسخیر		شدم بر اہل عالم غوث رحمت ۔ خدایم ساخت مخصوصم بقدرت
وَجَالَتْ خُيُولِي فِي الْأَرَاضِي جَمِيعِهَا	۶	وَزُفَّتْ لِيَ الْكَاسَاتُ مِنْ كُلِّ وِجْهَتِي
اور میرے گھوڑوں نے تمام اقطاع ارض میں چھلانگیں لگائیں		اور میرے لئے ہر طرف ساغر چھلکائے گئے

حل لغات ۲
صفا ۔ صاف ہونا ۔ طاب ۔ پاک ہوا
دنو ۔ نزدیک ہونا ۔ بصارت ۔ چشم کی بینائی ۔ بصیرت ۔ چشم قلب کی بینائی
قدّم ۔ سبقت دی ۔ تصرف ۔ یہ معنے اردو میں بھی مستعمل ہے

حل لغات ۳
سقایۃ ۔ پلانا ۔ سقانی ۔ مجھے پلایا
ھام ۔ ھیم ۔ سرگشتہ ہونا

تشریح:
مے الفت سے اپنی تو نے سرشار کر دیا ہے
لاکھوں برس ساقی ترا آباد میخانہ

حل لغات ۴
ملک ۔ مالک بنا دیا ۔ تم تسلط کر دیا
احاطہ کرنا ۔ گھیر لینا ۔ محیط ۔ گھیرنے والا

حل لغات ۵
شادو ۔ نقیب ۔ غوث ۔ فریاد رس
سار ۔ سیر کیا

حل لغات ۶
جول ۔ گھومنا ۔ خیل ۔ گھوڑا ۔ ارض ۔ زمین
جمع اراضی
دونوں نسخوں میں زفت کے بجائے وقت آیا ہے
لیکن چونکہ بعض نسخوں میں زفت کا لفظ آیا ہے
اسلئے میں نے زفت کو ترجیح دی ہے

نوٹ: ان دو اشعار کا حضرت جامی نے ترجمہ نہیں کیا تھا ان کے نسخہ ملان میں یہ اشعار نہ تھے۔

توضیح: ایک نسخہ میں فاقرب بدولتی کی بجائے وقربت بنظرہ آیا ہے۔

وَدُقَّتْ لِي الرَّايَاتُ فِي الأَرْضِ وَالسَّمَاءِ	٧	وَأَهْلُ السَّمَا وَالأَرْضِ يَعْلَمُ سَطْوَتِي
زمین و آسمان میں میرے جھنڈے		اور آسمان و زمین والے میری سطوت جان گئے
رُفِعَتْ عَلَى مَنْ يَدَّعِي الْحُبَّ فِي الْوَرَى	٨	فَقَرَّبَنِي الْمَوْلَى فَأَقْرَبُ بِدَوْلَتِي
بلندم من بر فقیہائے اولیٰ ۔ ہر کو سازد اندر حب دعویٰ		مطایم کرد مولیٰ قرب قربت ۔ بیا از قرب من برگیر دولت
وَمَنْ كَانَ قَبْلِي يَدَّعِي فِيكُمُ الْهَوَى	٩	يُطَاوِلُنِي إِنْ كَانَ يَقْوَى لِسَطْوَتِي
اور جو میرے پہلے گذر چکا ہے وہ تمہارے درمیان عشق کا مدعی ہے		تو وہ میرے مقابل آئے اگر وہ اپنی سطوت میں مجھ سے طاقتور ہے
شَرِبْتُ بِكَاسَاتِ الْغَرَامِ سُلَافَةً	١٠	بِهَا انْعَشَتْ قَلْبِي وَجِسْمِي وَمُهْجَتِي
میں نے جامہائے عشق سے مئے خوشگوار نوش کی ہے		جس سے دل جسم اور جان تینوں بیخود ہو گئے
وَفِي خَانِنَا فَادْخُلْ تَرَى الْكَأْسَ دَائِرًا	١١	وَمَا شَرِبَ الْعُشَّاقُ إِلَّا بَقِيَّتِي
میرے میکدے میں داخل ہو جا تجھے وہاں جام کا دور چلتا ہوا نظر آئیگا		(لیکن حقیقت پوچھو تو) دوسرے عشاق نے میری ہی بس خوردہ شراب نوش کی
وَصِرْتُ أَنَا السَّاقِي لِمَنْ كَانَ حَاضِرًا	١٢	أُدِيرُ عَلَيْهِمْ كَرَّةً بَعْدَ كَرَّةٍ
اور ہر حاضر کے لئے میں ساقی ہو گیا		اور ان کو جام پہ جام پلاتا گیا
وَقَفْتُ بِبَابِ اللَّهِ وَحْدِي مُوَحِّدًا	١٣	وَنُودِيتُ يَا جِيلَانِي ادْخُلْ لِحَضْرَتِي
میں تنہا باب ایزدی پر اسکے توحید کے گن گاتا ہوا ٹھہر گیا		اور مجھے ندا دی گئی کہ اے جیلانی میری بارگاہ میں حاضر ہو جا

تشریح: ایک نسخہ میں بجائے وقفت کے وقعت آیا ہے

حضرت غوث پاک امام الموحدین اور سید العارفین ہیں

انا کنتُ فی العلیا بنورِ محمّدٍ	۱۴	وفی قابِ قوسین اجتماعُ الاحبّۃِ
میں عالم بالا میں نور محمّد کے ہمراہ تھا		اور اس وقت میں جبکہ قاب قوسین یعنی شب اسریٰ میں محبوبان الٰہی کا اجتماع تھا
انا کنتُ فی العلیا بنورِ محمّدٍ	۱۵	بمکنونِ علم اللہ قبل النبوّۃ
منم بودہ بہ علویا کے قدرت - بنور احدی ہمراز رحمت		بمکنونات علم اللہ بقدرت - بقبل القبل از قبل نبوت
انا قادریُّ الوقتِ قطباً مُبجّلاً	۱۶	یطوفُ لی الافلاکُ فی حینِ حضرتی
منم قادر بوقت و قطب روشن - کہ دائم وقت ما باشد مزین		طواف ما کند افلاک بسجدہ - بہ گرد حضرتم ہر وقت [illegible]
ملکتُ بلادَ اللہ شرقاً ومغرباً	۱۷	وان شئتُ افنیتُ الانامَ بلحظتی
بلاد خود بہ ملکم دار مولیٰ - ز شرق و غرب تا اقصیٰ و علیا		اگر خواہم کنم نابود عالم - بیک نظرم ہمہ احقر و اعظم
وانظرُ ما فی اللوحِ من کلّ آیۃٍ	۱۸	وما قد رأیتُ من شہودٍ بمقلتی
اور میں ہر آیت لوح محفوظ میں دیکھ لیا ہوں		اور عالم شہود کی ساری چیزوں کو اپنے گوشہ چشم سے نظارہ کرتا ہوں
نظرتُ الی الدّنیا جمیعاً وجدتُہا	۱۹	کخردلۃٍ فی وسطِ کفّی وراحتی
نظر کردم بسوئے جملہ دنیا - تمامی یافتم بہ جملہ اجزا		چو تخم خردلہ بر دست من ہست - بیدہا خود او را یافتم پست
ولا جامعُ الاولٰی فی خطبتی	۲۰	ولا مسجدُ الاولٰی فیہ رکعتی
نباشد ہیچ بے ہر منبرے وا - کہ گم باشد درو نقش خطبۂ ما		نباشد مسجدے در عرصہ جا - کہ گم واوے بود رکعت ما

نوٹ۔ حضرت جامی کے نسخہ میں اس شعر کے بجائے یہ شعر ہے

تشریح

حدیث میں وارد ہے کہ من کان اللہ کان اللہ لہ جو اللہ کا ہو جاتا ہے تو اللہ اس کا ہو جاتا ہے۔

ولا شیخ الا انّنی قد اقمتہ	۲۱	ولا قطبُ الّا کان تمت ولایتی
نباشد ہیچ شیخ ذوالکرامات ۔ اگر من قایش کردم ما است		نہ کس قطبے شرف از ابتدا دا ۔ اگر خود را بہ تحت من شمارد
فمن خاد عنّی ضلّ سعیاً و فاتہ	۲۲	مُناہُ ولا یحظی بسُلطانِ عزّتی
زمن کسی مکر کردہ گشت گمراہ ۔ شد فوت آن سعی کہ کردہ گمراہ		نیامد راہ در قربی وا مزاز ۔ بجز سلطنت دارم کہ ممتاز
واعطانی الرّحمن من علم غیبہ	۲۳	ثمانین علماً غیر علمی حقیقتی
ز رحمت با عطایم کرد رحماں ۔ ز علم غیب خود افزوں زا مکاں		ز غیب آموختہ ہشتاد علم ۔ بجز علم حقیقی در تعلّم
ولولا رسول اللہ بالعہد سابق	۲۴	لاغلقت ابواب الجحیم بعظمتی
اور اگر رسول اللہ کا پہلے عہد نہ ہو چکا ہوتا		تو میں اپنی عظمت سے جہنم کے دروازے بند کر دیتا
انا اوّل المکنون فی علم خالقی	۲۵	انا آخر المبعوث فی سرّ قدرتی
منم خود اول پاکان حضرت ۔ بعلم ایزدی ممتاز قدرت		ولیکن آخر مبعوث و ہرم ۔ بفوق عرش کرہا گشتہ سرم
ولی نشأۃ فی الحبّ من قبل آدم	۲۶	وسرّی سری فی الکون من قبل نشأتی
بگویند آن خدا کردہ بعالم ۔ بہ حب خویش ما را قبل آدم		بدہ اسرار من در سر تحقیق ۔ انیس خلقتم از روئے تحقیق
ومن قبل قبل الآن فی درج العلیٰ	۲۷	مقیماً وفی الفردوس مسموع کلمتی
بدم پیشین زمانہ ۔ بد درجات العلا ہستم یگانہ		بدم من در مقامات ستودہ ۔ کلام ما بہ جنت شد شنیدہ

کنت نبیاً و آدم بین الروح والجسد

اول ما خلق اللہ نوری

انا کنت مع نوح بما علی سفینة	۲۸	بحاراً وطوفاناً علی کف قدرتی
منم بوده به نوح همره بیگمان ـ چه او میرفت در کشتی به طوفان		همه دریا و طوفان را بحکمت ـ خدا لم داد اندر دست قدرت
انا کنت مع ابراهیم ملقی بناره	۲۹	وما برد نیران الا بدعوتی
به ابراهیم بودم اندر آتش ـ دران اندر تحتند در عین آتش		برد و بارد شده نار از ده عایم ـ الٰہی برد بی بوده دعایم
انا کنت مع اسمعیل فی الذبح شاهدا	۳۰	وما نزل الکبش الا بقیتی
بدم من در خیال خوب تذبیح ـ بر دو در حق اسمعیل تصریح		نه گشت آن گوسفند از غیب نازل ـ گر گشت از دعا دم حاصل
انا کنت مع یعقوب فی حزن یوسف	۳۱	ولا اجتماع الاثنان الا بدعوتی
به یعقوب نبی بودیم همدم ـ چو او در حزن یوسف بود پر غم		نه گشته جمع آن هر دو ممکن ـ مگر از خواندن و طلبیدن من
وکنت مع موسی فی مناجات ربه	۳۲	وکان عصاه من عصای استمدت
بدم من همره موسی عمران ـ چو می کرد او مناجات به یزدان		نه بوده آن عصائے او به ممکن ـ مگر بوده نشان تکیه من
انا کنت مع ایوب فی زمن البلا	۳۳	وما برءت بلوه الا بدعوتی
بدم همراه ایوب پیمبر ـ چه او اندر بلائے بود مکسر		نه گشتند آن بلا با بود از غیب ـ گر از دعوتم شد رد لاریب
وکنت وعیسی کان فی المهد ناطقا	۳۴	واعطی داود حلاوة نغمتی
بدم من همره عیسی مریم ـ که او در مهد میکرد تکلم		عطا کردست یزداد و بسبحان ـ ز شیرین نغمه ہائے من بد اں

نوٹ ـ ایک نسخہ میں بجائے ... اور دوسرے نسخہ میں اشاهدا فی الوری ...

تشریح:- حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ نے اسی حقیقت کا اظہار اس طرح فرمایا ہے۔ انت الذی لما توسل آدم من زلة فازهو اباک ...

انا الذاکر المذکور ذکرًا الذکر	۳۵	انا الشاکر المشکور شکرًا بنعمۃ
میں ذاکر بھی ہوں مذکور بھی اور ذاکر کے لئے ذکر بھی		میں شاکر بھی ہوں شکور بھی نعمت الٰہی کا شکر گزار
انا العاشق المعشوق فی کل مظہر	۳۶	انا السامع المسموع فی کل نغمۃ
میں عاشق بھی ہوں اور معشوق بھی ہر ضمیر قلب میں		میں سامع بھی ہوں اور ہر نغمہ میں مسموع بھی
انا الواحد الفرد الکبیر بذاتہ	۳۷	انا الواصف الموصوف علم الطریقۃ
میں واحد اور بذات خود فرد اعظم ہوں		میں واصف ہوں بھی اور علم طریقت کے موصوف ہوں
وما قلت ہذا القول فخرًا وانما	۳۸	اتی لی الاذن حتی تعرفون حقیقتی
بگفتم آنچہ از اسرار خود ہا۔ بود فخرم این قول ما را		زبہر این صدا دادم بہر گوش۔ کہ یابید از حقیقت من ہوش
وما قلت حتی قیل لی قل ولا تخف	۳۹	فانت فی مقامی الولایۃ
نہ گفتم ہیچ از من تا کہ سبحان۔ بگفت اگر مشو از غیر ترسان		بحکم آنکہ مخصوصی بقدرت۔ ولی اللہ تو تی در جملہ حالات
فاعطانی الہوی اجل ولایۃ	۴۰	ولم یعطہا غیری لیوم القیامۃ
مرو کرد عطا مولیٰ ولایت جلیل و اعظم و بالا نہایت		نہ دادہ تا قیامت بہر غیرم۔ ازان عظمت کہ دادہ شد بدیرم
مریدی لک البشری تکون علی الوفا	۴۱	اذا کنت فی ہم فتنجوا بہمتی
میرے مرید تجھے بشارت ہو تو راہ صدق و صفا پہ رہ		جب تجھے مثلاً غم واندوہ ہو جائے تو میری ہمت دستگیری کا باعث نجات ہو جائے گا

نمبر	مصرع اول	مصرع ثانی
۴۲	مُرِیدی تَمَسَّکْ بِیْ وَکُنْ بِیْ وَاثِقًا	لِاَحْمِیَکَ فِی الدُّنْیَا وَیَوْمَ الْقِیَامَۃِ
	مریدمن زدست استقامت۔ بگیری دامن من زیلہ حمت	منم سازیم در دنیا حمایت۔ شفاعت ہی کنم روز قیامت
۴۳	اَنَا لِمُرِیْدِیْ حَافِظٌ مِمَّا یَخَافُہٗ	وَاُنْجِیْہِ مِنْ شَرِّ الْاُمُوْرِ وَبَلْوَۃِ
	میں ہر اس چیز سے جو اسکو خوفزدہ کرے اپنے مرید کا حافظ ہوں	میں تمام شر و فساد اور بلاؤں سے اسکو بچا لونگا
۴۴	وَکُنْ یَا مُرِیْدِیْ حَافِظًا لِعُہُوْدِنَا	اَکُنْ حَاضِرَ الْمِیْزَانِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ
	اور اے میرے مرید دیکھنا ہمارے عہدوں کی پابندی کرنا	میں بروز قیامت میزان کے پاس تیری دستگیری کرونگا
۴۵	وَاُوْصِیْکُمْ کَسْرُ النُّفُوْسِ فَاِنَّہَا	مَرَاتِبُ عِزٍّ عِنْدَ اَہْلِ الطَّرِیْقَۃِ
	میں تم کو کسر نفس کی تاکید کرتا ہوں	کہ اہل طریقت کے نزدیک یہی عزت و وقار کے رتبے ہیں
۴۶	وَمَنْ حَدَّثَتْہُ نَفْسُہٗ بِتَکَبُّرٍ	تَجِدْہُ صَغِیْرًا فِیْ عُیُوْنِ الْاَقِلَّۃِ
	اور جو اپنے نفس کو تکبر میں ملوث کرے	وہ سب کی نگاہوں میں ذلیل و خوار ہو جاتا ہے
۴۷	وَمَنْ کَانَ فِیْ حَالَاتِہٖ مُتَوَاضِعًا	مَعَ اللّٰہِ عِزَّتُہٗ جَمِیْعُ الْبَرِیَّۃِ
	اور جو اپنے احوال میں متواضع اور منکسر المزاج رہے	وہ تمام مخلوق اور خدا کی نظروں میں باعزت ہو جاتا ہے
۴۸	وَجَدِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ طٰہٰ مُحَمَّدٌ	اَنَا عَبْدُ الْقَادِرِ شَیْخُ کُلِّ طَرِیْقَۃِ
	اور میرے جد امجد رسول اللہ محمد طٰہٰ لقب ہیں	اور میں قادر مطلق کا بندہ اور ہر طریقت کا شیخ ہوں

بہجۃ الاسرار، فیوضات ربانیہ قلمی نسخہ

بحمد اللہ قصائد غوثیہ معہ ترجمہ و تشریح ختم ہوئے۔

معارف اسلامیہ ٹرسٹ کی دیگر مطبوعات

۱۔ مشکوٰۃ النبوۃ ۔ تصنیف "حضرت سید شاہ غلام علی قادری الموسوی"

یہ کتاب فن تذکرہ میں ذخیرۃ العلم (انسائیکلو پیڈیا) کی حیثیت رکھتی ہے جس میں (۶۵۳) اکابرین امت کے وقائع زندگی وارشادات درج ہیں۔ یہ کتاب اب تک طبع نہیں ہوئی تھی فارسی سے اردو میں اس کا آٹھ جلدوں میں ترجمہ کر کے زیور طبع سے اس کو آراستہ کیا گیا ہے۔ ہدیہ حسب ذیل ہے۔

جلد اول	۲۰ روپے	جلد دوم	۲۰ روپے	جلد سوم	۱۵ روپے
جلد چہارم	۲۳ روپے	جلد پنجم	۲۰ روپے	جلد ششم	۲۵ روپے
جلد ہفتم	۲۲ روپے	جلد ہشتم	۳۰ روپے		

۲۔ ظہور نور (نیا میلاد نامہ) تالیف مولانا سید مناظر احسن گیلانی — ہدیہ ۱۰ روپے

۳۔ فضائل مصطفےٰ ۔ تالیف مولانا ابو الفضل سید محمود قادری — ہدیہ ۱۲ روپے

۴۔ مسلک دیوبند (اکابرین دیوبند کی نگارشات کے آئینہ میں) — ہدیہ ۷ روپے

۵۔ کلام عارف ۔ مع تذکرہ اجداد وحید العصر مولانا سید وحید القادری الموسوی اور ان کے اجداد کی مختصر سوانح حیات اور کلام

۶۔ اسلام کا عالمگیر پیام (انگریزی میں) تالیف مولانا ابو الفضل سید محمود قادری — ہدیہ ۱۴ روپے

۷۔ فردوس ۔ مولانا ابو الفضل سید محمود قادری کا منتخبہ نعتیہ کلام (اردو و فارسی) — ہدیہ ۱۰ روپے

۸۔ علم غیب ۔ تالیف مولانا ابو الفضل سید محمود قادری — ہدیہ ۲۰ روپے

۹۔ مسدسات اشرف ۔ مفتی میر اشرف علی خلف اکبر حضرت شائق کے منقبتی مسدسات — ہدیہ ۲/۵۰ روپے

۱۰۔ فیصلہ ہفت مسئلہ مولود۔ عرس مروجہ فاتحہ۔ جماعت ثانیہ امکان کذب جیسے مسائل پر حضرت شاہ امداد اللہ مہاجر مکی کا فتویٰ — ہدیہ ۱/۵۰ روپے

۱۱۔ استعانت ۔ کتاب وسنت اور اجماع اکابرین ملت کی روشنی میں تالیف مولانا ابو الفضل سید محمود قادری — ہدیہ ۱۸ روپے

۱۲۔ رشحات قدسیہ کلام فصاحت التیام محبوب سبحانی غوث صمدانی سیدنا عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ۔ مترجم وشارح۔ مولانا ابو الفضل سید محمود قادری — ہدیہ ۳۵ روپے

(ملنے کے پتے)

۱۔ اردو اکیڈیمی آندھرا پردیش اے سی گارڈس حیدرآباد
۲۔ اردو ہال حمایت نگر ″
۳۔ بک سائٹ عابد روڈ ″
۴۔ الکتاب پبلشرز گن فونڈری ″
۵۔ حبیب اینڈ کو۔ کٹل منڈی نامپلی اسٹیشن روڈ ″
۶۔ اسٹوڈنٹس بک ڈپو چارمینار ۔ حیدرآباد
۷۔ حسامی بک ڈپو چارکمان ″
۸۔ مینار بک ڈپو چارمینار و چارکمان ″
۹۔ حیدر اینڈ سنس چارکمان ″